انی جاعل فی الارض خلیفۃ

الحمد للہ والمنۃ کہ

مثنوی لوح محفوظ

از تصنیف فصاحت شعار زبدۃ الابرار عمدۃ الاخیار

مادح ائمہ اطہار شاعر شیریں گفتار سلالۃ السادات

الاطیاب خلاصۃ الانجاب جناب سید فیروز علی مرحوم

متخلص بہ آثر رحمہ اللہ خالق البشر

در سنہ [illegible] ہجری

بحلیۂ طبع مزین گشت

[illegible]

الحمد للہ والمنۃ کہ

مثنوی لوح محفوظ

[illegible] حضرت [illegible] الالباب

[illegible]

الاطیاب خلاصۃ الانجاب جناب سید [illegible] علی مرحوم

متخلص بہ اثر رحمۃ اللہ

در سنہ [illegible] ہجری

بحلیۂ طبع [illegible]



بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہان اے اثر حمد رب جلیل — کہان اے اثر فکر عبد ذلیل

کجا عقل ناقص کجا کنہ ذات — کہ ہی عقل کل محو کار صفات

تگاپو مین عمر خضر ہو تمام — یہ منزل نہ کاٹے کٹے ایک گام

جہان کے قوی ہیکل و پیل زور — ہین اس راہ مین اک خط پای [illegible]

کہان طبع نازک کہان وہ جلال — ہما خود ہی بال مگس [illegible]

زبان آوران جہان کہہ گئے — مگر آخر کار رہ رہ گئے

سوا عجز کے اور چارہ نہین — تعلّی کا یارون کو یارا نہین

مین اک بندۂ ہیچکارہ ذلیل — وہ اک قادر کارسازِ جلیل

کہان نعمتین خاص عامی کہان — عیان ہی عیان گرچہ سازم بیان

کیا خانہ زاد نبیؐ و علی — کہون کیا جو عزت غلامی مین دی

کچھہ آئینۂ دل مین ملحوظ ہی — بغل مین عجب لوحِ محفوظ ہی

گناہون پہ حبِ علی چھا گئی — کہ اک آگ تھی لکڑیان کھا گئی

فدای جنابِ علیؑ ولی — شب و روز ہین میرے مان باپ بھی

کہ تا قائم پاکِ آلِ عبا — امام زمان خاتم الاوصیا

مسیحا نفس ہین مین اک جان بلب — مین اک مور ہون وہ سلیمان ہین سب

مسیحا کجا و سلیمان کجا — گدا کو کہان رتبۂ بادشا

کہ سب کرتے تھے انبیاے سلف — رجوع مہمات انکی طرف

ہمین تو کیا رکھہ لی عرفان مین بات — وہ کیا تجھے نکرتے جو یہ التفات

قال رسول الله صلی الله علیه و آله حب علی یأکل الذنوب کما تأکل النار الحطب

ملائک بھی وا م تردد مین تھے ہدایت کے عقدے انھین سے کھلے
نہین اے اثر منتہا ے کرم کرین جسقدر شکر ہی کم سے کم
کرین کچھہ عبدناک کا حق ادا کہ اوفوا بعھدی ہی شرطِ وفا
شیاطین سے ایمان بچاتے رہین ہمیشہ غم و رنج کھاتے رہین
خصوص اس زمانے کا ہی وہ شعار کہ مسدود ہی بابِ ہر کاروبار
امامِ زمان تک رسائی نہین یہہ دو چار دن کی جدائی نہین
زمانہ ہی فساق و فجار کا زمانہ ہی حکام غدار کا
وہ ہی خلط انسے کہ شیعہ عوام بلا قید ہین وقفِ فعلِ حرام
اگرچہ مسائل ہین کچھہ جانتے پر احکام اکثر نہین مانتے
جو غائب ہوے ہین امامِ زمان تو برباد ہی کاروبارِ جہان
خصوصاً یہ اقلیم ہندوستان نہین لائقِ مسکنِ دوستان

تجاہل ہی یعنے بشر کا شعار
تغافل مین کٹتی ہی لیل و نہار

نہ فکر آج کی کچھ نہ کل کی خبر
دم نزع کی سختیان الحذر

نہ پیش نظر قبر کی روداد
نہ برزخ کی پروا نہ خوف معاد

نہ غیبت سے افسوس کچھ رسم و راہ
نہ رجعت سے آگاہ گمراہ آہ

لہذا سمیِ امامِ ہدے
ولی خدا خامسِ اوصیا

جنھین مجلسی کہتے ہین خاص و عام
کلام اونکا بے مثل ہی لا کلام

رسالہ ہین رجعت مین اک لکھ گئے
خرد نے کہا نظم کر تو اوسے

مگر ہند کے روزمرے مین ہو
کہ دیکھین سنین سب مضامین کو

جو دیکھے تو حاصل ہدایت کرے
خدا کا نہ کفرانِ نعمت کرے

الٰہی بحبِ نبی فاطمہ
اثر کا مع الخیر ہو خاتمہ

دمِ پنجتن ہو دمِ واپسین
کرے فضل و رحم ارحم الراحمین

سنو گفتگوے دل دوستان — سنو رجعت پاک کا یہ بیان

کہ مشرق سے آتا ہی جمع کثیر — مسخر کریگا زمین و زمان

کریگا مگر قائم آل کی — رکاب سعادت مین جان بازیان

گروہ محدث مین جو ایک ہی — زمانے کے نیکون مین جو نیک ہی

کہ جسکا ہوا آب و گل اتقا — بالاتقاء و بالعلم و بالاتقا

محمد ہی وہ شیخ عالی گہر — سمی خلیل خدا کا پسر

نگہبان دین رسالت مآب — غرض اوسکی غیبت مین ہی اک کتاب

زبانی بو خالد کابلی — سند معتبر اوسمین ہی اک لکھی

کہ ابن علی خامس اوصیا — یہ اکبار ارشاد فرما ہوا

(حضرت امام محمد باقر م)

کہ گویا ہم اب آشکارا عیان — ہین اوس قوم کو دیکھتے بیگمان

کہ مشرق سے آکے فی الواقعی — کرین دعوتین دین اسلام کی

سنی انسنی کر دین مخلوق جب ۔ مکرر کرین دین حق وہ طلب

پر اس ختم حجت کے من بعد بھی ۔ نمانین کسی طرح پھر مدعی

بڑھے رد و انکار مین جب سخن ۔ تو اک قلزم قہر ہو موج زن

غضب سے اوٹھین جوش اوس قوم سے ۔ دلیرونکو ہون شوق جو رنگ کے

جو برہم ہون یہ شیر اللہ کے ۔ ہرن ہون ابھی ہوش روباہ کے

بدل جائین تیور جو اوس قوم کے ۔ تو خود داروں کے پست ہون حوصلے

سر معرکہ ہون جو تیغین علم ۔ رہے منکروں کا نہ پھر دم مین دم

دلیران دین جب کہ ہون خشمگین ۔ تو مخذول ہو ہوکے سب اہل کین

کرین دین حق بھی اگر اختیار ۔ نہ پائین امان الامان زینہار

کرین تا بہ رغبت نہ باغی قبول ۔ کہ فرمانروا ہون قدرت کے پھول

مگر متبع فی الحقیقت نہین ۔ تو وہ پادشہ یہ رعیت نہین

جوانانِ مقتول قومِ سعید
یقیناً بلطفِ خدا ہین شہید

زمانے مین اوس دن سے شام و پگاہ
اونہی قوم سے ہونگے سب بادشاہ

کسیکو نہ دینگے وہ یہ تخت و تاج
سلاطین عالم سے لینگے خراج

مگر ہان جنابِ امامِ زمان ع
ہون جسوقت رونق فزائے جہان

کرین سلطنت شہ کو تفویض سب
بحدِ اطاعت بحدِ ادب

سنو اک روایت مین تازہ کہون
یہ مین نے سنا ہی کہ پہلے یہان

کرین بادشہ آٹھہ پیہم خروج
کئی بد کئی نیک ہون حکمران

کرین پھر امامِ زمانہ ظہور
کہ ہی وہ شہنشاہ عالم نوان

اوسی نسخے مین شیخ موصوف سے
روایت یہ ہین معتبر لکھ گئے

کہ ابنِ محمد (امام جعفر صادق ع) شہِ بحر و بر
امامِ ششم کہتے ہین غور کر

کہ اک روز سبطِ پیمبر حسین ع
شفیعِ امم سرورِ مشرقین

یہ گویا ہوئے باپ سے یا علیؑ ‏ زمانے سے کب ہونگے خارج شقی

کہا اس جہان کو نہ پروردگار ‏ کرے پاک کفّار سے زینہار

یہانتک کہ جاری ہو خونِ حرام ‏ بہت اس زمین پر دمِ صبح و شام

پھر ابنِ عمِ سیّد الانبیاء ‏ یہ تفصیل ارشاد فرما ہوا

کہ اولاد سفیان و عباسیان ‏ فلان و فلان و فلان و فلان

جہان مین ہون فرمانروایان جور ‏ جہان تک رہے خلق مین اونکا دور

شقی ظلم پر چست باندھین کمر ‏ کرین نیک و بد کو وہ زیر و زبر

جو سب کر چکے شرح المختصر ‏ تو فرمایا حیدر نے جانِ پدر

کہ جس دم خروج اک کرے پادشاہ ‏ خراسان سے باشوکت و فر و جاہ

تو اوّل وہ ملتان و کوفے مین آ کے ‏ مسخر کرے اپنے قبضے مین لا کے

پھر اپنا سے کا وان کا وہ ملک لے ‏ جزیرہ جو ہی متصل بصرے کے

چڑھے ایک ہم سے ہین گیلان پر ۔ معین اوسکے ہوجائین اہلِ ابر

کرین اہلِ دیلم بھی اوسکی مدد ۔ ابر کی ہر اک استرآباد حد

پئے خاطرِ جان فرزندِ ما ۔ کشایند ترکان نشان جابجا

غرض خوب اطراف عالم مین پھر ۔ یہ اخبار ہوجائین جب منتشر

زمانے مین برپا ہو جنگ و جدال ۔ ہر اک سمت فتنہ ہر اک سو قتال

یہانتک کہ بصرے مین ہو قتل عام ۔ یہی صبح ہو صبح اور شام شام

کرے پھر خروج اور اک بادشاہ ۔ شہنشاہ دین رتبہ و عز و جاہ

تو پھر باب علم رسول خدا ۔ علی ولی سید الاوصیا

مفصل یہ احوال سب کہہ گئے ۔ کہ راوی سے مضمون کچھ رہ گئے

پھر کہتے ہین شیخ موصوف نے ۔ کہا پھر سنا اسطرح شاہ سے

کہ لشکر مہیا ہون جب فوج فوج ۔ تلاطم کی ندی چڑھے موج موج

کرے قتل فوج اپنے فرزند کو | تو ناکہ پھر اک بادشہ اور ہو
کہ دعوی کرے خونِ مقتول کا | تہِ تیغ ہو جائین سب اشقیا
غرض تھوڑی مدت کے مابعد پھر | وہ غائب کہ ہون جسکے سب منتظر
امامِ زمان سیدِ کائنات | سمی نبی شاہراہِ نجات
بہت جسکے مقدم کا مشتاق ہین | جدائی مین ذرات ناچاق ہین
مگر بیشتر ہونگے ناقدر دان | تفو باد بر ہیچو اہلِ زمان
کہ غفلت امامِ زمان سے کرین | زیان اپنا ایمان و جان سے کرین
نہ سمجھین فضائل کو اوسکے جہول | کہ اوقات ضائع کرین بوالفضول
جو اہلِ جہان اوسکے قائل نہون | شرف دین و دنیا کے حاصل نہون
کہ ہے سید انس و جان وہ امیر | جہان مین پناہِ صغیر و کبیر
کہ ہے خاصۂ حضرتِ ایزدی | فضیلت اوسے جملہ عالم پہ دی

رسالت ہوئی مصطفیٰؐ پر تمام — امامت ہوا اوس پیشوا پر تمام

علیؑ ولی نے جو پھیر کی نظر — شہ کربلا سے کہا اے پسر

نظیر اوسکا ہوگا نہ انصاف مین — مگر ہوگا وہ تیرے اخلاف مین

صفت اوسکی ممکن نہین اے حسینؑ — نہین مثل اوسکا کہین اے حسینؑ

میان دو رکنِ حریم خدا — کرے وہ ظہور اے شہِ کربلا

بہت کم ہون اوسوقت مردانِ دین — زمانے مین ہمراہ سلطانِ دین

وہ ہو سب پہ غالب مگر سر بسر — چہ قومِ نبی جان چہ نوعِ بشر

جہاد اوسکا ہو قاف سے تا بقاف — کہ روے زمین کافرون سے ہو صاف

زہے رتبۂ بندۂ خوش نہاد — کہ اوس عہد مین ہو شریکِ جہاد

حضوری مین حاضر ہو بیساختہ — رہے وہ رفاقت مین جان باختہ

کرین جبکہ سرکش اطاعت مین فرق — کہے آپ آہن مین اون سبکو غرق

یہان تک ترقی ہو اسلام کی	نہ باقی رہے کفر کا نام بھی
سنو نکتہ پرداز سرِ خفی	حقیقت کرون اس جگہ کچھ بیان
بیانِ حروف سر سورہ ہا	جو قرآن مین وارد ہین معنی نہان
حدیثون مین وارد ہوا ہی تمام	مگر سب پہ ظاہر ہین دشواریان
ثقہ ہین ثقاتِ محدث مین ایک	محمد بنِ شیخ مسعود نیک
یہ تفسیر مین اپنی ہین لکھ گئے	لبید خردمند کے باپ سے
کہ فرزند بیمار دشتِ بلا	سمیِ جنابِ رسولِ خدا
ملقب بہ باقر علیہ السلام	یہ ارشاد فرماتے ہین وہ امام
کہ وہ حرف حرف انتخاب	جو ہین اول سورہ ہاے کتاب
مرکب جو زنہار ہوتے نہین	مقطع جنھین کہتے ہین اہل دین
ہیں اودین تہان علم بے انتہا	وہ ہین حاملِ سرِ قدس خدا

ہوا جبکہ نازل الم / میانِ کتابِ خداے علیم

بقر مین مع نہ حروف بسین / تو اعدا دسے اوسکے یون ہی مبین

[قوله تعالیٰ ذلک الکتب]

رسالت محمد کی ظاہر ہوئی / باکنافِ عالم خفی و جلی

یہ نورِ حقیقت ہوا جلوہ گر / ہوا نخلِ ایمان ہر اک بار ور

زبان زد شہادت ہوئی باتمام / قوی ہو گیا دینِ خیر الانام

مگر خلق آدم سے ادریس و زنگ / کہ پیدا ہوے شاہِ جن و ملک

گئے سال جبدم برابر شمار / ہوے سب [۶۱۰۳] یکصد و شش ہزار

کہا پھر شہِ دین نے یہ ماجرا / مفصل ہے قرآن مین سب لکھا

حروفِ مقطع پر کر تو نظر / کئی جا ہین سورون کی آغاز پر

گنے گر حروفِ مقطع کوئی / مگر نہ آے کوئی حرف بھی

تو آغاز سے لیکے تا اختتام / جہان پر ہوا اک مقطع تمام

ہر اک دور مجموع پر کرکے غور
نکالو ہر اک واقعہ کو بغور

مقطع کا جب دور ہو منتہی
عدد وہ نکلے لیکر جو گن لے کوئی

کسے ایک بنی ہاشم اوس سال مین
خروج اس زمین پہ ہر اک حال مین

پھر ابنِ علی سب کے حالات سے
بہ تفصیل ارشاد فرما ہوئے

کہ ہے اولین سرورِ کائنات
شہِ تشنہ کامانِ نہرِ فرات

دوم اولِ شاہِ عباسیان
تو آخر جنابِ امامِ زمان

کہ ہے قائمِ آلِ خیر الانام
محیطِ جہان مرکزِ انتظام

بہ ترتیب یہ سب انھیں حرفون پر
کرینگے خروج ایک دن بیخبر

یہ سب راز مخفی ہے اے ذی شعور
سمجھکر چھپانا اسے بالضرور

مؤلف کا ہے مدعا اختصار
مترجم نے بھی یو نہین انجام کار

لکھا ہے عموماً کہ المختصر
احادیث مشکل سے ہے یہ خبر

نہین آجتک گوش زد یہ ہوا | کہ اسکو کسی نے کہین حل کیا

غرض اسکی تشریح دشوار ہی | کھلا ہی نہین کیا یہ اسرار ہی

سنو رہ نوردانِ راہِ نجات | کہ دنیا مین آئی بہارِ جنان

بابنِ سلیمان بردہ فروش | جو کہ سن چکین اپنی سب داستان

جناب ملیکہ یہ نرجس شہیر | چلین شکلِ گل جانبِ بوستان

بنِ بابویہ اور طوسی ہمہ | خبر معتبر کرتے ہین یہ رقم

ہی اسطرح بشر سلیمان سے نقل | ذرا کھول این مومنین گوشِ عقل

جناب امامِ دہم کا غلام | ہی کافور جس پاک طینت کا نام

(حضرت امام علی النقی ؑ)
طلبگار آکر جو میرا ہوا | تو مین شہ کے گھر ساتھ اوسکے گیا

جو پونہچا تو بعد درود و سلام | حضورِ اقدس مین پایا مقام

مخاطب ہوے یون شہ بحر و بر | خوشا بخت اے بشر نیکو سیر

مقرب ہی تو آلِ اطہار میں
ہی یوسفِ محبت کے بازار میں

خریدارِ قربِ الٰہی ہی تو
حبیبِ رسالت پناہی ہی تو

ہمیشہ ہمارا مددگار ہی
تو جنسِ ولا کا خریدار ہی

ہر اک طرح اے بشرِ نیکو سیر
محبت مین پایا تجھے معتبر

تجھے اک شرف آج دیتے ہین ہم
کہ تجھ سے عجب کام لیتے ہین ہم

کہ ہو کشورِ دین مین تو تاجدار
ملے شیعون مین عزت و افتخار

ہمارے محبون مین نامی ہو تو
شرافت کے گھر مین گرامی ہو تو

سن اک بات کہتے ہین اے نامور
تجھے آج دیتے ہین ہم وہ خبر

کہ موقوف ہی جسپہ لیل و نہار
زمین و زمان کا یہ سب کاروبار

وہ مخفی ہی اے بشر رازِ خدا
پئے حجتِ خاتم الاوصیا

ملا تو ہی ہی اہلِ اس راز کا
مفصل کہون تجھسے یہ مدعا

مجھے مول لینی ہی اے ذی تمیز
تری معرفت ان دنون اک کنیز

پھر اک نامہ لکھکر دیا بید رنگ
بخطِ فرنگ و بلفظِ فرنگ

لفافے پہ مُہر منور بھی کی
پھر اک مجکو ہمیان زر لاکے دی

کہ تھین دو صد و بست سب اشرفی
لبالب سراسر زرِ سرخ کی

کہا پھر کہ بغداد کو بیخطر
روانہ ہو جلدی پہونچنا مگر

بروزِ فلان اور بوقتِ پگاہ
ٹھہر کر سرِ جسر کرنا نگاہ

یہانتک کہ ساحل پہ آئین وہان
وہ سب کشتیان جن پہ ہون لونڈیان

خریدار بھی پھر کثیر و قلیل
امیران عباسیان کے وکیل

عرب کے جوانون کے بعضے بشر
کنیزون کے ہون مشتری بیشتر

بس اوسوقت بردہ فروشون مین تو
کھڑے ہوکے تکنا وہین چارسو

عمر ہی جو مشہور ابنِ یزید
وہ حضار ہین پاکے میلِ خرید

کہیگا کہ لایا ہون مین اک کنیز ‌ ‌ بڑی صاحب عفت و باتمیز

کہا پھر یہ ارشاد ہان یاد رکھہ ‌ ‌ نہ اس فکر سے دلکو آزاد رکھہ

کہ دو جامۂ کندہ ابریشمی ‌ ‌ وہ پہنے ہی پردہ مین بیٹھی ہوئی

سنے گی خریدارون کے جب وہ نام ‌ ‌ تو رومی زبان مین کریگی کلام

غضب ہی ہوا حشر کیسا بپا ‌ ‌ بس اب میری عفت کا پردہ اوٹھا

یکایک خریدارونمین اک عرب ‌ ‌ کہیگا عمر سے بلفظِ عرب

مین دیتا ہون لو تین سو اشرفی ‌ ‌ یہ لونڈی مجھے دو کہ ہون مشتری

پسند آئی ہی اسکی عفت مجھے ‌ ‌ کہان پھر ملیگی یہ دولت مجھے

تو بس وہ کنیزِ سعیدِ جہان ‌ ‌ اوسکی زبان مین کہے اوس سے ہان

اگر ہو سلیمان کا تو مثل بھی ‌ ‌ ملے اوسکی سب تجھکو شاہنشہی

نہین تجھسے راضی ہون ای مرد ہیچ ‌ ‌ تو کیا جانے جو کچھ کہ ہی اسمین پیچ

عبث میری قیمت مین یہ مال و زر | ارے بوالہوس تو نہ برباد کر
عمر اس سخن پر کہیگا بتا | ترے بیچنے کی ہی تدبیر کیا
کسی مشتری پر اسیطرح تو | جو راضی نہوگی کسیطرح تو
نہ بیچون تو مجھکو گوارا نہین | سوا اسکے کچھ اور چارا نہین
یہ سن سنکے بولیگی آخر کنیز | نہ تعجیل کر اتنی اے بے تمیز
ذلیلون کا حامی ہی رب جلیل | وہی ہوگا تو دیکھ میرا کفیل
وہ خلاق ستار دانا ے راز | بڑا اپنے بندون کا ہی کارساز
مرا مشتری ہوگا پیدا یہین | مرے قدردان کا وکیل امین
کہا شہ نے یہ سنکے تو سربسر | ادب سے تم وہان جا نہ پھر دیر کر
عمر سے ملاقات ہو جب وہان | یہی صاف کہنا کہ اے مہربان
بلفظ فرنگ و بخط فرنگ | ہم اک نامہ لائے ہین لو بیدرنگ

ہمارے موکل نے ہی لکھدیا
سراپا مہر و سخا و وفا

یہ لو ہمسے پونچھا دو سو کنیز
زبانی یہ کہنا کہ اے ذی تمیز

یہ خط پڑھکے راضی ہوے گفتگو
تو اس صاحب خط سے اے نیکخو

کہ ہین اوس جناب مقدس کے ہم
وکیل امین بندہ بے درم

غرض جبکہ بغداد کو مین گیا
جو فرمایا تھا شہ نے واقع ہوا

یکایک جو زرجس نے خط کھولکر
بہ فرط تمنائے دل کی نظر

بہت روئی مانند ابر بہار
جدائی مین تڑپی برنگ ہزار

قسم پر قسم دیکے بولی عمر
خدا کے لئے اب نہ تو دیر کر

اسی دم اسی صاحب خط کے ہاتھ
مجھے بیچ لطف و مروت کے ساتھ

اگر تو نہ بیچیگا اے مرد دون
تو ہوگا ابھی تیری گردن پہ خون

ابھی جان دونگی مین ہوگی ہلاک
نہ کچھ ہاتھ آئیگا جز مشت خاک

عمر نے یہ سنکر جو کی دل میں فکر | کیا میں نے بھی جا کے قیمت کا ذکر

رہیں پوچھے تو گفتگو میں کمال | مگر آخرِ کار بے قیل و قال

جو قیمت میں شہ نے مجھے تھا دیا | اوسی پر بس آخر ہوا فیصلا

غرض میں نے اوسدم عمر کو وہیں | وہ یکمشت سب اشرفی گنکے دیں

فرخناک اوٹھی کنیزِ سعید | وہ دن اوسکے حق میں ہوا روزِ عید

جو بغداد میں لے لیا تھا مکان | مرے ساتھ ساتھ آئی جس دم وہاں

جو پہونچی تو پھر نامہ کو وا کیا | دیا بوسہ اور آنکھوں پر رکھ لیا

ملاحظ شہ اپنے تن پر کبھی | ملا کاکلِ پر شکن پر کبھی

کبھی روبرو رکھکے کرتی تھی یاد | کبھی کہتی تھی ہائے دلکی مراد

کبھی بوسے لیتی تھی وہ خندہ رو | کبھی شکر کرتی تھی وہ موبمو

تعجب سے میں نے یکایک کہا | تو اس خط کو کیوں چومتی ہے بھلا

نہیں صاحبِ خط کو دیکھا کبھی ‏ ‏ ابھی تک یقیناً ہی تو اجنبی

یہ سنکر وہ کہنے لگی ایکبار ‏ ‏ کہ اہی شخص کم معرفت ہوشیار

مگر شاید ابتک تو آگہ نہین ‏ ‏ یہ ہین عترتِ سید المرسلین

خدا کے ولی سب ہین مشکلکشا ‏ ‏ یہ ہین اوصیائے شہِ انبیا

شرف انکے واللہ مخفی نہین ‏ ‏ یہ غفلت کبھی دیکھہ اچھی نہین

مری بات پر دل سے تو کان دے ‏ ‏ کہ ظاہر ہو یہ راز اے بیخبر

جو ہو دستِ دانش مین دامانِ عقل ‏ ‏ کرون اپنا احوال سب تجھسے نقل

ملیکہ مرا نام ہی اے عرب ‏ ‏ سناؤن تجھے اب حسب اور نسب

یشوعا کے فرزندِ سلطانِ روم ‏ ‏ مرا باپ ہی شہرۂ مرز و بوم

ہی مان دخترِ ابنِ شمعون مری ‏ ‏ کہ عیسی بن مریم کا جو تھا وصی

خبر دون تجھے اب بامرِ عجیب ‏ ‏ کہون سرگذشتِ عجیب و غریب

ہوئی عمر جب سیزدہ سال کی — تو چاہا مرے جد قیصر نے بھی

بھتیجے سے اپنے کرے میرا عقد — کہ سودا ہر اک جنس کا ہے یہ نقد

بس آراستہ کر کے دولت سرا — وہیں بھیجدیں دعوتیں جابجا

حواریِ عیسیٰ کی اولاد سے — ہوئے جمع سیصد جو عباد تھے

پھر اشراف و ذی منزلت اور بھی — ہوئے جمع سب سات سو آدمی

قبائل میں جو لوگ سردار تھے — جو لشکر کے افسر تھے اخیار تھے

وہ سب آئے ملکر وہاں ایکبار — ہزار و ہزار و ہزار و ہزار

تو پھر حسب حکم شہ تاجدار — سریر ایک لائے جواہر نگار

جو ایام شاہی میں وہ مشتہر — مکلل ہوا تھا بسیم و بزر

بہت پر تکلف نہایت وسیع — کہ چالیس پایہ تھے اوس میں رفیع

کٹہرے پہ اوس تخت کے جابجا — بتون کو چلیپاؤن کو جڑ دیا

بھتیجے کو پھر اپنے بلوا لیا
سر تخت لیجا کے بٹھلا دیا

گستیشون نے پھر آ کے حسب الطلب
ارادہ کیا عقد پڑھنے کا جب

اوٹھے لیکے انجیل کو کھولکر
یکایک جو چاہا پڑھیں بیخبر

چلیپا و بت ہو گئے سب سرنگون
زمین پر گرے بے سبب سرنگون

ہلے پائے چالیسون ایکبارگی
ہوا واژگون تخت منحوس بھی

ہوا ہو گئے سب کے ہوش و حواس
یہ طاری ہوا خوف و بیم و ہراس

بھتیجا وہ قیصر کا خوابیدہ بخت
زمین پر گرا غشی مین زیر تخت

گستیشون کے بھی رنگ اوڑ اوڑ گئے
ہوائی چھٹی رخ پہ دل کانپ اوٹھے

عجب طرح کے تہلکے پڑ گئے
زمین خجالت مین گڑ گڑ گئے

غرض جبکہ کچھ افاقہ ہوا
گستیشون نے قیصر سے کی التجا

بس اے شاہ کہتے ہین اصحاب صاف
ہمین ایسے بد کام سے رکھ معاف

کہ جسکی نحوست یہ ہی دیکھئے | کہ اب دین عیسی نہ باقی رہے

کرے جلد زائل خدائے جلیل | نصارا ہوں عالم میں خوار و ذلیل

یہ سنکر جو کی شاہ نے التفات | کہا چپ ہو فال بد ہے یہ بات

اوٹھو تخت کو پھر اوٹھاؤ تم اب | چلیپا و بت پھر کرو نصب سب

بلاؤ بھائی کو بدبخت کے | یہ تزویج لازم ہے اوسکے لئے

بناچار وہ حکم لائے بجا | ہوا وہ جو تھا پہلے واقع ہوا

گرے بت ہوا تخت بھی واژگون | ہوے اپنے افعال پر سرنگون

کسی کو نہ قیصر نے رخصت کیا | جدھر جس نے چاہا ادھر چل دیا

عجب طرح کی مردنی چھا گئی | نحوست خطا کاروں کو کھا گئی

تڑپنے میں بجلی تھا رونے میں ابر | جہان ہو گیا چشم سلطان میں قبر

نہ پھر کچھ کسی سے کہا یا سنا | وہ خاموش اوٹھکر محل میں گیا

خجالت سے عارض ہوا یہ حجاب / کہ منہ پر ندامت سے ڈالی نقاب

وہاں الغرض رہ گئی میری بات / مرے بخت بیدار نے کر دی رات

ادھر اپنی عادت پہ میں سو گئی / اُدھر اور سے اور کچھ ہو گئی

شب قدر تھی یا شب عید تھی / وہ معراج کی شب شب دید تھی

یکایک یہ دیکھا بصد احترام / کہ شمعون و عیسیٰ علیہ السلام

اوسی قصر میں جلوہ افزا ہوے / حواری بھی حضرت کے ہمراہ تھے

پھر اک منبر نور رکھا وہاں / جو رفعت میں ہم پایۂ آسمان

تو پھر حضرت سید الانبیا / ہوئے بزم شادی میں رونق فزا

وہ نام خدا ابن عم و وصی / امیر دو عالم علی ولی

مع زہرہ عترت طاہرین / امامان دین رسول امین

بسان تن و روح ہمراہ تھے / نبی آفتاب اور سب ماہ تھے

مسیحا نے آمد جو دیکھی وہان | ہوئے پیشوائی کو اُٹھکر روان

بہ تعظیم لے آئے جب آپ کو | کہا مصطفےٰ نے کہ بھائی سنو

جگر بند میرا یہ ابن علیؑ | وہ بیٹھا ہی دیکھو حسن عسکری

اسے ساتھہ لایا ہون مین یا اخی | ترے گھر مین بیٹی ہی شمعون کی

ملیکہ جہان مین جو مشہور ہی | مجھے اب یہی دلسے منظور ہی

یہ نسبت مناسب ہی نامِ خدا | یہی میرے آنے سے ہی مدعا

تو عیسیٰ نے کی سمت شمعون نگاہ | کہا کیا ہی رتبہ ملا واہ واہ

ملا خاندان شہِ انبیا | مبارک کہ گھر بیٹھے پایا خدا

سزاوار شمعون اب ہو گئے | شرف دونون عالم کی تیرے لئے

بس اپنے رحم کو بلا گفتگو | ملا آج آلِ محمدؐ سے تو

کہا سنکے شمعون نے عیسیٰ قبول | کیا مین نے حضرت یہ رشتہ قبول

سب آتنے مین اوس منبر نور پر
ہوے رونق افروز المختصر

وہین مشعر حمد و شکر و ثنا
محمدؐ نے اک خطبہ انشا کیا

مسیحا نے صیغہ مرے عقد کا
جناب حسن عسکریؑ سے پڑھا

حواری عظام و آل کرام
ہوے شاد حال اوسکے تمام

اودھر ہو چکا جب یہ سب کاروبار
ادھر خواب مین ہوئی ہوشیار

جو بستر سے مین آنکھ ملتی اوٹھی
تپ ہجر جانان مین جلتی اوٹھی

وہ سو حسرتین نیم جان ایک مین
جھانکی وہ نیرنگیان ایک مین

دل زار پر ابر غم چھا گیا
کلیجا میرا منہ کو آ گیا

کسی سے جو کچھ کہ نہ سکتی تھی مین
تو سوی فلک چپکے تکتی تھی مین

غم ہجر جانانہ مین کھو گئی
کھلی آنکھ تقدیر جب سو گئی

اندھیرا سا آنکھون مین اک گھر گیا
زمین پھر گئی آسمان پھر گیا

نہ مونس نہ ہمراز کوئی کہین ہوا خوف افشا جو روئی کہین

یگانے شب و روز بیگانہ وار مرے منہ کو تکنے لگے بار بار

مین اک روز یون دل سے کہنے لگی یہ ہے عشق حقیقی نہین کچھ ہنسی

رہے ضبط مد نظر روز و شب تصور مین دلدار سے لب بلب

دم سرد لب تک نہ آئے کبھی مگر یہ تصور نجائے کبھی

نہ دیکھے کوئی دیکھ آنکھون مین نم گوارا ہے رنج و درد و الم

جو خون جگر پیجیے غم کھائیے نہ فرقت مین زنہار گھبرائیے

ہی چند سے خزان فراق نگار کوئی دم مین آتی ہی فصل بہار

وہی پھر چمن اور بلبل وہی روش بیل بوٹی ہی گل وہی

وہی کھلکھلانا وہی چہچہے ترنم وہی ہین وہی قہقہے

وہی رنگ و بو سب وہ آئین وہی وہی ناز و غمزہ ادائین وہی

نسیم بہاری چمن در چمن — خیابان خیابان سمن در سمن
وہی سنبلِ زلف کی نکہتین — وہی تخلئے اور وہی صحبتین
کٹے عیش مین عمر باغ و بہار — نہ پہلو سے زنہار سرکے نگار
جو یہ راز مین نے کیا سب عیان — تو مانند جان دل نے رکھا نہان
اقارب سے تھا خوف جو قتل کا — نہ یہ خواب ہرگز کسی سے کہا
ہوا ضبط سے اور تغیر حال — دو چندان ہوا اور شوقِ وصال
ہوئی عاشقی آتش افروز اور — دکھائے تپِ ہجر نے سوز اور
دیا تاب و طاقت نے آخر جواب — لیا ضعف نے رنگ حسن شباب
وہ جوڑا مرا ارغوانی لیا — یہ خلعت مجھے زعفرانی دیا
مری روح تھی جسم لاغر پہ بار — زمین کو مرا سایہ تھا ناگوار
ہوا کوہِ غم سنگ جانِ حزین — کہ سب ہان تک مری سنگئین

اگر بیٹھے بیٹھے کبھی سانس لی
جگر پر سنانِ الم چل گئی

لہو سا تجھ اشکو نکے آنے لگا
ہر اک تن بدن سنسنانے لگا

ہوی ترک آب و غذا ایکبار
تصور مین جانان سے تھی ہمکنار

خموشی خوش آتی تھی لیل و نہار
کہ آنکھونمین پھرتی تھی شکل نگار

کسی نے جو کچھ بات کی چھیڑ کر
تو پتھر سا دلپر لگا الحذر

عزیزونمین جب چرچے ہوے
تو ملکر سب آے مجھے دیکھنے

کسی نے کہا ہاے یہ کیا ہوا
یہ حسن شباب اور یہ عارضا

گہن چاند کو لگ گیا دیکھئے
دکھاتی ہے تقدیر کیا دیکھئے

الہی ابھی کیا سے کیا ہو گیا
پری کا گذرا سپہ یا ہو گیا

یہ تپ یہ تعب الامان الامان
کہ ہے بات کرنی بھی اسکو گران

کہا مجھسے پھر کچھ تو دلکی کہو
کہو اتنو ہے کیا گذرتی کہو

بھلا کچھ تاب سخن کیا ہمین — جو کہتے ہین ہم سنتی ہو یا نہین

اگر باتین کرنی ہون تمکو محال — کہو کچھ اشارون ہی مین دل کا حال

بس اتنے مین روتا ہوا بیحواس — جو قیصر بھی وارد ہوا میرے پاس

تڑپکر وہ نالے کئے متصل — کہ حضار کا ہل گیا جس سے دل

ہوئی شور ماتم سے ہشیار مین — ہوئی خواب غفلت سے بیدار مین

جو پوچھا کہ کیا تھا یہ شور و فغان — کہا سب تمھین پر تو ہین نوحہ خوان

خدا نے یہ صورت دکہائی ہمین — پھر آواز پیاری سنائی ہمین

بفرمان قیصر اسی دم وہین — طبیبونکو سب لائے میرے قرین

دوائین بنا کر پلانے لگے — تپ دل سے لیکن نہ آگاہ تھے

غرض ہر طرح روم کے ملک سے — جہانتک اطبائے حاذق ملے

سبھون نے دوا میری کی بیشتر — ولیکن ہوا کچھ نہ مجکو اثر

نہ صحت نہ مطلق افاقہ ہوا — کڑاکے کا فاقہ پہ فاقہ ہوا

تو رو رو کے قیصر نے مجھسے کہا — کہو کچھ تو اے نورِ چشمِ حیا

دلِ زار کیا چاہتا ہے بتا — مہیا کرون کونسی شے بتا

جہان مین جو ہو آرزو کچھ تجھے — علانیہ آگاہ کر دے مجھے

کہین خاک چھانونگا تیرے لئے — جہان خاک چھانونگا تیرے لئے

یہ تقریر قیصر نے جو ختم کی — مجھے اپنی جانِ حزین کی پڑی

کہین اوس سے وہ خواب کہتے اگر — تنِ زار پر پھر نہ رہتا یہ سر

وہ ملحد تھا مرتد تھا بے اشتباہ — مجھے بھیجدیتا سوے قتل گاہ

یہی بات مین نے بنا کر کہی — کہ باقی ہے میری ہوس اک یہی

مسلمان جو ہین تری قید مین — رہا کر دے اے جد اگر تو اونھین

مرے دلکو ہے یہ بھروسا بڑا — کہ عیسیٰ و مریم بھرو عطا

ابھی یہ دوا چاہیں اچھا کرین — دوبارا مجھے زندہ گویا کرین

یہ سنکر کیا قیدیون کو رہا — تو مین نے کچھ اظہارِ صحت کیا

تناول کیا مین نے اوٹھکر طعام — ذرا چلنے پھرنے لگی صبح و شام

جو قیصر پہ آثارِ صحت کھلے — تو خوش ہو گیا بڑھگئے حوصلے

ہمیشہ اسیرانِ اسلام کی — تہِ دل سے تعظیم و تکریم کی

مگر جاگتے سوتے لیل و نہار — ادھر تھا وہی وصل کا انتظار

کھلی آنکھ باطن مین ظاہر مین بند — تصور مین جانانۂ حق پسند

اوٹھی صبحدم ڈھونڈھتی شامِ وصل — لیا بالشِ خواب سے کامِ وصل

طلب مین تجسس مین سر تا بسر — ہوئی چودھوین رات بھی جب بسر

تو مانندِ ماہِ شبِ چاردہ — ہوئی چاندنی نور کی خوابگہ

کھلی چشمِ باطن تو ظاہر ہوا — کہ بنتِ رسولِ خدا فاطمہؑ

مجھے دیکھنے کو بصد عزّ و ناز
ہوئیں جلوہ فرما یہ بزمِ نیاز

ہے مریم بھی خدمت میں حاضر نگار
کنیزانِ جنت لئے اک ہزار

مرے حالِ خستہ پہ کی جب نظر
تو مریم یہ بولیں کہ اے بےخبر

نہیں تو نے پہچانا ابتک اسے
یہ ہے کون آئی تجھے دیکھنے

یہ ہے رونقِ بوستانِ بہشت
یہ ہے مادرِ سیدانِ بہشت

ملیکہ یہ ہے تیرے شوہر کی ماں
تو کر اپنا احوال اس سے بیان

یہ سنتے ہی با سینۂ چاک چاک
لیا تھام رو رو کے دامانِ پاک

کہا آپ سے حال میں کیا کہوں
اگر چپ رہوں کسطرح چپ رہوں

غم و رنج کھایا کروں کب تلک
جنابِ حسن عسکری اب تلک

کبھی دیکھنے بھی نہ آئے مجھے
غضب ہے نہ جلوے دکھائے مجھے

کہا فاطمہ نے وہ کسطرح آئے
تجھے کسطرح اپنی صورت دکھائے

خداوندِ یکتا سے دل مین خفی | تجھے شرک ہو اے ملیکہ ابھی

ہی ترسا کے مذہب پہ اے مہ لقا | بہن میری مریم ہی تجھسے خفا

اگر تجھکو منظور ہو اندنون | کہ عیسیٰ و مریم رضامند ہون

حسن عسکری میرا لختِ جگر | تجھے دیکھنے آئے اے خوش سیر

تو کر بے تامل بصدق و صفا | تہ دل سے اقرار ربّ العلا

رسولون کا ہی فخر میرا پدر | رسالت کا یون اوسکی اقرار کر

کہ مین اس سخن پر ہون بیشک گواہ | نہین ہی خدا کوئی غیر از اللہ

محمد ہی جو فاطمہ کا پدر | رسولِ خدا ہی وہ کل خلق پر

یہ سنتے ہی بس خوش ہوئی مین کمال | ادا با شرائط کیا یہ مقال

تو خیر النسا نے مجھے ایکبار | کیا اپنے سینے سے لپٹا کے پیار

کہا پھر کہ اے راحتِ جانِ جان | خدا میرا رکھے تجھے شادمان

مبارک ہو تجھکو وصالِ نگار
پھلے گا ترا دوحۂ انتظار

ملیکہ تو رہنا نہ ہرگز اوداس
کہ مین بھیجدونگی اوسے تیرے پاس

یہ کہہ سنکے رخصت ہوئین فاطمہ
یہان خواب سے اوٹھی یہ خادمہ

کٹا انتظار و نمین روزِ امید
شبِ وصل جانان کی دیکر نوید

اودھر کانپتا غرب مین آفتاب
اودھر خوابگہ مین مجھے اضطراب

بس اکبار بسمل ہوا مرغِ دل
قفس مین تڑپنے لگا متصل

چڑھا نشاء بادۂ انتظار
ہوا پاے جان وقفِ خارِ خمار

سراپا جو سروِ چراغان بنا
خلیل خدا کا گلستان بنا

جو تھا وعدۂ وصل مدنظر
وہ شب مجکو اک عید تھی تا سحر

تصور نے پہلے جگایا مجھے
تو پھر کچھ سمجھکر سلایا مجھے

اودھر شوق نے نیند آنکھین جو کین
اودھر گرمجوشی کی راہین کھلین

حجاب جدائی ہوا برطرف | ہوا جلوۂ نور حق ہر طرف
بہار گلستان جان پروری | فدائے قدوم حسن عسکری
سراپا مین شمشاد گلشن چلن | خیابان خیابان چمن در چمن
وہ صورت نگاہون مین جب پھر گئی | تجلی طور آنکھ سے گر گئی
کہا مین نے صاحب کیا بات تھی | کہ اتنک نہ آکر ملاقات کی
کہا سرور دین نے ای جان لب | نہ آنیکا میرے یہی تھا سبب
کہ مشرک تھی کافر تھی گمراہ تھی | نہ تو مذہب حق سے آگاہ تھی
مگر ہان مسلمان ہوئی ہے تو اب | ترے پاس ور آوینگے وقت شب
یہانتک کہ خلاق لیل و نہار | ملائے ہمین اور تجھے ایکبار
پھر اوسدن سے ای بشر اتنک کبھی | جدائی مین گذری نہ اک شب مری
ہوے گھر ملا ناغہ پیہم مدام | ہوے رونق افروز شاہ انام

یہ سن کے پھر بشر نے کہا — ہوئی کسطرح قید تو پھر بتا

کہا شہ نے تھا مجکو آگہ کیا — کہ قیصر کا لشکر برائے وغا

بروز فلان و بوقت فلان — سوئے اہل اسلام ہوگا روان

مگر خود بھی وہ فوج کو بھیجکر — روانہ ہو امیدوار ظفر

خبردار اوس وقت اے بیقرار — کنیزون مین شامل ہو تو اککنیز

پر اسطرح چھپنا نہ ٹوکے کوئی — نہ پہچانے ہرگز نہ روکے کوئی

چلی جا فلان راہ بیخوف و بیم — کہ حامی ہے تیرا خدائے کریم

غرض مین یہ ارشاد لائی بجا — یہانتک کہ وہ لشکر اسلام کا

یکایک اوسی راہ مین ملگیا — مجھے قید کرکے جو پوچھا بتا

کہا مین نے نرجس مجھے کہتے ہین — کنیزون مین ناچیز و ادنی ہون مین

کہین اوس مین تھا اک بھی پیر مرد — مجھے بس غنیمت مین بعد از نبرد

دیا اوسکی قسمت مین قسمت ہے یہ　　غنیمت مین آئی غنیمت ہے یہ

ابھی تک سوا تیرے کوئی بشر　　نہین میرے احوال سے باخبر

کسیکو نہین یہ گمان بالعموم　　کہ ہون مین حزین دختِ سلطانِ روم

کہا بشر نے اے ملیکہ ابھی　　تعجب مجھے ایک ہے اور بھی

کہ قومِ نصاری مین اے سیم تن　　بلفظِ عرب تو ہوئی حرف زن

کہا مجھپہ قیصر کی تھی التفات　　مدام اوسکو مدنظر تھی یہ بات

کہ آدابِ نیکو سکھائے مجھے　　معلم پڑھائے لکھائے مجھے

تو فرطِ محبت سے لیل و نہار　　کیا ایسی عورت کو مامور کار

زبانِ فرنگ اور لفظِ عرب　　کماحقہ جانتی تھی جو سب

مجھے رات دن وہ سکھاتی رہی　　بٹھاتی پڑھاتی لکھاتی رہی

یہانتک کہ مین خوب ماہر ہوئی　　زبانِ عرب پر بھی قادر ہوئی

ہوا بشر یہ سنکے گرم سفر
گیا دونون نے سامرہ مین گذر

ہوا سامرے مین گذر تو گئی
حضورِ جنابِ علیِ نقی

امامِ ہدیٰ نے کیا یون خطاب
ہوا کسطرح تجھپہ کہ فتحِ باب

یہ عزت و شرف دین اسلام کا
یہ شوکت یہ اعزاز خیر الوریٰ

یہ سب اونکی عترت کے رتبے ہین قدر
یہ دینِ نصاریٰ کی ذلت یہ غدر

کھلا کسطرح تجھپہ اے ذی شعور
کہا اوسنے مین کیا کہون اے حضور

جو حالات ہون منکشف آپ پر
کہین مجھسے بہتر شہِ بحر و بر

تو حضرت نے فرمایا سن اے کنیز
مجھے اب ہوئی تو نہایت عزیز

تجھے اب ہی دو چیزونمین اختیار
ابھی چاہے لے اشرفی دس ہزار

مین دون یا بشارت بخیرِ ابد
کہ جس سے ملے قربِ ربِ صمد

کہا سنکے اے شاہِ جن و بشر
نہین مجھکو درکار کچھ مال و زر

وہ خیرِ ابد کیا ہی فرمائیے — وہی دیجیئے لائیے لائیے

کہا شہ نے ای نرجسِ خوش نما — تجھے ایسا اک دیگا خالق پسر

کہ ہوگا وہ عالم کا فرمانروا — امامِ زمان خاتم الاوصیا

جب آخر کو دنیا مین لیل و نہار — بہت ظلم ہو جور ہو بیشمار

کرے حکم وہ غرب سے شرق تک — بعدل و بانصاف زیرِ فلک

کہا سنکے نرجس نے فرمائیے — خدا کس سے دیگا یہ بیٹا مجھے

کہا شہ نے اوس سے کہ جس سے ترا — رسولِ خدا نے تھا خطبہ پڑھا

مسیحا نے تجکو ذرا یاد کر — دیا عقد مین کس کے ای باخبر

وہ بولی جنابِ حسن عسکری — ہی شوہر مرا اے علی نقی

یہ پوچھا ملیکہ سے پھر آپ نے — کہ تو خوب پہچانتی ہی اوسے

کہا اوس نے ہان جیسے خیر النسا — مسلمان مجھے کرچکین برملا

کوئی رات وہ شب سے گذری بھید | کہ شوہر مرا ہو نہ میرے قرین
کہا پھر تو کافور سے شہ نے جا | ہماری حکیمہ بہن کو بلا
حکیمہ ہوئیں داخلِ انجمن | کہا سرورِ دین نے دیکھو بہن
ہمیشہ ہمیں جسکی رہتی تھی فکر | ہم اکثر کیا کرتے تھے جسکا ذکر
وہی جاریہ ہے بہن یہ وہی | ہے آرامِ جانِ حسن یہ وہی
حکیمہ نے چھاتی سے لپٹا لیا | کہا مرحبا مرحبا مرحبا
بہت پیار کرکے دعا دی اسے | خدا اس لاسے یہ شادی اسے
ہوئے پھر تو گویا شہِ بحر و بر | کہ لیجائیے اب اسے اپنے گھر
کرو جاکے تعلیمِ خلق و ادب | شریعت کے سب واجب و مستحب
مسائل عبادت کے سکھلائیے | توجہ بدل اسپہ فرمائیے
کہ ہے یہ عروسِ حسن عسکری | زمانے میں ماں صاحب العصر کی

الا حجلہ آرائے بزم طرب — عروسی کی ہوتی ہیں تیاریاں

چلی لیکے نرجس کو شوہر کے گھر — حکیمہ ہیں اوسپر بڑی مہربان

مبارک ہو شادی یہ شادی ہوئی — وہ تشریف لائے امام زمان

کلینی و قمی و طوسی بھی سب — خبر معتبر کرتے ہین یہ رقم

جناب حکیمہ سے فی الواقعی — کہ اکدن جناب حسن عسکری

مرے گھر قدم رنجہ فرما ہوا — ثمر دار نخل تمنا ہوا

لیا کام جب نرگسی چشم سے — تو گلہائے تقدیر نرجس کھلے

طرف اسکے دیکھا کئی بار جب — کیا عرض مین نے بحد ادب

اسے بھیجدون آپکے گھر ابھی — جو ارشاد ہو ابنِ ابنِ ابی

کہا شہ نے عمہ یہ تکنا مرا — نگاہ تعجب سے تھا مطلقا

کہ نرجس سے اب خالق انس و جان — مجھے اک پسر دیگا ذی عزو شان

زمین ہو گی جب ظلم سے پائمال کریگا وہ عدل اس جہان مین کمال
کہا مین نے پھر بھیجدون مین ابھی اوسے تیری خدمت مین ابن اخی
کہا پہلے والد سے تم پوچھ لو رضا مند ہون جو رضا اونکی ہو
یہ سنکے فوراً مین اوٹھکر گئی حضورِ جناب علی نقی
ادب سے کیا مین نے جھک کر سلام کیا تھا نہ مین نے ابھی کچھ کلام
کہا شہ نے اعجاز سے یون خطاب کہ جا ای حکیمہ یہان سے شتاب
ابھی بھیج نرجس کو ای بنتِ اب برِ احسن عسکری بے طلب
کہا مین نے اے سیدِ کائنات مجھے آج مدِ نظر تھی یہ بات
اسی کام کو آئی تھی مین یہان عیان ہے عیان کیا کرون کیا بیان
یہ سنکر کہا شاہ نے اے بہن تجھے کارسازِ زمین و زمن
کریگا شریکِ ثوابِ جزیل کہ اس امر مین تو ہوئی ہے کفیل

یہ ارشاد سن سنکے مین ایکبار ۔ ہوئی گھر مین آتے ہی مصروفِ کار

بنی نوجس گلبدن جب دلہن ۔ جما رنگِ شادی چمن در چمن

ہزارون مین مجھکو یہ چرچے ملے ۔ گلِ حسرتِ چشم جوزا کھلے

ستارے جو تھے ماند ہو ہو گئے ۔ یہ جھجک جھجک کے دیکھا کہ کھو کھو گئے

نگاہین جو افشان سے لڑ گئین ۔ رخِ ماہ پر جھائیان پڑ گئین

زمین سے جو زہرہ کو پہونچی نوید ۔ ہوا شاک ہو کر ہوئی روسپید

غرض کس مزے کی رہین صحبتین ۔ کبھی ہونگی ایسی نہین صحبتین

ادھر کے تکلف رہے سب ادھر ۔ زفاف اسکا واقع ہوا میرے گھر

فدائے عروسِ حسن عسکری ۔ شبِ وصل تھی یا شبِ قدر تھی

یونہین الغرض چند شب چند روز ۔ رہی میرے گھر دونون رونق فروز

تو ہمراہ لیکر انھیں ایک دن ۔ گئی مین حضورِ شہِ انس و جن

وہین پھر ہمیشہ سکونت رہی — یہانتک کہ آخر جناب اخی

جہان سے گئے سوئے دار السلام — ہوا جانشین پدر وہ امام

گھر مین سے عادتِ دائمی — بسانِ زمانِ علی نقی

ہمیشہ رہی حاضر بارگاہ — امام زمان کی رہی خیرخواہ

پھر اک روز نرجس نے آتے ہوئے — کہا مجھ سے بی بی ادھر آئیے

میرے پاس ہون آپ رونق فزا — کرون کفش تا پاؤن سے مین جدا

کہا مین نے مخدومہ جسین — یہ ترکِ ادب مجھ سے ممکن نہین

مناسب ہے میرے لئے ہان مگر — کہ خدمت کرون تیری آنکھون پر

حسن عسکری نے یہ سب گفتگو — جو سن لی کہا مجھ سے اے عمہ تو

سزاوارِ قربِ الٰہی ہوئی — معینِ رسالت پناہی ہوئی

تو مین جاکے نزدیک ابنِ اخی — وہین تا دمِ شام بیٹھی رہی

مگر شام ہوتے ہی دی اک صدا — کنیزک کو اپنی کہ جلتی ہون آ

ہوئے سنکے گویا شہنشاہ دین — کہ رہجائے آجکی شب یہین

کہ ہے آجکی شب ولادت کی رات — شب عید کہئے کہ لیل برات

سپہر امامت کا ماہ تمام — کریگا زمین پر طلوع و قیام

جہان مین خداوند لیل و نہار — کریگا سپید و سیہ سب کا روبار

زمانے مین جو ہوگا جور و نفاق — کریگا وہی دور بالاتفاق

کہا مین نے اے سید خوش سیر — تبا کس سے ہوگا وہ پیدا پسر

کہ نرجس سے اب تک ہون مین بیخبر — نہین حمل کا دیکھتی ہون اثر

کہا شہ نے نرجس ہی سے ہوگا ہان — تولد وہ فرزند ذی عز و شان

یہ سنکر مین نزدیک نرجس گئی — نہ پایا اثر کچھ تو حیران ہوئی

تبسم کیا اور شہ نے کہا — دم صبح معمہ یہ کھلجائیگا

یہ نرجس ہے مانند ام کلیم
اسیطرح تھا اوسکو بھی خوف وبیم

جہانتک کہ موسی نہ پیدا ہوے
اثر حمل کے کچھہ نہ پیدا ہوے

ولادت سے کوئی نہ آگاہ تھا
تجسس مین فرعون گمراہ تھا

سنا جسکو اوسنے کہ ہے حاملہ
شکم بے خطا چاک کروا دیا

کہ تا حمل مین بھی ہو موسی اگر
ہلاک اوسکو کر ڈالیئے بے خطر

اسیطرح اس پیر فرزند کا
بعینہ بلا شبہ ہے ماجرا

مگر اک روایت مین ہین لکھہ گئے
حکیمہ سے یون آپ گویا ہوے

کہ ہم سب ہین پیغمبرون کے وصی
نہین بطن مادر مین رہتے کبھی

جگہ اپنی ہے پہلوے مادران
رحم سے نہین ہوتے ہرگز عیان

ولادت ہے ہوتی ہے ران سے
کہ ہم نور ہین خالق پاک کے

خدا نے کیا ہمسے زائل تمام
کثافت کو لے عمہ نیک نام

گئی پاس نرجس کے جب یہ سنا — سنایا جو کچھ حکم تھا شاہ کا

کہا اوسنے اب تک اثر حمل کا — نہین مجھکو معلوم ہوتا ذرا

غرض رات بھر مین رہی اوسکے پاس — ہر اک لمحہ اوٹھکر کیا کی قیاس

جب اوٹھی تو سوتی ہی پایا اوسے — ادب سے نہ ہرگز جگایا اوسے

مین اوس شب کو معمول ہے بیشتر — نماز تہجد کو اوٹھی مگر

ادا اوسنے جس وقت کرنے لگی — تو نرجس بھی اوٹھی تڑپتی ہوئی

سراسیمگی مین وضو کر لیا — نماز تہجد بھی لائی بجا

نمودار جب صبح کاذب ہوئی — یقین تھا بقول حسن عسکری

ولادت سے دل مین مگر شک پڑے — کہ آثار اوسوقت تک کچھ نہ تھے

یکایک مربی دین پروری — امام دو عالم حسن عسکری

ہوئے اپنے حجرے سے یون ترزبان — بس اے عمہ لازم نہین بدگمان

یہ شبہ ترے دل مین ہی بیمحل — یہی وقت ہی میرے کہنے پہ چل

یہ سنتے ہی مجکو جو آیا حجاب — ہوئی لب بلب دم بخود لا جواب

تو نرجس کے بشرے سے پھر ناگہان — ہوا اضطرار ایک مجھپر عیان

لیا گود مین دوڑ کر پھر وہین — پئے حل مشکل دعائین پڑہین

کیا حجرے سے شاہ دین نے خطاب — کہ پڑھ سورۂ قدر اسپر شتاب

کہا مین نے نرجس سے اظہار کر — گذرتی ہی کیا تجھپہ تبلا خبر

کہا کیا کہون حال درد نہان — جو مولا مرا سید انس و جان

خبر دیچکا ہے اوسیکا اثر — ہوا مجھپہ ظاہر مگر بیخبر

جو پھر سورۂ قدر مین نے پڑھا — تو دی بطن سے طفل نے بھی صدا

باواز پہلے کہا السلام — میرے ساتھ سورہ پڑھا تمام

زبس مجھکو حیرت پہ حیرت ہوئی — سمایا عجب خوف دہشت ہوئی

شہ دین نے پھر اک صدا دی مجھے | تعجب ہوا کیا امر حق مین مجھے

بنا گاہ غائب ہوئی ایکبار | مری انکھ سے نرجس نامدار

تو وحشت زدہ اور گریہ کنان | گئی مضطرب نزد شاہ زمان

کہا دیکھکر مجکو جا پھر وہین | یہ سنکر گئی جب مین اندر وہین

جہان مجھسے نرجس ہوئی تھی نہان | وہین بیٹھی پایا بصد عز و شان

عجب نور نرجس سے تھا جلوہ گر | کہ جھپکی پلک ہوکے خیرہ نظر

جو نزدیک پہونچی تو دیکھا یہی | کہ سجدہ مین ہے رو بقبلہ صبی

اوٹھائی شہادت کی دو انگلیان | گواہی کی خاطر سوے آسمان

فصاحت سے بولا کہ ہو مین گواہ | نہین کوئی اللہ غیر از الہ

میرا جد امجد شہ انبیا | یہ تحقیق ہے وہ رسول خدا

اسیطرح پھر مومنونکا امیر | مرا باپ ہے دست رب قدیر

گواہی کی خاطر پھر اوس طفل نے ۔ ائمہ کے اسما زبان سے لئے

یونہین گن گیا نام وہ باپ تک ۔ یہانتک کہ پہونچا وہ طفل آپ تک

تو کہنے لگا وہ صبی یا خدا ۔ جو نصرت کا وعدہ ہے کر دے وفا

کر امامت کو میرے تمام ۔ ہوا عدا پہ ثابت میرا انتقام

زمین سارے عالم کی معمور کر ۔ مرے عدل و نصفت سے اے دادگر

روایت ہے یون شاہ کی عمہ سے ۔ کہ جب صاحب العصر پیدا ہوے

وہ اک نور ساطع ہوا جسم سے ۔ کہ آفاق گردون منور ہوے

وہین پھر فلک سے قطار و قطار ۔ ہوے طائران سفید آشکار

بدن پر سر و رو معصوم پر ۔ فدا ہو گئے حسن کے سب بال و پر

اوڑے اوج گردون کی جانب وہ طیر ۔ مین بیٹھی ہوئی دیکھتی تھی یہ سیر

کہ پھر حسب حکم حسن عسکری ۔ اوسے گود مین وہ وہ لے گئی

جو دیکھا تو مصحف مین پایا اوسے — ملا صاف ناف و کثافات سے

عبارت یہی ساعد راست پر — لکھی تھی بخطِ قضا و قدر

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

کہ یعنی اب آیا حقِ متصل — ہر اک طرح باطل ہوا مضمحل

نظر جب پڑی یک بیک باپ پر — جھکا اونکی تسلیم کو وہ پسر

لیا باپ نے گود مین شادمان — ملی دونون انکھون پہ اپنی زبان

دہن اور کانون مین بھی ہر طرف — برابر پھر آئی زبان شرف

کفِ دست جب پہونچایا اوسے — دھرا سر پہ ہاتھ اور گویا ہوے

کہ اے میرے فرزند بے گفتگو — ابھی باتین کر قدرتِ حق سے تو

وہین صاحب الامر گویا ہوا — کیا استعاذہ پڑھا تسمیہ

خوشا قدرتِ خالقِ صبح و شام — یہ آیت پڑھی با فصاحت تمام

وَنُرِيدُ اَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ نُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ

کہ یعنی یہ منظور رہا اب ہمین | ضعیفون پر اظہار احسان کرین

کرین اونکو ہم پیشوایان دین | کرین اونکو ہم وارثان دین

زمین و زمان پر مسلط کرین | ہر اک طرحکا اقتدار اونکو دین

نہ فرعون و ہامان پہ کچھین نہان | کرین دونونکی لشکر و نیز عیان

اماماں عین کی عزت و قدر | مدام اوس سے تھے پر حذر اہل غدر

خبردار اے سامعین خبر | ابو بکر عمر

غرض بعد اذکار رب ودود | ہوئے آپ مصروف ذکر ورود

محمدؐ سے پھر اپنے والد تلک ۔ پڑھا خوب جمل علی یک بیک

وہیں آگئے اکبار طائر وہان ۔ ہوئے آس پاس اونکے حاضر وہان

حسن عسکری سلیمان مکان ۔ یہ گویا ہوئے ایک طائر سے ہان

حفاظت سے اس طفل کو لیکے جا ۔ ہر اک چلے کے بعد پھر لیکے آ

یہ جب سُن چکا طائر حق نیوش ۔ لیا اپنے راکب کو بالا دوش

اوڑا ناز کرتا ہوا باغ باغ ۔ گیا اور بھی آسمان پر دماغ

جو طائر وہان اور باقی رہے ۔ تو وہ بھی سوے آسمان اوڑ گئے

یہ گویا ہوے پھر امامِ کریم ۔ کہ ای جان جان تو ہے فخرِ کلیم

جسے اوسکی مادر نے سونپا تھا جب ۔ اوسیکو تجھے سونپتا ہوں مین اب

سنا یہ جو نرجس نے ارشاد شاہ ۔ لگی رونے اک کھینچکر دل سے آہ

کہا شہ نے خاموش ای بیحواس ۔ کوئی دم مین پھر لائینگے تیرے پاس

کسی اور کا دودھ تیرے سوا | پیئے گا نہ ہرگز ترا مہ لقا

ملا ماں سے بچھڑ جسطرح سے کلیم | کہ قرآن مین فرما چکا ہی کریم

جدا تجھسے ہو گو کہ یہ نازنین | ملائیگا خلاق چرخ و زمین

حکیمہ نے حضرت سے پھر یہ کہا | جواب صاحب العصر کو لیگیا

وہ طائر ہی کون اے خدا کے ولی | کہا شہ نے روح القدس ہے یہی

موکل ائمہ پہ حق نے کیا | اونھین تاکہ حاضر رہین دائما

بدی کے محافظ رہین عمر بھر | کرے علم و حکمت کا مفتوح در

حکیمہ سے مردی ہی مین ناگہان | گئی بعد چالیس دن کے وہان

جو دیکھا تو اک طفل رشکِ قمر | خرامان ہی گھر مین ادھر اور ادھر

کہا مین نے حضرت سے ابن اخی | ہوا دو برس کا مگر یہ صبی

کہا مسکرا کر کہ اے عمہ سن | نہین تجھکو معلوم کیا یہ سخن

اماموں کے پیغمبروں کے پسر — گر ہو کہ ہیں جانشینِ پدر

زمانے کے اطفال سے مطلقا — وہ بالعکس پاتے ہیں نشو و نما

وہ یکماہہ یکسالہ دکھلائی دیں — سنیں بطنِ مادر میں باتیں کریں

وہ قرآن پڑھیں بطن میں رات دن — خدا کی عبادت کریں رات دن

بسوے صبیِ امام و رسول — ملائک کریں آسماں سے نزول

رضاعت میں اونکی اطاعت کریں — غلاموں کی مانند خدمت کریں

حکیمہ سے مروی ہے معمول یہ — یو ہیں بعد چلہ تھا میرا گذر

مگر ایکدن میں جو وارد ہوئی — تو دیکھا کہ پیش حسن عسکری

ہے ایک مرد سنجیدہ بیٹھا ہوا — کہ کی میں نہ پہچانا جو مطلقا

کہا شہ نے عمہ ادھر آئیے — اسی کے قریں جلسہ فرمائیے

تعجب سے میں نے یکایک کہا — کہاں آپ بٹھلاتے ہیں واہ وا

کہا شاہ دین نے تہین اجنبی ۔ یہ فرزند نرجس ہی میرا وصی

جدائی ہی اب میری تمسے قریب ۔ مری جا پہ ہو یہ خدا کا حبیب

اطاعت مین اوسکی تامل نہ ہو ۔ کہے یہ جو کچھ گوش دل سے سنو

جو یہ منع کر دے نکلنا کبھی ۔ جو دے حکم اوسمین نہ کرنا کبھی

غرض بعد چندے ہوا اک ملال ۔ حسن عسکری نے کیا انتقال

بدستور ہر روز ہر صبح و شام ۔ ہوئی حاضر بارگاہ امام

رہی خدمت صاحب العصر مین ۔ کیا کی بجان و بدل طاعتین

جو مین چاہتی تھی کرون کچھ سوال ۔ خبر دیتے تھے آپ قبل از مقال

حکیمہ سے راوی ہین یون لکھ گئے ۔ کہ جب صاحب العصر پیدا ہوے

گئی بعد ۳ روز پھر مین وہان ۔ کہا کہنے ہی میرا مولا کہان

کہا شاہ نے اوسکو سونپا اوسے ۔ احق ہی جو ہم تم سے اوسکے لئے

اگر ساتوین دن پھر آئینگی آپ | یہان اوسکو البتہ پائینگی آپ

جو ہین روز ہفتم گئی پھر وہان | تو گہوارہ مین تھا امام زمان

وہ گہوارہ وہ طفل روشن جمال | ہو اک بدر گویا میان ہلال

ہنسا دیکھکر مجھکو وہ مہ لقا | چٹکنے لگے غنچے وہ گل کھلا

کہا بلبل دل نے یہ گلعذار | گلستان ایجاد کی ہے بہار

کہا شہ نے پھر مجھسے عمہ اسے | ادھر لائیے آپ ادھر لائیے

جو مین لیگئی اوسکو پیش حضور | لیا گود مین پھر بفرط سرور

دہن مین زبان شاہ نے پھیر دی | کہ اک پنکھڑی غنچہ مین کھل گئی

کہا پھول منہ سے جھڑین ایسر | نمایان ہون درج دہن سے گہر

رہے کور و کر چشم و گوش حسد | یہ حکم پدر جب ہوا گوش زد

کیا ختم کبریا نے کلام | شہادت ادا کی بس اول تمام

نبی پہ درود اور اماموں پہ بھی ۔ پڑھا دلسے بسم اللہ آغاز کی

وہ آیت سنائی جو میں لکھ چکا ۔ کہا پھر پدر نے کہ نامِ خدا

سنادو وہ چیزیں مرے یہ حسین ۔ خدا نے جو بھیجیں پئے مرسلین

یہ سنتے ہی کھولی زبانِ جواب ۔ فصاحت بلاغت نے پایا خطاب

صحیفے سے آدم کے کی ابتدا ۔ بالفاظ سریانی اوسکو پڑھا

پھر ادریس کی نوح کی ہود کی ۔ کتابیں پڑھیں اور صالح کی بھی

خلیلِ خدا کا صحیفہ تمام ۔ پڑھا حرف حرف آپنے لا کلام

تو پھر بعد توریت معجز ظہور ۔ پڑھی لحن داؤد میں سب زبور

جو انجیل عیسیٰ کو ازبر پڑھا ۔ تو قرآن اللہ اکبر پڑھا

رسولوں کی ازبر حکایات سب ۔ وہ اعجاز ہو ادیان رنج و طرب

بیان کردے چشم دیدہ کیطرح ۔ سنائی پدر کو شنیدہ کیطرح

حسن عسکری نے کہی پھر یہ بات — کہ عمہ جو خالق نے کی التفات

مجھے مہدی امت اوس نے دیا — تو پھر دو ملک کو موکل کیا

کہ لیکر گئے اوسکو بالائے عرش — دو بالا ہوا نور سیمائے عرش

مخاطب ہوا اوس سے رب العلا — کہا آفرین مرحبا مرحبا

کہ پیدا کیا مین نے تجھکو یہان — پئے نصرت دین حق بیگمان

مری شرع تا تجھسے پائے رواج — تری ذات پر ختم ہوئے احتیاج

مرے بندونمین سرفرازندہ ہے — ہدایت ترے نام سے زندہ ہے

ترے مرتبہ سے جو آگہ نہو — زمانہ مین تجھ سے جیسے رہ نہو

ہم اوسپر ہمیشہ کرینگے عذاب — جو تیری اطاعت کرین دین ثواب

شفاعت سے جس جسکا حامی ہو تو — اوسے بخشدین ہم بلا گفتگو

ترے حکم سے جسکو انکار ہو — وہ بندہ معذب ہو فی النار ہو

عجب لطف کر ساتھ رب علا — پھر اون دو فرشتون سے گویا ہوا

کہ لیجاؤ اب اوسکو والد کے پاس — با من و امانت بصد حفظ و پاس

کہو میری جانب سے اوسکو سلام — سناؤ یہ پھر روح پرور پیام

کہ ہم اسکے حافظ ہین ناصر ہین ہم — نہ دیکھے گا یہ دشمنون کے ستم

یہانتک کہ ظاہر کرین ہم اسے — کہ تا دین حق کو یہ برپا کرے

ہم اسکے سبب سے میان جہان — کرین اہل بطلان کے زائل نشان

ہمارے لئے یہ بروے زمین — مروج کرے دین حق ہر کہین

جناب حسن عسکری کا غلام — نسیم خردمند کا ہی کلام

کہ جب صاحب الامر پیدا ہوا — ہزارونکا دل اوسپہ شیدا ہوا

بس اک چھینک آئی تو نام خدا — ہوا اسطرح حرف زن مرحبا

الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمد وآلہ

کہا پھر یہ ہی ظالمونکو گمان | مٹائینگے ہم حجتِ حق کو یان

مگر جب مجھے حضرتِ کردگار | ذرا باتین کرنیکا دے اختیار

تو مین سینۂ ظلم و کین برطرف | یقین ہو یقین ہر کہین ہر طرف

یہ کہتا ہی پھر وہ غلامِ امام | ولادت سے گذری اک شب تمام

کہ ناگاہ اک چھینک آئی مجھے | کہا شہ نے حق رحم تجھپر کرے

بشارت مین دیتا ہون اس چھینک | نہین موت سے تین دن تک خطر

شنو ہوشمندانِ اربابِ علم | مناسب ہی ردِ مخالف یہان

سوالات ہرچند تھے بے محل | جوابات ہین آخرِ داستان

ہر اک حرف گویا ہی مہرِ سکوت | ہوئے بند اوس سے دریدہ دہان

محمد بنِ بابویۂ خبیر | محدث کئی اور بھی بے نظیر

روایت یہ کرتے ہین ای مرد نیک | سند معتبر سعد قمی سے ایک

کہ اک شخص مجھسے الجھنے لگا ۔ بہت آپکو وہ سمجھنے لگا

بہت اوس نے پہلے تو اک بحث کی ۔ پھر آخر کہا مجھ سے اے رافضی

روافض کیا کرتے ہیں سب کے سب ۔ مہاجر پہ انصار پر لعن و سب

یہ منصب چھپا ہی نہ یہ مرتبا ۔ کہ بوبکر پہلے مسلمان ہوا

اسیوجہہ سے سید الانبیا ص ۔ اوسے دوست رکھتے تھے سب سے سوا

اسیواسطے لیگئے سوے غار ۔ شتاب سمجھکر کچھ انجام کار

کہ ثابت تھا حضرت پہ فی الواقعی ۔ مرے بعد ہوگا خلیفہ یہی

اگر مار ڈالیں کے اعدا اسے ۔ بتائیگی امت خلیفہ کسے

علی ع کو حوالہ کیا رخت خواب ۔ اگر قتل بھی ہو تو ہو وہ جناب

غرض ہیں نے اس بات کے بیحساب ۔ دئے اوس مخالف کو فوراً جواب

ولیکن نہ ساکت ہوا وہ ذرا ۔ کہا بغض ہی تمکو اوسسے نرا

عمر اور ابوبکر کو بس مدام — منافق سمجھتے ہو تم لاکلام

شب عقیدہ جنہین ہی مفتوح قاف — خلیفہ کو مرتد کہا صاف صاف

دلائل قیاسی تراشا کرو — ہم اک بات کہتے ہین تم سن تو لو

بتاؤ کہ اسلام شیخین کا — رضا سے تھا یا جبر سے مطلقا

کیا شہ نے اندیشہ اس بات پر — ہوئی فکر مجکو کہ اس سے اگر

کہونگا برغبت مسلمان ہوے — کہے گا نفاق او مین پھر کس لئے

اگر مین کہونگا ہو جبر سے — تو مجھکو جواب اوسکا یہ دینگے

کہ مکہ مین اسلام تھا کب قوی — جو کفار پر جبر کرتے نبی

سمجھکر یہ دلمین ہوا مین خموش — اوٹھا ابر سا خود بجوش و خروش

لکھا گھر مین آتے ہی مین نے یہ حال — زیادہ تھے چالیس سے وہ سوال

ارادہ تھا بھیجون اسے مین ابھی — حضور جناب حسن عسکری

مع ابن اسحاق احمد بنام | وکیلِ امامِ علیہ السلام
مگر یہ سنا جب تجسس کیا | کہ وہ سامرے کو روانہ ہوا
یہ سنتے ہی میں اوسکے پیچھے چلا | کہا راہ میں ماجرا جب ملا
وہ بولا کہ چل تو بھی حضرت کے گھر | مطالب جو مطلوب ہوں عرض کر
مرا کوکبِ بخت تابان ہوا | تو ہمراہ اوسکے شتابان ہوا
تو تقدیر مشتاق تھی رہ براہ | رسائی ہوئی تا درِ بارگاہ
اجازت ملی جب بصد احترام | ہوا داخلِ خانقاہِ امام
مری آنکھ جب شاہ پر پڑ گئی | نگہ چشمِ خورشید سے لڑ گئی
عجب چشمِ بد دور دیکھا جمال | نمونہ ہے قدرتِ خالقِ ذوالجلال
وہ نورِ منور کا نور و ضیا | وہ چشمِ مطہر کا طور و صفا
نظر آیا اک لمعۂ لاجواب | فلک نے بھی پایا نہ جسکا جواب

پسر ایک دامن پہ تھا جلوہ گر
جمیل و حسین رشک شمس و قمر

اوسے جبکہ نور مجسم کہا
تو مردم کو نور بصر ملگیا

اگر اوسکو کہیے گل ماہتاب
کہاں گلشن دہر میں ہو جواب

صنوبر سے اعلےٰ و بوٹا سا قد
گل و نرگس اک چشم و گوش حسد

وہ فرق مبارک وہ کاکل کا پیچ
وہ گلدستۂ تر پہ سنبل کا پیچ

کتابت میں مصروف تھے شاہ دین
خط اک لکھ رہے تھے کسیکو نہیں

حضور رخ سید نامدار
طلا کا تھا رکھا ہوا اک انار

برابیش قیمت بہت پر ضیا
سراسر مرصع سراسر صفا

بزرگان بصرہ سے باصد سرور
کسی نے وہ بھیجا تھا پیش حضور

کہیں جو وہ کودک محترم
رقم کرنے دیتا نہ تھا اک قلم

تو رکھ دیتے تھے شاہ دیں وہ انار
قرین طفل کے تاکہ دیکھے بہار

جو طفل اوسکی جانب کو ہوتا رجوع   کتابت کو پھر آپ کرتی شروع
بس اک کیسہ بھر ابن اسحاق نے   زمین پر دھرا روبرو شاہ کے
کہ سب ایکسو ساٹھہ مین تھے گنین   زر و سیم کی تھیلیان اوسمین تھین
وہ بجنسی گئی تھین پر شیعیان   تھی ایک مہر پر مہر نادر عیان
کہا شاہ نے طفل سے اے پسر   ہدایا اوٹھالے یہ سب دیکھکر
بحسب رضا و بحسب سرور   کر اسمین تصرف تو اب بے قصور
کہا ہے پدر کب روا ہے بھلا   کسیطرح یہ دست طاہر مرا
کرے میل اب سوے مال حرام   کہ ہے تحفۂ رجس و باطل تمام
کہا شاہ نے ابن اسحاق سے   کہ تو خود نکال اسکو تا دیکھکے
کرین ہم جدا سربسر بالتمام   بحکم شریعت حلال و حرام
کیا کیسہ سے ایک صرہ عیان   کہا صاحب الامر نے ناگہان

یہ جس شخص نے نذر بھیجا ہے زر — ہے تم کے فلانے محلے میں گھر

کہا اسنے فقط اسمیں ہیں اشرفی — حلال و بیع قیمت ہے میراث کی

انہے باپ سے اونکے پہونچے تھے سب — وہ اوس نے مجھے بیچ کے بھیجے اب

مگر چودہ اوسمیں ہیں وہ بیخبر — کہ دین سات جامے تجھے بیچکر

کرائے سے ہیں اسمیں دوکانکے بھی — سن اوہ ابن اسحاق تین اشرفی

کہا شاہ نے سچ ہے جو کچھ کہا — کہ گھر کے ہیں اسمین حرام اب بتا

جدا اسسے یہ تا کہ اونکو کرن — کہا حضرت صاحب الامر نے

کہ ایک اشرفی اسمین سن ہوا — ہے مشکوک و مضروب و زر فلان

منقش ہیں اعداد تاریخ بھی — یہ آدھی مٹی اور آدھی کھلی

ہے اک اشرفی اور بھی دیکھنا — کہ مقراض سے نقص اوسمین ہوا

کمی نقص مقراض سے جب ہوئی — رہی وزن میں ڈیڑھ دانگ اشرفی

بس اس صرہ میں پول مالِ حرام
یہی دونون دینار مین ناتمام

کہ انکی حرمت کا سن ماجرا
کہ تھا سال وہ جب بُنا وہ تھا

تو اس مالکِ صرہ کا ریسمان
کہین اوس جولاہے پہ تھا ناگہان

جو ہمسایہ مین اسکے رکھتا تھا گھر
مگر ایک مدت ہوئی جب بسر

جو تھا ریسمان چور سب لیگئے
جولاہے کو رنج و الم دیگئے

کہی اوس نے مالک سے یہ واردات
کہا مجھکو باور نہین تیری بات

اگر تو نہ وہ دیسکا ریسمان
عوض لونگا مین دوسرا ریسمان

مچا نا بہت شور و غوغا کیا
غرض ہر طرح اوس سے تاوان لیا

جو رشتہ کہ چوری گیا اوسکے گھر
لیا سوت اوس سے بھی باریک تر

ستم پر ستم اور برپا کیا
کہ اوتنا ہی سب تول کر لے لیا

کہین اور بنوا کے بیچا اوسے
یہ دو قرض زر اوسکی قیمت سے تھے

یہ تھی وجہ حرمت کہا ہان سنا ‏ | ‏ سنا اور صرہ کیا اوسنے وا
کھلا صرہ نکلین دہ دو اشرفی ‏ | ‏ اوسی وضع کی اور وسی قطع کی
جدا کین وہ جب دونون تو مابقی ‏ | ‏ ہوئین نذر پور حسن عسکری
کیا دوسرا صرہ بھی پھر برو ‏ | ‏ کہ اب صاحب الامر کو یہ بھی دون
تو فرمایا لیجا مین کرتا ہون رد ‏ | ‏ فلانے بشر کا ہے یہ مال بد
بسر قم مین کرتا ہے عمر و معاش ‏ | ‏ فلانے محلے مین ہے بود و باش
نہ لونگا مین زنہار مال دغل ‏ | ‏ نہین اسکی حرمت مین شک کا محل
ہے دینار سیا سکے اندر پچاس ‏ | ‏ تو لیجا اسیطرح سب اوسکی پاس
کہا مین نے کیا وجہ تو یہ کہا ‏ | ‏ یہ ہے جو فروش اور گندم نما
یہ اون گیہون کا ہے مول حرام ‏ | ‏ جو تھی مشترک قیمتو نمین تمام
ہوا اپنے حصے یہ جب اسکو میل ‏ | ‏ تو افزود ناپے مین بھر کر کیل

غرض مال اون حصہ دارونکا بھی ‏ شریک اوسکے اس مال مین ہی ابھی

کہا شاہ دین نے یہ سب ماجرا ‏ سیطرح ہی اے پسر سچ کہا

ہوا حکم پھر ابن اسحاق کو ‏ کہ لیجاؤ مالک کو واپس کرو

کہو اوس سے اون حصہ دارونکا مال ‏ حوالے کرے سب بلا قیل و قال

ہمین مال ایسا نہین چاہیے ‏ تغلب کا پیسا نہین چاہیے

کہا پھر شہ دین نے وہ جامہ دے ‏ جو اوس پیرزن نے ہی بھیجا مجھے

کہا ابن اسحاق نے اے حضور ‏ وہ رکھا تھا خرجی مین مین نے ضرور

مکانپر مگر بھولسے رہ گیا ‏ ابھی جا کے لایا یہ کہکر اوٹھا

گیا وہ تو کی اسطرف کو نظر ‏ یہ فرمایا سبسے چلے تم کدھر

وہانسے یہانتک کیا کیون مرور ‏ کہا مین نے بہر لقائے حضور

کہا جو مسائل تھے ہمرہ وہ اب ‏ کہان ہین کہا مین نے حاضر ہین سب

اشارہ یہی تھا نبی کا شروع — مگر صاحب الامر سے کر رجوع

سوالات کرنا میرا تو یہ عین — جوابات وہ دیگا ہو دلکو چین

یہ سنکر کہا صاحب الامر سے — سن ای ابنِ مولا و مولای امر سے

روایت یہ پہونچی ہے تا گوش جان — محمد نے بہرِ طلاقِ زنان

علیؑ ولی کو دیا اختیار — تو حیدر نے روز جمل ایکبار

روانہ کیا قاصدِ خوش مقال — کہے جا کے تا عائشہ سے سوال

کہ اسلام کو اہلِ اسلام کو — ہلاکت میں اب تو نے ڈالا ہے جو

تو ہے مادرِ مومنان وہ خلف — مگر جان و ایمانِ مومن تلف

اگر اب بھی باز آے اس کلام سے — تو بہتر و الا ابھی میں تجھے

بحکمِ پیمبر بوجہہ نفاق — خبردار رہنا کہ دونگا طلاق

کہا صاحب الامر نے جب سنا — کہ ہاں سعد ہے یونہیں یہ ماجرا

خدا نے پیمبر کے ازواج کا / تکریم عالی کیا مرتبا

مقرب ہوئین جب معز مؤمنین / ملی حرمتِ مادرِ مومنین

نبی نے مگر اپنی حین حیات / علی ولی سے کہی تھی یہ بات

کہ حق نے بزرگی جو دی ہے انھین / وہ سب مرتبے اور سب عزتین

جبھی تک ہین باقی کہ ہر روز و شب / رہین یہ خدا کی اطاعت مین سب

پر ان باوفاؤن مین جو بیوفا / کرے بعد میرے گناہ خدا

ہو تجھ سے مہیاے جنگ و جدل / طلاق اوسکو دیدینا تو بر محل

کرانا اوسے اس شرف سے خلی / تو مالک ہے میری طرف سے علی

یہ کہتا ہے پھر سعد فخر اناس / کیا صاحب الامر سے التماس

کہ تفسیر اس آیہ کی فرمائے / کہا تھا جو موسی سے اللہ نے

فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى

کہ یعنی کرو دور نعلین پا | یہ صحرا ہے وادِ المقدس طوے
مورخ کتابون مین ہین لکھ گئے | جو نعلین موسے تجھے پہنے ہوے
بنی تھی وہ مردار کی پوست سے | کیا اس لئے منع اللہ نے
کہا صاحب الامر نے چپ رہو | کہ کہتے ہین ایسا جو ہین ہرزہ گو
وہ موسے پہ کرتے ہین اک افترا | نبوت کو جاہل سمجھتے ہین کیا
یہ دو حال سے سعد خالی نہ تھا | روا تھی نماز اوسمین یا نا روا
اگر اوسمین جائز تھی اونکی نماز | تو وادی اقدس مین بھی تھا جواز
اگر تھا نہ اوسمین جواز صلات | تو موسیٰ پہ بہتان ہے یہ واہیات
نہ تھا اونپہ ثابت حلال و حرام | مگر کفر ہے جاہلون کا کلام
کہا مین نے پھر اے امامِ زمان | کرین آپ تفسیر اسکی بیان
کہا بے خبر ہوکے دشت طوے | جو موسیٰ قدم رنجہ فرما ہوا

کہا یا الٰہی محبت تری
مرے دلمین اسوقت خالص ہوئی

سوا تیرے اب غیر کی یاد سے
مبرا کیا دلکو تیرے لئے

ابھی تک مگر تھا یہ باقی خیال
کہ لیجائے آگ بہرِ عیال

تو خالق نے یہ بات اوس سے کہی
عبارت تھی نعلین سے بس یہی

ہوا حکم نعلین اپنی اوتار
خیال اونکا دلمین نرکھہ زینہار

علایق جو ہین بس نکھا اونکا غم
ہو میری محبت مین ثابت قدم

روایت مین یون ہی کہ کہتا ہی سعد
کہا مین نے پھر شاہ سے اسکے بعد

کہ قرآن مین ارشاد رب العباد
جو یہ کاف ہا یا ہی پھر عین صاد

مجھے اسکی تاویل تبلائے
یہ کیا راز ہین آپ فرمائے

کہا سنکے یہ پانچ حرف ابجا
ہی یحییٰ نبی کے پدر کی دعا

کہ حق نے پئے سید المرسلین
لکھے درمیانِ کتاب مبین

یہ تفصیل و تصریح سن ماجرا | یہی اوس نے خالق سے کی تھی دعا
کہ اسمائے آلِ عبائے کرام | کرے اوسکو تعلیم ربِ انام
شدائد مین تا کام آئین یہ حرف | بلا و محن کر دین یہ کار شگرف
تو جبرئیل نے حسبِ ایمائے پاک | سکھائے اوسے آکے اسمائے پاک
وہ جب تک کہ منجملہ پنجتنؑ | محمدؐ علیؑ فاطمہؑ یا حسنؑ
زبان سے کیا کرتا تھا اپنا ورد | بھٹکتا نہ تھا رنج و غم دل کے گرد
مگر نام پاکِ امام حسینؑ | جو آتا تھا لب پر تو جاتا تھا چین
یہ ہوتا تھا جوش بکا و الم | سماتا نہ تھا اوسکے سینہ مین دم
غم دل گرفتہ نکلتا نہ تھا | دل اوسکا سنبھالے سنبھلتا نہ تھا
کیا آخر کار حق سے سوال | کہ آگاہ کر مجھکو اے ذو الجلال
کہ مین چار ناموں سے تو ہوں شاد | مگر اسکو جس وقت کرتا ہوں یاد

غم ورنج کا مجھپہ ہوتا ہی جوش — ہوا ے مصیبت اوڑاتی ہی ہوش

وہ ہوتا ہی اک جوش رقت مجھے — نہین ملتی رونے سے فرصت مجھے

خدا نی شہادت کا سب واقعہ — وہ غربت وہ کربت وہ جور وجفا

کہی وحی مین اوس سے سب روئداد — سر کاف ہا او ریا عین صاد

کہ ہی کاف سے سر کربلا — تو ہی بعد اوسکے ہلاکت کی ہا

ہی یا سے یزید ستمگر مراد — عطش صبر ہی عین ہی حرف صاد

وہ جبرئیل سے سن چکا جب خبر — چلا غم کا اک اژدہا بالاے سر

رہا کعبہ دلمین اسدرجہ سوز — نہ مسجد سے باہر گیا تین روز

کسیکو نہ آنے دیا اپنے پاس — اکیلا ہی رویا کیا بیحواس

مثال ابر کے اشکباری رہی — فزون برق سے بیقراری رہی

کبھی مرثیہ پڑھکے رویا کیا — یہ کہکر کبھی جان کھویا کیا

خدایا دل سیدِ انس و جان ۔ کہاں اور یہ دشتِ غربت کہاں

غضب ہے یہ آفت یہ رنج و بلا ۔ پئے خاطرِ اشرفِ انبیا

بہتّر وہ صد وہ اک جانِ زار ۔ وہ سوکھا گلا اور خنجر کی دھار

وہ شدت کی دھوپ اور بچونکی پیاس ۔ عزیزونکی لاشیں پڑیں آس پاس

وہ شبخوں کا دھڑکا وہ پاسِ خیام ۔ وہ لاکھوں کے جرگے وہ اک تشنہ کام

وہ گردن وہ سینہ وہ جبہ وہ سر ۔ وہ تیغ و سنان و خدنگ و تبر

یہ بیداد اللہ اکبر یہ طور ۔ یہ اک بھوکے پیاسے پہ ظلم و جور

کٹیگی جو خنجر سے وہ بوسہ گاہ ۔ محمدؐ کا احوال کیا ہوگا آہ

غمِ قتلِ فرزند مین زار زار ۔ وہ روئیگا مانندِ ابرِ بہار

خدایا یہ آفت علی کے لئے ۔ مصیبت یہ اپنے ولی کیلئے

دلِ خستۂ فاطمہ اے خدا ۔ مصیبت مین یون جب ہو مبتلا

تڑپکر زمین پر گریگی کبھی — وہ نالون پہ نالے کریگی کبھی

جو لختِ جگر کا تنِ چاک چاک — وہ دیکھیگی کیونکر نہوگی ہلاک

کبھی لیکے خونِ شہیدِ حزین — لگائیگی بالائے روے جبین

یہ کیا غم ہی یارب یہ کیسا الم — سنا بھی نہ تھا ابتک ایسا الم

کوئی دم مین ہوتا ہی سودا مجھے — نہین تاب اب غم کی اصلا مجھے

خلش کیون نہ دلکو ہو مد نگاہ — مجھے ایک نشتر ہی ہر آمد آہ

دمِ تیغ ہی یا دمِ سرد ہی — ہوئے دلکے ٹکڑے غضب درد سے

پڑی اس مصیبت پہ جسدم نگاہ — ہوا میری آنکھونمین عالم سیاہ

کوئی چیز عالم کی بھاتی نہین — یہ آب و ہوا اب خوش آتی نہین

بجھا کر جلاتا ہی سوزِ درون — بتا یا الہی مین اب کیا کرون

تسلی دل زار پاتا نہین — الٰہی مجھے صبر آتا نہین

یہ لکھکر ہوا حسرتِ آہ دبکا — کبھی شکل بسمل تڑپنے لگا
کبھی خوب دل کھو کے زار زار — وہ رونے لگا شکل ابر بہار
جو آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے — تو مردم سمندر کو پٹکنے لگے
وہ جا تنگ ہو نالے کئے متصل — کہ دل ہل گئے سننے والونکے دل
کہا پھر کہ ای خالقِ ذو الجلال — ڈھلی دوپہر اور آیا زوال
بہار جوانی خزان سب ہوئی — تصور رہند ھا سرگرانی ہوئی
بڑھاپے مین کر میری دلکو جوان — پسر دکہ ہو انبساطِ جہان
تر و تازگی باغِ امید پائے — کہ نخلِ کہن سے ثمر ہاتھ آئے
سراپا ہو رشکِ گل نسترن — پھڑک جائے مثل عنادل بدن
عطا کر وہ الفت بہم یکدگر — کہ یک جان دو قالب کہین سب بشر
جدائی نہ باہم ہو شام و سحر — رہین شکل آئینہ پیشِ نظر

ہر اک وقت دیکھوں رخِ رشکِ ماہ
کہ پیری میں بڑھ جاے نورِ نگاہ

غرض اوس نے بیحد کیے التجا
محبت ہو اس بندہ کو اے خدا

عطا ہو جب ایسا پسر گلعذار
تو اوس پر مصیبت پڑے بیشمار

کہ ہو یہ دلِ نوحہ گر پاش پاش
مرا ہے چھری ہو جگر قاش قاش

کہ جسطرح ایکدن محمد رسول
ہوئے قتلِ فرزند ہو دل ملول

اوسیطرح مجھکو بھی داغِ پسر
کرے مبتلا غم میں شام و سحر

ہوئی ختم جب یہ دعا ایکبار
ہوا نخل امید کا بار دار

جو خالق نے یحیے کو پیدا کیا
تو ماں باپ کو اوسنے شیدا کیا

یہانتک کہ یحیے علیہ السلام
ہوے ابنِ زہرا علیہ السلام

شہیدِ جفا و ستم ہو گیا
پدر مورد درد و غم ہو گیا

مطابق تھے یحیے کے حالات بھی
بحالاتِ ابنِ علیِ ولی

رہے بطن مین جبکہ ہفتہ تلک — حسینؑ اور تجھسے نہین اسمین شک

کیا عرض پھر صاحب الامر نے — کہ امت امام اپنا کسواسطے

مقرر نہین کرتے اے شاہ دین — دلیل اس تعرض پہ ہی یا نہین

کہا شہ نے مجھسے کہ اے نیکنام — بنائیگی امت جسے خود امام

وہ مصلح ہو یا مفسدِ عالمین — وہ ہو نیک یا بد بروی زمین

کہا شہ نے ہو جس سے اصلاحِ حال — کہا شہ نے ممکن نہین یہ مجال

کہ امت کریگی جسے انتخاب — نہین اوسکا معلوم عیب و صواب

نہین اوسکے انجام سے آگہی — نہین علم غیب آشکارا کبھی

نہین جانتے مطلقا بےخبر — کریگا وہ دنیا مین کیا عمر بھر

یہ امت پہ کسطرح ثابت ہوا — بھلا کسطرح یہ کھلا مدعا

کہ ہی کون سی بات مین کد اوس سے — ہی مد نظر خوب یا بد اوسے

کہا حق کب ہیں پہنچاتے — جو ہو اوسکے دلمین نہین جانتے

یہان کام ایسے بھی تنہا ہر جہے — کہ مصلح ہر ایک اپنے جیسے جان کے

کیا برگزیدہ بنایا امام — مگر دیکھ اے سعد فعلِ عوام

وہی آخر کار مفسد ہوا — بنایا تھا جو اجماع سے پیشوا

ہی تعیین امت مین علت یہی — سن اک اور بھی تو دلیلِ قوی

کرے عقل تیری جسے جو قبول — جہان مین جو خالق نے بھیجے رسول

اونھین سارے عالم سے افضل کیا — کتابون کو اون سب کی اکمل کیا

کیا وحی سے پھر اونھین سرفراز — کھلے سب ہدایت کے راز و نیاز

اونھین اپنی امت کا ہی اختیار — یہ امت سے بہتر ہین دانائے کار

از انجملہ موسی و عیسی اگر — کسیکو سمجھکر جو مومن بشر

تمام اپنی امت سے بہرِ صواب — برغبت کرین اختیار انتخاب

کسیکو بھلا ہے ہتر ہو گا یقین کہ نکلے منافق وہ ہر دو گزین

کہا مین نے ہو گا نہ ہرگز گمان منافق ہو تھا اونکا ایمان

کہا شہ نے جب سعد سے یہ سنا کہ موسیٰ نے از روے وحی خدا

یہ چاہا ہے جسنے اپنی دانست مین بخوبی سمجھتا ہو مومن جنھین

کرتا ساتھ لیجاے وہ طور پر بحکم خداوند شام و سحر

غرض ہر طرح جملہ افراد سے تمامی قبائل کے زہاد سے

چنے ابن عمران نے شیر جوان نہ تھا سقم کا جنپہ ہرگز گمان

مگر عاقبت ہی یہ مشہور عام کہ وہ سب منافق تھے مومن بنام

خدا نے یہ سب قصہ المختصر ہے فرمایا قرآن مین بہر خبر

غرض اونکے دل کا ضلال نفاق نہ موسیٰ پہ ثابت تھا بالاتفاق

جنھین نیک کردار سمجھے کلیم سراپا وہ بدکار نکلے لئیم

پیمبرؐ کے جب منتخب ہون خراب
پھر اجماعِ امت کا کیا انتخاب

کہ احوال دل سے کسی کے کبھی
نہین کوئی آگاہ فی الواقعی

حقیقت بہر حال آئینہ تھی
بند حجاب تصور تو قلعی کھلی

کرے وہ معین امامِ زمان
جو ہو واقف آشکار و نہان

کہا سعد سے شہ نے اے متقی
مباہات سے تھا جو کہتا یہی

کہ ہمراہ اپنے رسولِ خدا
جو بوبکر کو غار مین لے گیا

یہ مدِ نظر تھا کہ مارا نجائے
خلافت مرے بعد تا ہاتھ آئے

مگر تو نے اس افترا کا جواب
دیا کیون نہ اے سعد اوسکو شتاب

تمھین کہتے ہو کہ گئے تھے نبی
کہ مدت خلافت کی فی الواقعی

مرے بعد دنیا مین ہے تیس سال
کریگا کم و بیش کم ذو الجلال

عدالت سے تمنے اونھین تیس کی
ہے چارون خلیفہ پہ تقسیم کی

تمھارے ہی دلمین ہی ظن عجب
کہ چارون خلیفہ تو برحق ہین سب

تو پھر کیون شب غار مین مصطفا
نہ ہر ایک کو ساتھ لیکر چھپا

نظر اپنے کہنے پہ کر تو سہی
مذمت پیمبر کی ثابت ہوئی

کہ تینون خلیفہ جو باقی رہے
قصور اونکے حق مین نبی نے کیے

سبک جانکر اونکے حق سب کئے
عداوت سے ضائع کئے سب نبے

کہا پھر کہ ای سعد نیکو صفات
مخالف جو تیرا یہ کہتا تھا بات

عمر کے ابوبکر کے واسطے
برغبت تھا اسلام یا جبر سے

نہ کیون سعد تو نے یہ اوس سے کہا
برغبت تھا پر طمع کے ساتھ تھا

جو باطن مین تھے پیرو ان یہود
طمع اونکو عارض ہوئی بہر سود

یہہ دونون نے حال شہ مرسلان
سب اونسے کیا تھا جو مخفی بیان

یہہ دونونکا صدق تھا ونیہ حالی ہوا
دم بعثت سید الانبیا

بظاہر مسلمان ہوئے اسلئے / کہ ہمکو کہین کی حکومت ملے

مگر فی الحقیقت جو تھے برخلاف / ہوا دل کا آئینہ ہرگز نہ صاف

حکومت کہین کی نہ جبدم ملی / وہ جوہر نکالے کہ قلعی کھلی

ملے جا کے اشرار سے بیخطر / کیا قصد آزار خیر البشر

سر کوہ ہمراہ اہل نفاق / جہان پیکے ڈھلکائے بالاتفاق

کہ تا اشتر شہسوار براق / گرے رم کرین احمد بے نفاق

وہین خالق عالم الغیب کا / ہوا حکم جبرئیل کو جلد جا

بچا شر اعدا سے گر حفظ تو / نہ پہونچائین ایذا کہین زشت خو

یہ سنتے ہی جبرئیل مانند طیر / ہوئے حکم خلاق سے گرم سیر

کہا صاحب الامر نے کر نگاہ / عجب انکا اسلام ہے واہ واہ

یہ دونون ہین مانند طلحہ زبیر / طمع ہے طمع نام ایمان بخیر

ع۲ ذرہ مین چوہل مل کے دبا دیا + برابر سے دبوچکو ڈھلکا دیا +

اونھون نے پئے نفعِ دارِ فنا | تھی جسطرح کی بیعتِ مرتضیٰ
میسر نہ جسدم حکومت ہوئی | وہین پھر گئے نقضِ بیعت ہوئی
خروجِ دجل کے ہوے مرتکب | لگے دین و دنیا سے وہ مضطرب
یہانتک رہا بابِ ارشاد باز | کہ ہمراہ والد پڑھائی نماز
ہوئے صاحب الامر رونق فزا | مین اپنے مکان کو وہان سے چلا
ملا ابن اسحاق مابین راہ | پریشان و گریان بحال تباہ
کہا مین نے کیا حال ہے ای جوان | سبب آہ و زاری کا کر تو بیان
کہا مین وہ جامہ جو لینے گیا | بہت چھان مارا نہ پایا پتا
وہ ہدیہ جو تھا پاس گم ہو گیا | مین کھویا گیا جب سے وہ کھو گیا
کہا مین نے ہرگز نہ تو فکر کر | یہ آقا سے جا کر ابھی ذکر کر
گیا ابن اسحاق گریان کمال | مگر آیا ہنستا ہوا خوش خصال

پے آل اطہار خیر الانام — زبان وقفِ ذکرِ درود وسلام

کہا دیکھہ آیا ہون جا ما وہی — تہ پاے اقدس ہی بچھا وہی

اوسی پہ ہین مشغول ومحو نماز — قدم سے ضعیفہ ہوئی سرفراز

یہ سنکر کہا مین نے شکر الخدا — مگر جب تلک سامرے مین رہا

ہوا حاضر بارگاہِ امام — بلا ناغہ ہر وقت ہر صبح وشام

رہا صاحب الامر سے فیضیاب — زیارت مین پائی شرف بیحساب

مگر وقت رخصت جو پیش حضور — گیا مین مع احمد ذی شعور

تھے اور ساتھہ میرے دو مرد کہن — خردمند دیندار قمی وطن

کہا پہلے احمد نے بعد از سلام — کہ مین کیا کہون ابن خیر الانام

یہان سے مرا کوچ نزدیک ہی — جہان میری آنکھومین تاریک ہی

ہی آقا بہت شاق دوری تری — کہان مین کہان پھر حضوری تری

خدا سے یہ ہی مدعا و مرام | کہ نت بھیجے ہمیشہ درود و سلام

ترے جد امجد پہ شام و سحر | ترے والد ماجد پاک پر

محمد سر و سرور مرسلین | علی ولی شاہ دنیا و دین

تری والدہ پر ترے باپ پر | حسن پر جو ہین عم والا گہر

جو ہین بہترین جوانان خلد | بہار عذار خیابان خلد

ترے جملہ آبائے اطہار پر | امامان اولاد خیر البشر

اسیطرح پھر تجھپہ ای شاہ دین | پسر پر ترے پھر ہمیشہ یونہین

خدا سے طلبگار ہون مین یہی | رہے اوج پر شان فتح تری

ہمیشہ ترے دشمنون کو خدا | کرے ذلت و حزن مین مبتلا

مرا دیکھنا یہہ نہو آخری | نہو فوت مجھ سے زیارت تری

جو اوسکی زبانی سنا یہ کلام | جھڑی لگ گئی ابسار سے امام

ہوئے اشک جاری علی الاتصال
کہا ابن اسحاق سے یہ مقال

نکل بس دعائیں زیادہ طلب
کہ تو اس سفر مین بفرمان رب

کریگا یقیناً جہاں سے سفر
ترا دار رحمت مین ہوگا گذر

مقرر تو مر جائیگا اے سعید
شب قبر ہوگی تجھے روز عید

سنا جب یہ احمد نے انجام کار
ہوا پہلے بیہوش وہ بیقرار

ذرا غش سے جب افاقہ ہوا
کہا شاہ سے اے مرے مقتدا

برائے خدا بہر خیر الوریٰ
یہی آپ سے ہے مری التجا

سرافراز و ممتاز فرمائیے
کفن مجھکو یا شاہ دلوائیے

وہین ہاتھ لیجا کے مسند تلے
دئے اوسکو تیرہ درم شاہ نے

کہا خرچ مت کر کچھ اسکے سوا
سفر مین یہی زاد رہ ہے ترا

مگر تو کفن کا جو طالب ہوا
تجھے وقت پر وہ پہونچ جائیگا

کبھی اجر نیکون کا رب انام
نہین کرتا ہی ضایع ای نیک نام

چلے شاہ سے ہو کے رخصت جو سب
رہے تین فرسخ پہ حلوان مین شب

ہوا تب سے احمد کا تغیر حال
ہوئی یاس و امید سہل و محال

بلایا اوسے جلد اپنے قرین
جو تھا مرد قمی وہانکا مکین

کہا بعد ساعت کہ جاؤ اوٹھو
مجھے اب اکیلا یہین رہنے دو

وہانسے بس اکبار ہم سب اوٹھے
جہان تھی جگہ اپنی اپنی گئے

رہا رات بھر انتظار سحر
دم صبح کافور آیا نظر

جناب حسن عسکری کا غلام
سرو افسر زنگ کافور نام

کہی آتے آتے یہ ہم سب سے بات
تمھین صبر دے خالق کائنات

کیا ہی جو غم ابن اسحاق کا
تمھین عاقبت اجر دیگا خدا

جو مین اوسکو غسل و کفن دیچکا
چلو ملکے سب دفن کردو ذرا

کہ تھا چشم موتی مین منظور وہ — یہ کہکر ہوا جلد کافور وہ

اوٹھے ہم غم و رنج کھاتے ہوئے — کیا دفن احمد کو جاتے ہوئے

سنو طفل اشک غم وخرمی — ازل سے ہے شادی وغم توامان

حسن عسکری نے کیا انتقال — ہوا مسند آرا امام زمان

الٰہی حجاب جدائی اوٹھے — کہان مور پائے سلیمان کہان

محمد بن بابویہ اس مثال — زبانی ابو الادیان کے لکھتے ہین حال

کہ پیش جناب حسن عسکری — ہین رہتا تھا حاضر پئے چاکری

لکھا کرتا تھا خط جو آقا مرا — وہ لے لیکے جاتا تھا مین جا بجا

یہانتک کہ اک روز پیش امام — کیا حسب عادت مراہی سلام

تو دیکھا کہ ہین اوس مرض مین حضور — کیا جسمین محنت سرا سے مرور

اطاعت سے سرگرم پاکر مجھے — کئی خط مدائن کو لکھکر دیے

کہا پندرہ روز کے بعد تو
کریگا سوے سامرہ اپنا رو

وہان سے پلٹ کر جو تو آئیگا
سنے گا مرے گھر سے شور و بکا

سمجھنا یہ سنکر وہ شور حزین
مجھے غسل دیتے ہین اندوہگین

کہا مین نے سید مین تجھپر فدا
کھلا ہوگا واقع جو یہ واقعا

تو پھر اس امامت کا سب کار وبار
زمانے مین پائیگا کسپر قرار

کہا شہ نے ہوگا وہی کامیاب
طلب جو کرے ان خطونکی جواب

وہی ہے وہی ہے امام زمان
وہی ہے وہی پیشواے جہان

کہا مین نے اے شاہ فرمانروا
کوئی دوسری بھی علامت بتا

بتایا اوسے شاہ دین نے یہ راز
پڑھے گا مری نعش پر جو نماز

کہا مین نے کچھ اور فرمائیے
تشفی بہر طور فرمائیے

کہا شہ نے جو کوئی دے یہ خبر
کہ ہے تیری ہمیان مین یہ قدر زر

یہ سن سنکے مین غم سے مر مر گیا
وہ عبرت سی چھائی کہ دُر دُر گیا

جو پھیر رعب غائب سے اسقدر
نہ کچھ پوچھنے پایا بار دگر

کہ ہمیان وہ کونسی ہی بتا
امامِ زمان دیگا جسکا پتا

چلا دم بخود مین برنج و تعب
دیئے نامے اہلِ مدائن کو سب

لئے سب جواب اُولٹے پاؤن پھرا
ہوا سامرہ مین گذر جب مرا

تو تھا روز ماتم وہی جب حکم
تحیر مین مین رہگیا صم و بکم

جو وارد ہوا تھا دربارگاہ
سنا گھر سے اک نالۂ و شور آہ

در پاک تھا مجمع شیعیان
عزادار مشغول آہ و فغان

وہ جعفر ہی کذاب جسکا لقب
بظاہر غمین باطناً با طرب

وہ بس فارغ البال بالا سے در
ہجوم موالی مین تھا جلوہ گر

کہ ہر شیعہ نے کرکے اسکو سلام
پئے انتقالِ امامِ انام

اوسے جب برادر کا پرسا دیا — امامت کی بھی تہنیت کی ادا

یہ سنکر کیا مین نے آخر خیال — امامت کا یا رب ہوا کیا مآل

امامت کے لایق یہ فاسق نہ تھا — کہ دیکھا ہے مین نے اسے بارہا

بشغل قمار و بشرب خمر — کٹی ناچ گانے مین شام و سحر

غرض مین بھی نزدیک اوسکے گیا — کیا تعزیت تہنیت کو ادا

ولیکن نہ اوس نے کیا کچھ خطاب — نہ پوچھا نہ مانگے خطونکے جواب

کہ اتنے مین خادم ہوا اک پدید — شہیر و مسلے باسم عقید

ہوا آکے جعفر سے گرم سخن — کہ چل شہ کو پہنا چکے اب کفن

یہ سنکر مع زمرۂ حاضرین — ہوا داخل خانۂ جعفر وہین

جو پہونچا تو تابوت آیا نظر — کہ تھا اک طرف صحن مین جلوہ گر

اوسے دیکھتے ہی بہت خوش ہوا — بنا آتے ہی آتے خود مقتدا

کیا قصد تکبیر اوّل کہی
کہا بخت نے دلکی دلمین رہی

برآمد ہوا پردیسے ایک طفل
امامت کے لائق عجب نیک طفل

وہ نام خدا گندمی رنگ رو
وہ دندان کشادہ وہ پیچیدہ مو

کہا دوش سے بس دیا پھینککر
خبر دار ای عمو بے خبر

مین اس امر کا ہون سزاوار اب
تو پیچھے کھڑا ہو بحد ادب

یہ سنکر اوڑا ر دہی جعفر سے رنگ
کہ داب امامت سے ہو ہو گی تنگ

نہ کچہ کہہ سکا وہ نہ کچھ کر سکا
ہوا سر نگون پیچھے ہٹ کر کھڑا

پھر اوس طفل ذی باپ کی نعش پر
نماز جنازہ پڑھی بے خطر

کیا دفن پھر تربت اک بنگئی
بہ پہلوے قبر علی نقی

ہوئی دفن سے جب فراغت اوسے
کیا مجھسے ارشاد اب مجھکو دے

جو ہین پاس تیرے خطونکی جواب
دئے مین نے سب لے تامل شتاب

کیا دل نے میرے یہ اوس دم بیان ۔ بتا سے تھے حضرت نے جو جو نشان

یہ اوس میں سے دو امر ظاہر ہوئے ۔ پر اک بات باقی ہی اب دیکھیے

تفکر میں تھا میں انفکر تا مال ۔ تو میں باہر آیا تو دیکھا یہ حال

یکا یک ہوئی کثرت شیعیان ۔ ہوے اہل قم وارد آستان

اگر سب ہی جمع یا ہی حال امام ۔ ہوی سنتے ہی انتقالِ امام

جو پوچھا امامت ہی اب کسکی ہاتھ ۔ اشارہ کیا سب نے جعفر کے ساتھ

وہ سب تعزیت پہلے لائے بجا ۔ امامت کی پھر تہنیت کی ادا

کہا پھر کہ اے جعفر باخبر ۔ ہی کچھ مال کچھ خط ہی لیے مگر

بتا پہلے کس کس نے ہیں خط لکھے ۔ وہ سب مال کتنا ہی بتلا تو دے

سنی جبکہ جعفر نے ایسی گھڑی ۔ ہوا زرد بس چہرہ جعفری

ندامت سے بولا کہ یہ کیا کہا ۔ مجھے مفت لوگوں نے رسوا کیا

کہ مین پوچھتے غیب کی واردات ۔ سناتا ہون بنتی نہین کوئی بات

گذر اتنے مین اتفاقاً ہوا ۔ وہان خادم صاحب العصر کا

کیا اوسنے آکر نہان کو عیان ۔ وہ خط ہی فلان کا وہ خط فلان

وہ ہمیان جسمین زر دے شمار ۔ ہزار اشرفی لائے ہو سکہ دار

بلمع کی بے شبہہ اوسمین ہین دس ۔ سراسر حوالہ کرو مجھکو بس

تو سب نے بلا وقفہ وہ خط و مال ۔ دیا اوسکو سب بچھر کیا یہ مقال

کہ تو جس کسی کا فرستادہ ہی ۔ امام زمان اب وہ شہزادہ ہے

بوالادیان یہ کہتا ہی مین نے کہا ۔ کہ اب تیرا امر بھی کھل گیا

غرض دیکھ سنکر یہ سب ماجرا ۔ وہانسے وہ کذاب جعفر چلا

غروشان گیا معتمد کے قرین ۔ جو اوسوقت تھا بادشاہ زمین

سنایا سب احوال فریاد کی ۔ ہوا خوب برہم وہ سلطان بھی

کئی خادمون کو معین کیا — امام زمان کا تجسس رہا

مگر اتفاقات سے پھنس گئی — کنیز جناب حسن عسکری

کہ جس صاف طینت کا صیقل تھا نام — دل آئینۂ روے حب امام

کہا معتمد لنے یہ کرکے طلب — بتا ہی کہان صاحب الامر اب

کیا اوسنے انکار اظہار سے — مگر حفظ خان حزین کیلیے

پیے رفع ظن و زبان ضرر — کہا کچھ تو قہر الہی سے ڈر

مری قتل کا تو نکر حوصلہ — کہ ہون اپنے آقا سے مین حاملہ

کہا معتمد نے یہ سب سے کہ ہان — ہی ابن شوارب جو قاضی یہان

وہان لیکے جاؤ کہو بے خطر — اسے بعد وضع جنین قتل کر

بجا لاے یہ حکم سب تابعین — ہوئی قید قاضی کے گھر وہ حزین

وہ یحیی کا فرزند عبد اللہ ایک — جو تھا معتمد شہ کا دستور نیک

کہ تھا معتمد کا بڑا معتمد — سفر کر گیا سوے دار ابد

پھر اتنے مین بصرہ مین سلطان زنگ — ہوا فوج آرا پئے عزم جنگ

سنا اوسکو جیدم وہان مستعد — ہوا دست پاچہ یہان معتمد

زبردست وہ تھا تو یہ زیردست — کہ تھا نشئہ بادۂ زر سے مست

نہ بن آئی تدبیر آیا وبال — پھری اوسکی تقدیر چھایا زوال

ہوا ہوگئے ہوش سبکے تمام — گئی اپنے گھر وہ کنیز امام

روایت یہ پھر شیخ طوسی سے ہے — رشید خردمند فرخندہ پے

بیان مجھہ سے کرتا تھا انجام کار — مجھے اور دو شخصونکو ایکبار

بلاکر خلیفہ نے فرمان دیا — تم اصطبل سے دو دو لو یابو

چڑھو ایک پر ایک کوتل رہے — ہوا یا وپائی مین بیدل رہے

بتعجیل ہو سامرہ کو روان — فلانے محلے مین ہے اک مکان

وہ درگاہِ حضرت حسن عسکری — بتاؤن نشانی سنو دوسری

درِ پاک پر اک غلامِ سیاہ — ہے دربانِ درگاہِ گردون پناہ

چلو رپر جس وقت پہونچو وہان — تو اندر چلے جاؤ بیخوفِ جان

جسے گھر مین جاتی ہوے پاؤ تم — کے واسطے اوسکا سر لاؤ تم

تو ہم تینون فوراً بجالاے کام — ہوے جانبِ سامرہ تیز گام

غلامِ سیہ ایک در پر ملا — کمر بستہ تھا بیٹھا ہوا

کیا ہم نے جاتے ہی اوس سے سوال — کہ ہے کون گھر مین بتا جلد حال

کہا صاحبِ خانہ ہوگا یہان — ہوا ملتفت پھر نہ کچھ وہ جوان

یہ کہہ سنکے ہم گھر مین داخل ہوے — لگین کی تجسس پہ مائل ہوے

جو آگے بڑھے ہمکو آئی نظر — عجب بارگاہِ پسندیدہ تر

زمین نور کی ایسی دیکھی نہ تھی — کہے جسکو عرشِ علا عرش بھی

عجب اک سراپردۂ نور تھا — وہ اک پردۂ دیدۂ حور تھا

کہ گا ہے کسی نے بچشمِ خیال — جہاں میں نہ دیکھا ہوا وسکی مثال

سراپا مرصعِ جواہر نگار — کواکب سے جیسے فلک نور بار

جدھر رخ کیا باب حیرت کھلا — نہ تھا گھر میں کچھ غیر نامِ خدا

درِ خاص تک لیگئی سرکشی — جو پردہ اٹھا تو حقیقت کھلی

کہ اک بحرِ حیرت میں غواص ہوش — کہ اک بحر ذخّار کرتا تھا جوش

جو کی حجرے کی منتہا پر نگاہ — ہوئی عقل حیران کار آگہ

سرِ آب بچھا ہوا بوریا — کھڑا اوسپہ اک عابدِ بیریا

شہِ دین و دنیا و دانائے راز — حضوری سے مشغول صرفِ نماز

بڑھا ہم میں سے ایک ناآشنا — ہوا داخلِ حجرۂ پر ضیا

بہت ڈوبا اچھلا جو جانے لگا — قدم رکھتے ہی غوطے کھانے لگا

عجب تہلکے مین پڑا یہ خبر — مرے ہاتھہ اوسکا آیا مگر

رفیقِ دوم بھی بہ ناگاہ پھر — ہوا داخلِ حجرۂ شاہ پھر

اوسیطرح بے دست و پا ہوگیا — گرفتارِ موجِ بلا ہوگیا

اوسیطرح پھر ہاتھہ آگیا — بچا ڈوبتے ڈوبتے مبتلا

ادھر ہم پریشان بحالِ تباہ — اودھر مطمئن شاہِ گیتی پناہ

تھکے جب کہ ہم فکر و تدبیر سے — ہوی معترف اپنی تقصیر سے

ہوے عذرخواہی مین رطب اللسان — کہا اے خدیوِ زمین و زمان

نہ تھا ہمکو معلوم انجام کار — حقیقت سے آگہ نہ تھے زینہار

نہ حضرت کو ہرگز تھے پہچانتے — خدا جانتا ہے نہ تھے جانتے

کہ جاتے ہین بیساختہ کسکے پاس — سراپا خطا بی ادب بے ہراس

پشیمان و نادم ہین ڈرتے ہین ہم — شہنشاہِ دین توبہ کرتے ہین ہم

بہت ہمنے باتین بنائین مگر / کسیطرح وہ سیّدِ بحر و بر

سرِ مو نہ ہمسے مخاطب ہوا / رہا دلسے مشغولِ ذکرِ خدا

کیا پہلے ہم سب نے ملکر خروش / ہوے رعب مین آکر آخر خموش

نہ ہیبت سے باقی رہا دم مین دم / بمشکل کیا ہوش کیطرح رم

خلیفہ کے پاس آے طے کرکے راہ / کہ تھا چشم بر راہ وہ روسیاہ

جو دیکھا سنا تھا بیان سب کیا / کہا اوسنے اب یہ بتاؤ ذرا

کسی آدمی سے یہانتک کہین / ہوئی تھی ملاقات بھی یا نہین

جو دیکھا ہی تمنے کہین کچھ کہا / وہ بولے کہ ابتک نہین کچھ کہا

خلیفہ یہ بولا کہ ہرگز کبھی / زبان تک نہ آئے کوئی حرف بھی

خبردار کرنا تم اخفاے راز / اگر ہوگیا کچھ بھی افشاے راز

نہ تم سب بچوگے کہین زینہار / کرونگا تمھین قتل انجام کار

غرض جب تلک شاہ زندہ رہا ‌ ‌ ‌ نکر سکتے تھے ہم بیان ماجرا
کلینی مین راوی ہین لکھہ گئے ‌ ‌ ‌ کہ عباسیون کے سپہدار تھے
سنا مین نے اک شخص سیما تھا نام ‌ ‌ ‌ خلیفہ کے بندون مین تھا جو غلام
حسن عسکری سرورِ انس و جان ‌ ‌ ‌ پہانسے گئے جبکہ سوئے جنان
وہ آیا درِ خانۂ شاہ پر ‌ ‌ ‌ گرایا درِ پاک کو توڑ کر
امامِ زمان حجتِ کردگار ‌ ‌ ‌ خدیو جہان صاحبِ اختیار
یکایک نظر آئے اس شان سے ‌ ‌ ‌ کہ تھے ہاتھہ مین اک تبرزین لئے
یہ فرمایا سیما سے کیون اے شریر ‌ ‌ ‌ ہوا کسلئے میرے درپے شریر
لرزنے لگا رنگِ رخ اوڑ گیا ‌ ‌ ‌ کہا مین تو واللہ واقف نہ تھا
یہ کذاب جعفر کہے تھے افترے ‌ ‌ ‌ کہ اب آپ کے والدِ پاک سے
نہین کوئی فرزند باقی رہا ‌ ‌ ‌ مین جاتا ہون یہ گھر ہی گھر آپکا

یہ کہکر ہوا اپنے گھر کو رواں | علی ابن قیس اب ہی کرتا بیاں

سرِ راہ اک روز مجھکو کہین | ملا خادمِ شاہِ دنیا و دین

کہا اوس سے تحقیق یہ ماجرا | کہا سنتے ہی تجھ سے کسنے کہا

کہا اک خلیفہ کا تھا لشکری | یہ روداد سب مین اوس سے سنی

اوسی نے یہ مجھسے کہی سرگذشت | کہا واقعی ہی یہی سرگذشت

حقیقت سے آگہ ہین دیوار و در | کہ مخفی نہین رہتی کوئی خبر

سنو مین علاماتِ رجعت لکھون | سراپا جہاد و تسے لڑجای جان

زمانے مین جب تک ہو مد نظر | تماشاے عہدِ امامِ زمان

حدیثِ مفضل سے ہو باغ باغ | دماغِ سبک روحی داستان

بصائر مین ابن سلیمان حسن | یہ تصریح و تفصیل ہی حرف حرف

کہ گویا ہوا راوی معتبر | جنابِ مفضل عمر کا پسر

کیا ایکدن مین حضورِ امام
بلے مجھکو صادق علیہ السلام

کہا مین نے حضرت سے فرمائیے
مجھے رازِ مخفی یہ بتلائیے

کہ وہ قائمِ آلِ خیر الانام
جو ہے دورۂ آخرین کا امام

کہ سب لوگ ہین جسکے امیدوار
بہت جسکے آنیکا ہے انتظار

وہ مہدیِ دین ہادیِ انس و جان
جو ہے صاحب العصر آخر زمان

کریگا وہ کب بعدِ غیبت ظہور
کوئی وقت ہوگا معین ضرور

تو مجھسے یہ گویا ہوے شاہِ دین
کہ زنہار تعیین ممکن نہین

خدا نے کبھی از پئے امتحان
نہ فرمایا وقتِ معین بیان

وقوعِ قیامت مین جو آیتین
بیان کی ہین خالق نے قران مین

ظہور اوسکا ہے سب سے ظاہر تمام
ولیکن نہ مانے مین جو مرد خام

معین کرے وقت اوسکا ذرا
شریک خدا ہے تو مشرک ہوا

مفضل نے سنکر کہا اے حضور
سنون کچھ تو حالِ شروعِ ظہور

کہ کسطرح پیدا ہوگا ظاہر کہان
زمانے مین پہلے امامِ زمان

کہا شاہ نے دفعتہً بے خبر
نمودار ہوگا وہ رشکِ قمر

فلک سے منادی بجدِ ادب
بتا ویگا سب نام کنیت نسب

خلایق پہ اتمام حجت کرے
وہ حجت کہ ہمنے خدا کے لئے

ہر اک طرح کی لازم و اختیار
مفضل مشرع پہ چلے آشکار

جو حالات تھے سب بیان کر دے
علاماتِ رجعت عیان کر دے

کیا نام و کنیت کا اکثر بیان
بسانِ جنابِ شہ مرسلان

کوئی شخص تا یہ نہ گا ہے کہے
کہ نام و نسب ہم نہ تھے جانتے

خدا سب پہ حضرت کو غالب کرے
مثال اسکی ثابت ہے قرآن سے

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ

کہ اے محمد بآئینِ حق — مسلط ہو تو سب پہ بادینِ حق

وہ سب گو کہ مشرک ہون جو روئے زمین — کرامت لئے بیٹھے روئے زمین

خداوند عالم کی دیکھو کتاب — کیا دوسری آئے مین پھر خطاب

قَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّٰهِ

کہ یعنی کرو جہد و کوشش مدام — پئے قتل اعدا کرو اہتمام

نہ تا فتنہ و کفر باقی رہے — کہ ہو دین بالکل خدا کیلئے

کہا شاہ نے پھر خدا کی قسم — جو غیبت سے رکھیگا باہر قدم

کریگا وہ ہر دین و مذہب سے دور — ہر اک طرح سے اختلاف و فتور

رہے دین حق سارے عالم مین ایک — نہ ہو نیک مین ہر نہ بد مین ہو نیک

زمین مذہب حق سے معمور ہو — نفاق جہان یکقلم دور ہو

بجز دین حق پھر سمی رسول — نہ دین اور کوئی کریگا قبول

یہ قرآن سے ہمکو ثابت ہوا | کہ فرماتا ہی اسطرح سے خدا

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ

کہ یعنی اگر کوئی غفلت شعار | کرے غیر اسلام دین اختیار
ذلیل اور مردود ہووہ فضول | نہ ہو دین اوسکا وہ ہرگز قبول
خطاوار وہ ہی جو قاصر رہے | بروز قیامت وہ خاسر رہے
یہ پوچھا مفضل نے پھر یا امام | کہ غیبت مین وہ شاہ معجز کلام
شب و روز کس سے کریگا خطاب | وہان کون اوس شہ کو دیگا جواب
وہ بولے فرشتے کرینگے کلام | دیا مومن جن و انسان تمام
جو ہین نائب و معتمد آپ کے | سنین گے وہ سب امر و نہی آپ کے
کہ پہونچائین تا شیعونکو جا بجا | یہ ہی امر و نہی ہی مطلقا

کہا پہر مفضل خدا کی قسم ہم اوسوقت گویا ملا بیش و کم

اوسی خاتم الاوصیا کو ہمین مگر دیکھتے ہین بچشم یقین

کہ بردِ جنابِ رسولِ امین ہے زیبندۂ دوش شاہ مبین

جو سر پر عمامہ ہے زرد آپ کے تو نعلین احمد ہین پہنے ہوئے

وہی دستِ اطہر مین ہے جلوہ گر عصائے کفِ پاکِ خیر البشر

لئے ہین جلو مین کئی بکریان نہوتا کسی اجنبی پر عیان

غرض ان نشانون سے شاہِ زمن جو کعبہ مین ہوے جا جلوہ فگن

وہان آکر اتنا کرے وہ قیام کہ تا رات ہو سوئین سب خاص و عام

تو جبرئیل و میکال پہر اوسطرف صفوفِ ملایک لئے صف بصف

کرین اوسپہ حکمِ خدا سے نزول کہے بڑہکے جبرئیل مجرا قبول

کہ آقا مری ہے تری بات بات پسندیدۂ خالقِ کائنات

ترا حکم جاری ہی شام و سحر — زمانے مین ہر کل پہ ہر جز و پر

اِمامِ زمان اس حکایت کی ساتھ — پھر ائیگا وے مبارک پہ ہاتھ

کہیگا کہ لازم ہی شکرِ خدا — کیا اوسنے وعدہ ہمارا وفا

زمینِ بہشتِ برین کو ہمین — سراسر دیا ملک و میراث مین

جہان دل مین آئے کرین تا قیام — زمین و زمان مین ہم اپنا قیام

پئے مردم دوستدارِ خدا — زبس نیک ہی مرد کارِ خدا

یہ ارشاد فرما کے پھر وہ امام — کھڑا ہو کے مابینِ رکن و مقام

کہ جس جا پہ ہی سنگ اسود عیان — مقامِ خلیلِ خدا ہی جہان

بآواز ارشاد فرماے گا — کہ اے زمرۂ شیعیان مرحبا

سنو او ٹھو تم سب کہ اللہ نے — کیا خلق دنیا مین میری لئے

ذخیرہ کیا پیشِ روزِ ظہور — کرو تم اعانت مری با ضرور

جو اشخاص جس جا ہون جس کا مکین | وہ اکبار کہنا پیرا بر سنین

سراپا ہون بحرِ تجسس مین غرق | بیک طرفۃ العین مانند برق

مشرف ہون مابین رکن و مقام | امامِ زمانہ سے با احترام

بامرِ خدا پھر یکایک وہان | زمین سے عمود اک سوے آسمان

عجب شان سے تا فلک ہو بلند | ضیا بار شمس و قمر سے دو چند

جہان مین جہان تک کہ ہووے زمین | قیام اپنا رکھتے ہون سب مومنین

سب اپنے گھرون مین بس اکبارگی | نگہ کر کے دیکھین وہ سب روشنی

پر انوار دیکھین جو دیوار و در | فرحناک ہون پر نہو کچھ خبر

کہ سمجھین نہ زنہار اسبابِ نور | نہ ہرگز کرین وہ گمانِ ظہور

یہانتک کہ ہو صبح صادق عیان | تو فوراً لطی زمین و زمان

وہ مردانِ مقبولِ پروردگار | جو سب سیصد و سیزدہ ہون شمار

حضوری میں حاضر ہوں سب شاد شاد
بصد شوق مشتاق حکمِ جہاد

امامِ زماں شاہِ گیتی پناہ
کرے کعبۂ پاک کو تکیہ گاہ

یکا یک کرے دست اٹھا کر بلند
عجب نور عالم میں ہو سر بلند

کہ پہلے قرن دست موسیٰ سے تھی
بہر چار سو دفعتہ روشنی

کرے پھر یہ ارشاد ہر ایک سے
جو اس ہاتھ پر آ کے بیعت کرے

تو کی اوس نے بیعت خوشا مرحبا
خدا سے بصدق و صفا مرحبا

یہ سنکر جو مشتاق سبقت کرے
بڑھے چوم لے ہاتھ بیعت کرے

سنے پیروِ سیدِ حق طلب
وہ جبرئیل ہوگا سراپا ادب

کریں سب ملک پھر بخشم قبول
شرف بیعتوں کی سراسر حصول

بخیبانِ جن پھر سب آ کر وہاں
کریں بیعت اور انس و جان

کریں بیعتیں پھر نقیبانِ شہ
وہ ہیں سب بشر سیصد و سیزدہ

کہین اہل مکہ یہ باہم مگر ۔۔۔ الٰہی ہی کون اجنبی یہ بشر

کرا طرافِ کعبہ مین ظاہر ہوا ۔۔۔ رفاقت مین ہر شخص حاضر ہوا

رفیق اوسکے ہین کون کیا جانئے ۔۔۔ وہ تدبیر ہو جس سے پہچانئے

کرین سنکے بعضے صدایون بلند ۔۔۔ کہ ہی یہ وہی صاحبِ گوسفند

کہین پھر بہم کوئی ہم مین بھلا ۔۔۔ شناسا بھی ہی اوسکے اصحاب کا

پکارا وہین بعضے سنتے ہوئے ۔۔۔ کہ ہم آٹھ شخصونکو ہین جانتے

مدینے کے چار اور مکے کے چار ۔۔۔ ہی نام و نسب اونکا سب آشکار

یہ بیعت ہوا وسوقت واقع وہان ۔۔۔ ہو خورشید جسوقت طالع وہان

بلندی پہ جب آئے مہرِ فلک ۔۔۔ سنین مومنینِ جہان یک بیک

کہ پیشِ رخِ قرصِ مہرِ منیر ۔۔۔ منادی کری اک ندائے کبیر

سنو اہل گردون و غبرا تمام ۔۔۔ یہ ہی مہدی آلِ خیر الانام

حسن عسکری ہی جو ابن علی
علی جو ہی ابن محمد تقی

اسیطرح پھر سب ائمہ کے نام
وہ لیتا علی علیہ السلام

کہے پھر اسے کروبیتین
جو حاصل ہو خطِ ہدایت تمہین

خلافِ اطاعت نکرنا کبھی
کہ مردود کر دیگی برگشتگی

غرض اس ندا پر ملک ایکبار
کہین پہلے لبیک بے اختیار

پھر اگر کہے پہچان کے مومنین
یہ دعوت کرین سب اجابت و یقین

وہ سب سیصد و سیزدہ پھر خواص
امامِ زمان کے نقیبانِ خاص

کہین ہان بگوش یقین سب سنا
اطاعت بدل ہمنے کی با خدا

پہنچ جائے گھر بیٹھے ہر ایک جا
جو ہر صاحبِ ہوش کو یہ صدا

تو اکبار فی الفور سب خاص و عام
کرین قصد سوئے امام انام

ہر اک شہر و دریا و صحرا سے سب
روان ہو خلایق بپائے طلب

مگر راہ مین ہون وے جویا حق — کہ ظاہر ہو مغرب سی رنگ شفق

جو پہنچے قریب غروب آفتاب — تو چلا سے ابلیس خانہ خراب

تمھارے خدا نے کیا اب ورود — ہے وادی الیاس جاے فرود

کرو اوس سے تم چلکے بیعت وہین — کہ تا ہاتھ آئے ہدایت کہین

نہ زنہار پھر کوئی گمراہ ہو — نہ غافل کوئی کار آگاہ ہو

ملایک اجنہ نقیبان شاہ — یہ سنتے ہی گویا ہون کیون روسیاہ

سنی ہمنے تیری صدا بس خموش — یہ گندم نمائی نہ کر جو فروش

نکر ہمسے عیّار عیّاریان — نکر ہمسے مکّار مکّاریان

تجھے ہم بخوبی ہین پہچانتے — جو کہتا ہی تو وہ بھی ہین جانتے

خدا جسکو کہتا ہی تو اے لعین — وہ فرزند عثمان کا ہی لعین

وہ ملعون ہی سفیانی بیحیا — یزیدی نسب سے سگ خود نما

دوبارہ سنین جب یہ اہل ستم | یکایک اوسی سمت کرجائین رم

ادھر وہ خلیل خدائے جلیل | باعزاز دن بھر بسان خلیل

کئے تکیہ کعبے کی دیوار پر | کہے ہان جو چاہے کرے اب نظر

سوئے آدمؑ و شیثؑ یا نوحؑ و سامؑ | خلیلؑ و ذبیحؑ علیہ السّلام

سوئے موسےؑ و یوشعؑ نامدار | مسیحاؑ و شمعونؑ ذی اقتدار

مجھے دیکھ لے خوب وہ حق طلب | کہ ہین مجھ مین علم و کمال اونکی سب

اگر کوئی چاہے کہ دیکھے ابھی | بسوئے محمدؐ بسوئے علیؑ

حسنؑ کی حسینؑ حزین کیطرف | تمامی اماماں دین کیطرف

نظر میری جانب کرے وہ بشر | سوالات مجھسے کرے بیخطر

کہ ہی علم سبکا مجھے بالیقین | خدا کی قسم ہون مین حبل المتین

نہ دیکھی تھی جو مصلحت وقت کی | خبر اون بزرگون نے سبکو نہ دی

سب اخبار مین تمپہ ظاہر کرون ۔۔۔ ہر اک راز سے تمکو ماہر کرون

اگر ہو تمھین آج مد نظر ۔۔۔ سماوی کتابین پڑہون سر بسر

یہ فرما کے پھر وہ امام ہدا ۔۔۔ صحیفہ پڑہے آدم و شیث کا

کہی امت آدمؑ و شیثؑ سب ۔۔۔ کہ واللہ باللہ اے حق طلب

یہی ہی ہماری یہی ہی کتاب ۔۔۔ نہین دخل تغیر اسمین جناب

سنین بلکہ گاہے نہ تھین اسقدر ۔۔۔ سنائین ہمین آپ نے جسقدر

صحیفہ پڑہین نوح کا پھر جناب ۔۔۔ خلیل خدا کی پڑہین پھر کتاب

پھر انجیل و توریت پڑھکر حضور ۔۔۔ پڑہین لحن داود مین سب زبور

ہر امت کے عالم سنین جب تمام ۔۔۔ کہین اب نہین ہمکو جای کلام

کتابین یہ جسطرح نازل ہوئین ۔۔۔ اوسیطرح اب آپسے سب سنین

ہوئی تھین جو ہمکو فراموش بھی ۔۔۔ نہ پہنچین تھین یا اتنی ہمکو کبھی

پڑہین سب حضرت نی ہمنے سنین ‏ سنین ہمنے حضرت نے ارشاد کین

پڑھین جیسے جناب امام ہدیٰ ‏ یہ قرآن جس طرح نازل ہوا

نہ تبدیل و تغییر ہو بہر نام ‏ ہوئی بعد ختم الرسل جیسے کام

ہو خدمتمین حاضر پھر اک مرد پیر ‏ عجب شکل و صورت مسمیٰ بشیر

ہو منہ جانب پشت وسکا پھرا ‏ کہے شاہ سے یا امام ہدا

مجھے اک فرشتے نی بھیجا یہان ‏ کرون سرگذشت اپنی تاکہ بیان

یہ سنکر کرین اوس سے حضرت سوال ‏ کہ تو اپنا اور اپنے بھائیکا حال

بہ تفصیل لوگون سے کہہ بر ملا ‏ کہے وہ کہ مین اور بھائی مرا

تھے سفیان کے لشکر مین دونون بہم ‏ شب و روز مصروف جور و ستم

جہان ہم گئے کردیا سب خراب ‏ جہان مین نہو گا ہمارا جواب

دمشق اور بغداد سرتا بسر ‏ مع کوفہ غارت کیا بے خطر

مدینے مین جا کر کیا قتل عام
گئے توڑ کر چور منبر تمام

ہماری سواری کو سب جانور
نبد ہے مسجد و نمین میان سفر

نہ تعظیم و تکریم باقی رہی
خر و اشتر و اسپ نے لید کی

مدینے مین جب کر چکے لوٹ مار
تو کعبے کیجانب بڑھے راہوار

پئے قتل عام و پئے گیر و دار
تمام اہل لشکر تھے سیصد ہزار

حوالی یثرب مین ہے اک مقام
مگر اوسکا صحرا ہے بیدا ہی نام

وہان اوترے پچھلے کو جب لے گزند
صدا آسمان سے ہوئی یہ بلند

کہ اے دشت بیدا انھین تو ابھی
نگلجا کہ مقہور ہین یہ شقی

زمین شق ہوئی دفعتہ سر بسر
سب اسباب سب فوج ست جانور

ہوئے داخل قعر قہر خدا
نہ روے زمین پر نشان تک رہا

مگر ایک مین ایک بھائی مرا
کہون کیا کہ بس مرتے مرتے بچا

ملک ایک آیا ہمارے قریب
پھری اپنی تقدیر پلٹے نصیب

پھر آیا سو پشت ای دین پناہ
بیکبار ہم دونونکے منہ کو آہ

ہین جس شکل و صورتین ہون باریاب
کہون کیا کہ خود دیکھتے ہین جناب

ہوا میر کے بھائی سے گویا ملک
کہ جالے نذیر اب تو سفیان تلک

میانِ دمشق اوسکو دی یہ خبر
کہ مہدی آلِ محمد سے ڈر

کیا اب زمانے مین اوسنے ظہور
ہوا انوار ایمان کا پھر اب وفور

خبر یہ اوسے جلد دیجا ابھی
کہ پیدا نہ لشکر کو نکلا ابھی

لگا مجھسے کہنے سروش خبر
یہانسے روانہ ہو تو اے بشر

ملاقات کر حجت حق سے جا
کہ مکّے مین ہے اب وہ رونق فزا

نویدِ ہلاکِ ستم پیشگان
شہ دین سے کر ہو بہو تو بیان

پئے عفو جرم و خطا توبہ کر
کہ ہے رحم حضرت کو مد نظر

یہ سنکر شہنشاہ ملکِ نجات | جو دستِ مبارک بصد التفات

پھر آئینِ رخ مسح تو آب پر | تو ہو صورتِ اولین جلوہ گر

بصد شوق بیعت جو کرنا بشر | تو رہنا شریکِ سپاہِ امیر

مفضّل نے جب یہ مفصّل سنا | کہا یہ تو ارشاد ہو اب ذرا

کہ انسان و جن و ملک سے امام | بظاہر ملینگے کرینگے کلام

کہا اے مفضل خدا کی قسم | ملاقات اکثر کرینگے بہم

کوئی جسطرح زندہ احباب سے | مجالس مین مصروفِ صحبت رہے

کرین انسے وہ بھی بڑا اختلاط | بڑہی رفتہ رفتہ بہم ارتباط

کہا پھر کہ اے سیّدِ انس و جان | یہ سب ہونگے ہمراہِ شاہِ زمان

کہا ہان یہ واللہ سب لا کلام | مع قائمِ آلِ خیر الانام

یہ سب ملکے کعبے سے ہجرت کرین | نجف اور کوفیکے میدان مین

ملایک بھی حضرت کی انصار یار — سب اوسوقت ہونگے چہل شش ہزار

نبی جان ہونگی چہل شش ہزار — لکھا شش ہزار ایک نے یہ شمار

یہ سب ملکے عازم ہون سو جہان — خدا فتح دے انکو جائین جہان

مفضل نے پھر عرض شہ سے کیا — کرے وہ سلوک اہل مکہ سے کیا

کرے پند پھر دین کی دعوت کرے — تو دعوت کی ہر اک اطاعت کرے

تو چُنکر پھر اک شخصکو آل سے — کرے حاکم وقت اونکے لئے

کہا پھر مفضل نے فرمائے — کریگا وہ کیا خانۂ کعبہ سے

کہا منہدم کرکے یہ سب بنا — بنائیگا کعبے کو بالکل نیا

بسانِ بنائے ذبیح و خلیل — رفیع و متین و عظیم و جلیل

عراقِ عرب تا عراقِ عجم — ہر اقلیم سے سب بناہی ستم

کرے سربسر وہ تباہ و خراب — بنائے نئے سر سے سب لاجواب

یہ مسجد بھی کوفیکے ڈھاکر بنائے — اساسِ قدیمی پہ پھر اسکو لائے

کرے منہدم قصر بھی کوفے کا — کہ جسنے بنایا وہ ملعون تھا

جو پوچھا کہ مکّے مین ہوگا مکین — کہا شاہ نے رکھکے وہ جانشین

جو بیرونِ مکہ ہو رونق فزا — یہان بعد اوسکے بجور و جفا

کرین قتل اوس جانشین کو لعین — تو پھر راہ سے وہ پھر آئے وہین

دوبارہ جو مکّے مین وارد ہو شاہ — تمام اہل مکہ بحالِ تباہ

ندامت زدہ سرنگون ہیچواس — حضوریمین حاضر ہون با صد ہراس

کہین توبہ ہی اے شہ دوسرا — خدارا بحل ہو ہماری خطا

کرین آپ توبہ ہماری قبول — خطا عفو ہو اور زاری قبول

یہ سن سنکے آخر امامِ ہمام — کرے پہلے پند و نصیحت تمام

عقوبات عقبےٰ دکھائے اونھین — عذابِ خدا سے ڈرائے اونھین

پھر اک شخص کو اہل مکہ ہی سے
روانہ ہو جب کر کے یہ بند و بست
یہاں اپنے ہمراہیوں سے امام
او سیدم روانہ کرے مکے کو
کرے توبہ ایمان لائے ابھی
نہ لائیگا ایمان جو بد شیم
عجب ہے کہ ایمان نہ لائے مگر
نہ نکلے وہاں بلکہ دس میں ایک
کہا پھر مفضل نے فرمائے
کہیں ہوگا آقا کہاں وہ مدام
کہاں پائے تختِ امامِ زمان ع

پے ختم حجت مسلط کرے
کرین قتل حاکم کو پھر خود پر
نقیبونکو انصارجن کو تمام
کہ جاکر کہین جسکو منظور ہو
امان قتل ہونے سے پالے ابھی
کرین گے اوسے آج جو رنگ ہم
یہ سنکر بھی سو سو مین اک اک بشر
کبھی نام کو مومنِ مرد نیک
مکان حجتِ حق کا بتلائے
کہاں مومنین جمع ہونگے مدام
اسی شہر کوفہ مین ہوگا عیان

پئے مجلس محکمہ واقعی — یہی مسجد کوفہ ہوگی یہی

تو پھر واسطے جمع اموال کے — غنائم کی تقسیم کیواسطے

مقرر کریگا ہمارا وصی — یہی مسجد سہلہ بیشک یہی

پئے خلوت خاص بیت الشرف — مقرر کریگا مقام نجف

کہا پھر مفضل نے سب مومنین — اسی کوفہ مین ہونگے دائم مکین

کہا شاہ نے ہان خدا کی قسم — نہوگا کوئی مومن محترم

مگر ہوگا کوفے مین جا کر مکین — و یا گرد کوفے کے ساکن کہین

سوے کوفہ یا اونکا مائل ہو دل — کہ رہنے وہین چلکے اب متصل

بکی کوفہ مین جا بلا اشتباہ — کہ جتنے مین اک بز کی ہو خوابگاہ

یہ دو الف درہم بلا قال و قیل — بس آباد ہو چار و پنجاہ میل

کہ ہوتی ہین اٹھارہ فرسنگ میل — بڑا شہر بسجاے طول و طویل

مکانات کوفے کی حدِ زمین — حدِ کربلا سے بہت ہو قرین

خداوندِ عالم بہ عزّ و بجاہ — کرے کربلا کو مقامِ پناہ

ملک اور سب مجمعِ مومنان — کرین آمد و شد ہمیشہ وہان

کرے کربلا کو عطا ذو الجلال — عجب رفعت قدر و شان کمال

یہان تک ہوے دریا رحمت کو جوش — اگر دفعتہً مومنِ سر فروش

دعائین ہو سائل تو پروردگار — کرے مرحمت ایسی دنیا ہزار

یہ فرما کر اک آہ بھر کر کہا — زمینون نے باہم تفاخر کیا

تو کعبے نے بھی اس بنا پر کہین — تفاخر کیا کربلا پر کہین

کہا حق نے اے کعبہ خاموش بس — نہ کر فخر کی کربلا پر ہوس

یہ بقعہ ہے وہ بقعۂ نامدار — جہان نخلۂ پاک سے ایکبار

علانیہ انّی انا اللہ کا — کلیم ابن عمران نے فقرہ سنا

یہ ہے وہ زمین مفخر آسمان
کہ مریم کو ہمنے جگہ دی جہان

سرِ سبط خیر الورا کو یہان
شہادتکی ہونی یہ دہویا جہان

خدا نے جو عیسی کو پیدا کیا
یہین غسل مریم نے اونکو دیا

کیا غسل مریم نے خود بھی وہین
یہ بقعہ ہے بقعونسے بہتر کہین

یہین ہے عروجِ حبیبِ خدا
شبِ وصل معراج واقع ہوا

بہت خیر و رحمت مفصل وہان
رہیگی مہیا پئے شیعیان

یہان تک رہی خیر و برکت دوام
کہ ظاہر ہو قایم علیہ السلام

مفضّل نے پھر عرض کی مین فدا
امامِ ہدا خاتم الاوصیا

وہانسے ہو رونق فزا پھر کدہر
گیا جانب شہر خیر البشر

جو پہنچے مدینے مین شاہ غیور
عجائب غرائب ہون ظاہر امور

بڑہی فرحت و شادی مومنان
گرفتار ذلت ہون کافر وہان

کہا وہ عجایب غرائب ہین کیا
گیا قرب قبر رسولِ خدا

چو پہنچے کرے خلق سے وہ جواب
یہی ہی مزارِ رسالت مآب

مرے جد اطہر کی یہ قبر ہی
خدا کے پیمبر کی یہ قبر ہی

کہین سنکے حضار ہاں اے امام
یہی ہی یہی قبر خیر الانام

کہے قائم آل پھر خلق سے
یہان اور یہ کون دو ہین گڑے

کہین سب اوسکے مصاحب ہین دو
بڑے اوسکے دلسوز نائب ہین دو

یہ دونون ہین دو عورتونکے پدر
وہ دونون ہین ہمخواب خیر البشر

ابو بکر ہی اک عمر دوسرا
یہ قبرین ہین اونکی شہ دوسرا

غرض سنکے مخلوق سے یہ سخن
کہے مصلحت پھر امامِ زمن

کہے پھر یہ سب سے بتا دو مجھے
عمر اور ابو بکر یہ کون تھے

کہ منجملۂ مردمان جہان
کیا خاص کیون دفن انکو یہان

بھلا یہ تو بتلا وہ ہمکو ذرا ۔ یہان اور بھی کوئی مدفون ہوا

کہین وہ کہ اے شاہ جن و ملک ۔ نہین کوئی مدفون ہوا آجتک

کیا دفن انکو یہان اس لئے ۔ کہ دونون خسر یہ پیمبر کے تھے

کہین شاہ دین تم سے اب بھلا ۔ کوئی انکو دیکھے تو پہچانیگا

کہین سب بلا ریب پہچانینگے ۔ نہین اب بھی ہم اونکے اوصاف سے

کہا پھر کہ اے شاہ یان ہے کوئی ۔ کہ رکھتا ہو شک دفن مین واقعی

کہین سب نہین حجت حق نہین ۔ ہمین شک نہین دفن مین وہ نہین

غرض بعد پھر تین دن کے امام ۔ سراسر بلا قید دین حکم عام

کہ قبرین ہر اک سمت سے توڑ کر ۔ نکالین اونھین قبر سے بیخطر

نکالین تو دیکھین کہ تازہ ہین تن ۔ بدن اونکے سالم ہین سالم کفن

ہے صورتین ہین نہ مطلق ڈھلین ۔ نہ بوسیدہ تن ہین نہ لاشین گلین

شجر ایک خشکیدہ ہوگا وہان — بحکم جناب امام زمان

اوسی نخل پر پھر ہر اک خاص و عام — اونھین کھینچ دے چلئے قصہ تمام

پئے امتحان سبز ہو وہ شجر — نکل آئین پتے نئے سربسر

ادہر ٹہنیان اوسکی شاداب ہون — ادہر معتقد اونکے احباب ہون

کہین سب شرفا بے ہوئے آشکار — قسم ہی ہوے آج ہم رستگار

ہوے انکی الفت سے ممتاز ہم — سزاوار ہی جو کرین ناز ہم

غرض یہ خبر جبکہ مشہور ہو — محلو نمین شہر و نمین مذکور ہو

جو رکھتے ہون دلمین محبت کا جوش — چلین اپنے گہر سے بجوش و خروش

وہین آکے سب جمع ہون ایکجا — تو شہ کا منادی کرے یون ندا

جو ہو دوستدار و نکا وہ ہو الگ — ندا سنکے یہ غول ہون دو الگ

گروہ ایک اونکے ہواخواہ ہونگا — تو اونکے مخالف کا ہو دوسرا

جو بھلا گر وہ اونکا ہی خیرخواہ
اوسی سے یہ ارشاد فرمائیں شاہ

کہ تم انسے بیزار ہو اب شتاب
نہیں تو سہو اب خدا کا عذاب

کہیں وہ کہ معلوم جبتک نہ تھا
یہ سب مرتبہ اونکا پیشِ خدا

ہوے انسے جب بھی بیزار ہم
کریں آج کیوں انسے انکار ہم

کھلا ہے یہ انکی کرامات سے
خدا خوش تھا انکی ہر اک بات سے

نہ ہم انسے بیزار ہونگے کبھی
ہیں بیزار پر تجھسے ہم اے شقی

جو انکے عدو دوست ہیں جو تیرے
نکالا ہے جسنے انھیں قبر سے

شجر پر انھیں جسنے لٹکا دیا
تہِ دلسے ہم سب ہیں انسے خفا

سنیں جب یہ باتیں امامِ زمان
کریں حکم بادیہ کو کہ ہاں

وہیں آئی اک ایسی آندھی سیاہ
کہ برباد ہوں سب وہ گمکردہ راہ

اوتروا کے دونوں کو پھر دار سے
انھیں زندہ فرما کے حضار سے

کہ پاداش کیواسطے پاس جائین | ازل سے ابد تک کا غصہ مٹائین

جو عالم مین گذری ہین رنج و تعب | وہ سب اونپہ ثابت کرین آج سب

وہ سلمان کا مارتا بے خطر | چلانا درِ پاک کا الحذر

کہ تا اہلبیتِ رسولِ زمن | علیؑ و بتولؑ و حسینؑ و حسنؑ

جلین سب کے سب آگ سے گھر سمیت | نہ باقی رہین نام کو اہلبیت

جنابِ حسنؑ کو پلانا وہ زہر | وہ شبیر پر روکنا آبِ نہر

وہ جسمِ مبارک وہ تیر و سنان | وہ فرقِ مبارک وہ گرزِ گران

جوان مرگِ اکبرؑ وہ پیشِ نگاہ | تڑپنا وہ اصغر کا ہاتھونپہ آہ

وہ جلتی زمین اور قاسم کی لاش | وہ گھوڑونکے سم وہ تنِ پاش پاش

ابا الفضل عباسؑ صف شکن | دلاور جری ثانیِ بو الحسنؑ

وہ نیزہ وہ سینہ وہ تیغین وہ سر | وہ خنجر وہ گردن وہ تیر و جگر

وہ عونؑ و محمدؑ کی خون ریزیاں | وہ عبد اللہ ابن حسن الامان

وہ قتلِ عزیز و احبّا تمام | وہ تنہا حسینؑ اور انبوہِ عام

وہ جلتی ہوئی ریگ و جسمِ تپان | وہ شدت کی پیاس آہ ہونٹوں پہ جان

وہ تیغ اور احمد کی وہ بوسہ گاہ | وہ خنجر وہ خنجر خدا کی پناہ

وہ خیمے جلانا وہ قیدِ ستم | وہ غارتگری اور اہلِ حرم

وہ رسّی وہ وہ ذریتِ مصطفےٰ | وہ بیڑی و بیمارِ دشتِ بلا

بناحق زمانے مین ہوتا رہا | جو آلِ محمدؐ کا خون برملا

رہے اہلِ عصمت ہمیشہ تباہ | اوٹھاتے رہے ظلم شام و پگاہ

جہانتک ہوا قتل و خون بے سبب | خلایق رہی مبتلاے تعب

خلافِ شریعت ہوے جو جو کام | جہانتک کہ گذری ہین فعلِ حرام

غذاے حرام اور اخذِ ربا | وہ دزدی وہ بہتان کذب و زنا

نفاق و فساد و فریب و فتور — کیا بحثِ حق نے جھٹک ظہور

یہ تصریح و تفصیل اک اک کہے — کہ یہ فعل عالم مین تمنے کیئے

کہین سنکے ارشاد یہ شاہ کا — کہان سب ہمین سے یہ واقع ہوا

خلافت اگر بعد خیر الانام — نہ ہم غصب کرتے نہ ہوتے یہ کام

کہے خلق سے پھر امام زمان — قصاص اپنے ان دونون سے لو یہان

یہ سنتے ہی آمادہ ہون مومنین — کرے جسکے دلمین جو آوے یہین

نہ ہم کے جو جلسے ہمین یاد آئین — تو پھر نقل کی اصل سے لطف اٹھائین

جمے رنگ تو شاعرِ بے نظیر — چلین لکھنؤ سے وہ حضرت مشیر

جو مشتاق کی ہو چکی راہ طے — کہی اگلی پچھلی بھی کچھ یاد ہے

شب عقبہ کہئے کٹی کسطرح — سقیفے مین عزت مٹی کسطرح

پھر مٹائے مٹے گا کبھی — وہ در کا گرانا وہ محسن کشی

یہی دور تھا ہمکو مدِ نگاہ ‏ ‏ اسی کی مدد سے نکلتے تھے راہ

ہمین اپنے ساقی کا تھا انتظار ‏ ‏ اوہو ہمنشینو اوتارین خمار

بلا قید بس دیکھکر دمبدم ‏ ‏ عزازیل کو یہ نصیبے برہم

سر ہو نہ کوئی کرے درگذر ‏ ‏ مشیخت ملی خاک مین سربسر

کہان ذوقِ عصیان کہان پیچ فراز ‏ ‏ کہان وہ خطائین کہان یہ نیاز

بتولِ حزین کا دلِ داغدار ‏ ‏ بھلا کسطرح کہئیے پاسے قرار

کہان تازیانہ کجا فاطمہؑ ‏ ‏ مگر تجھی گنہگار کیا فاطمہؑ

خدایا تری فراتِ اقدس کی ہم ‏ ‏ تجھے دیتے ہین اب قسم پر قسم

ہماری ہوس سے طلب سے زیاد ‏ ‏ زیادا اپنے قہر و غضب سے زیاد

وہ نازل عذاب الیم اسپہ کر ‏ ‏ نہ کھینچا جو تو نے کسی اور پر

غرض حسبِ فرمانِ فریاد رس ‏ ‏ خدیو جہان خسروِ دادرس

سر دار دونکو پھر کھینچ دین — تو حضرت زمین کو اشارہ کرین

زمین سے وہین آگ ہو سر بلند — جلین اور تڑپین مثال سپند

جلے ساتھ اونکے شجر بھی تمام — ہوا کو ہو پھر حکمِ شاہِ انام

کہ خاکستر اونکی وہانسے اوڑاے — کسی بحرِ زخار مین جا بہاے

مفضّل نے حضرت سے سنکر کہا — یہی ہی عذابِ اخیر اتنیہ کیا

کہا آپ نے یہ سزائین ہین کم — مفضّل یقین کر خدا کی قسم

کہ وہ سیّد الانبیا مصطفےٰ — وہ صدیق اکبر علی مرتضےٰ

وہ بنتِ محمد بتولِ رشید — حسن مجتبےٰ و حسینِ شہید

مفضّل اسیطرح باقی امام — زمانے مین زندہ ہون سب لاکلام

جو رکھتے ہون ایمان خالص یہان — جو ہون محض کافر میانِ جہان

وہ اکبار سب اٹھ ہو کر اوٹھین — وہ سب خوابِ غفلت سے سو کر اوٹھین

اماماں دین کی طرفسے وہین　　　صفِ مومنین کیطرفسے وہین

بدر دو بلاؤ یہ قہر و عتاب　　　سراسیم ہونے لگے وہ عذاب

کہ وہ صبح سے صبح تک الف بار　　　مرین اور زندہ ہوین لیل و نہار

جہاں چاہے رکھے انھیں پھر خدا　　　بانواع قہر و غضب مبتلا

یہ سب ہو چکے جب وہاں انتظام　　　تو مہدی ہادی علیہ السلام

بحکمِ خداوند کون و مکان　　　یکایک ہون کوفیکی جانب روان

سرِ راہ اک روز منزل کرین　　　نجف اور کوفیکے مابین مین

ملایک برابر چہل و شش ہزار　　　بنی جان یکسر چہل و شش ہزار

نقیب آپکے سیصد و سیزدہ　　　یہ اوسوقت سب ساتھ ہون او جلہ

مفضل نے کی عرض ارشاد ہو　　　کہ اوسوقت کیا حال بغداد ہو

کہا شاہ نے اے مفضل وہ شہر　　　رہے اندنون موردِ لعن و قہر

محل عتاب خدا کی جہان
تاسف ہوا وس پہ رہو جو وہان

خدا کی قسم ہے کہ اوس شہر پر
عذاب ایسے نازل ہون شام و سحر

جو ہے امت ماسلف کے لیئے
ازل سے زمانے مین واقع ہوے

ہے اور تازہ عذابون کا جوش
کہ حیران ہو جس سے ہر چشم و گوش

جو طوفان ہو بغداد یون گئی لٹی
وہ دی شبہ ہو آب شمشیر سے

خدا کی قسم شہر بغداد بھی
ہوا ایسا کچھ اکبار آباد بھی

سراپا وہان پر مکان ہو بہشت
زمین ہو بہشت آسمان ہو بہشت

جوان لڑکیان سب مثل حور خلد
ہر اک گھر ہو گویا کہ ایوان خلد

کرین اون دنون بس یہی سب گمان
کہ اللہ نے رونے بندگان

نہ ہرگز کہین اور تقسیم کی
اسی شہر پر منحصر ہو گئی

خدا و پیمبر پہ اوس شہر مین
کرین افتری اور بہتان کرین

وہاں حکم ناحق یہ جاری رہے | بناحق شہادت سے خواری رہے

ہین جتنے بُرے کام سب ہون وہان | شرابونکا پینا زناکاریان

وہ کہانا بلا شبہہ مالِ حرام | بہم خون ناحق بہانا مدام

شب و روز ہو قتل و خون اسقدر | نہو جملہ عالم مین بھی جسقدر

غضبناک ہو جائے ربِ جلیل | رہے امن کی پھر نہ کوئی سبیل

بڑہے فسقِ فساق جب بیشمار | ادہر جائے ایسا وہ شہر ایکبار

جو پہونچے مسافر کہے واہ جی | زمین ہے یہی شہر بغداد کی

کہا شہ نے پھر ایک خوش رو جوان | حسینی نسب سرورِ سروران

برآمد ہو دیلم سے قزوین کی سمت | کرے اک ندا مردم دین کی سمت

کہ اے آلِ محمد مددگار ہو | مین بیچارہ ہون دادخواہی کرن

کرے طالقان ایسی دعوت قبول | کہ نکلین مطیع خدا و رسول

شجاعت مین بیمثل جرأت مین فرد
دلیری مین یکتا ہی و زبرد

لڑائی بھڑائی کا اک اک دھنی
بنا اوسپی شیر صید افگنی

سواری مین ہو اسپ سرخ رنگ
حسین نیک تن صف شکن شوخ و شنگ

یہ لشکر جو سب اوسکے ہمراہ ہو
یہانتک کرے قتل کفار کو

کہ ہو پاک اکثر زمین کفر سے
تو کوفیمین جا کر اقامت کرے

یکایک یہ پہنچے برابر خبر
کہ مہدئی ہادی شہ بحر و بر

مع فوج خود کوفیکے متصل
وہ وارد ہوا جیسے پہلو مین دل

حسینی جو یہ بات پیہم سنے
تو سنتے ہی حضرت کو پہچان لے

کہ ہی قایم آل ختمی مآب
امام زمانہ وہ عالیجناب

بظاہر مگر اپنے اصحاب سے
کہے کون ہے دیکھیے سے آئے

بدل تا سب اوسکے ہوا خواہ ہون
سب اصحاب حضرت سے آگاہ ہون

غرض جبکہ سب ملکے آئے وہان — حسینی جوان پیش شاہ زمان

ادب سے کھڑا ہو کہے واقعی — جو ہین آپ مہدیؑ آل نبیؐ

دکھا دیجئے ہمکو دیکھین بھلا — عصائے جناب رسولؐ خدا

کہان ہے وہ بردا در انگشتری — زرہ وہ جو فاضل سے موسوم تھی

نبی کا عمامہ کہان اے جناب — کہ کہتے تھے سب لوگ جسکو سحاب

کہان شہ کا گھوڑا ہے یربوع نام — کہان ناقہ غضبان نام اے امام

جو تھا نام دلدل وہ اشتر کہان — حمار مبارک کہان ہے یہان

لیا کرتے تھے شاہ گردون خرام — اوسیکا براق اور یعفور نام

کہان ہے وہ قرآن ملا بیش و کم — ید اللہ نے جو کیا تھا رقم

یہ سنکر جناب امام زمانؑ — منگائین وہ مذکور چیزین وہان

یہانتک کہ فوراً امام ہدا — منگائین عصا آدم و نوح کا

جو پھر ترکۂ ہود و صالح منگائے | خلیل خدا کا بھی مجموعہ آئے

تو وہ صاع یوسف بلا شک و ریب | وہ کیل و ترازوے حضرت شعیب

وہ تابوت موسے وہ انکا عصا | وہ داؤد کی پھر زرہ پر ضیا

سلیمان کی انگشتری اور تاج | وہ اسباب عیسی ع پئے احتجاج

جو میراث پیغمبرونکی تمام | منگا کر دکھاے امامِ انام

تو لیکر عصاے حبیبِ خدا | کرے سخت پتھر مین نصب اسکی

عصا ہو وہین اک درختِ کلان | رہے جسکے سایے مین فوج گران

نکالے وہ مرد حسینی کہے | کہ اللہ اکبر یہ مقصود تھے

بڑہا ہاتھ ابنِ رسول خدا | کرون بیعت تجھسے مومن فدا

امام زمان ہست تیرے بنا | کرے دست اطہر پہ سنگر درانہ

تو مرد حسینی مع یاوران | کرے بیعت خسرو کامران

مگر ہونگے زیدیۂ نابکار
حمائل ہون گے دن مین قرآن پاک
کہ اب ہم پہ جو کچھ ہویدا ہوا
امام زمان شاہ جن و بشر
بہت معجزے پھر دکھائین جناب
رہی گفتگو تین دن تین رات
کہ ان سب کو بے تامل نہین
مفصل نہ سنکر یہ سب ماجرا
وہان کیا کریگا کہا شاہ نے
روانہ کرے فوج کو اکبار
بحسب مقدر میان دمشق

جو ہمراہ لشکر وہان چل پڑا
کرے یہ کلام آکے بیخوف و باک
نرا سحر کا کارخانہ یہہ تھا
نصیحت کرین اونکو آٹھو پہر
پر ایمان نہ لائین وہ خانہ خراب
کرے حکم پھر شاہ قدسی صفات
کہ در قتل تاخیر لازم نہین
کہا کہئے اے نائب مصطفیٰ
کہ سفیان کی تسخیر کیواسطے
تو سفیانی بھیجا نابکار
ہو اکدن مسخر میان دمشق

کہ بیت مقدس کی تخریب پہ جبر ۔ کرے تن سے اوسکے جدا اوسکا سر

مفضل سے شہ نے کہی پھر یہ بات ۔ کہ اوسوقت ظاہر ہو شاہ فرات

امام سوم پور مشکل کشا ۔ جگر گوشۂ سید الانبیا

بتول ستمدیدہ کے دلکا چین ۔ خدائی کا مالک امام حسین ع

جلو دار صدیق بارہ ہزار ۔ سواری میں مانند ابر بہار

بہتر ستمدیدۂ کربلا ۔ رکاب سعادت مین ہون برملا

کہ رجعت کو ہر اک ہے بہتر نہین ۔ بحکم خدا و پیمبر نہین

محمد کا بے فاصلہ پھر وزیر ۔ وہ صدیق اکبر جناب امیر ع

امام ہدا سید الاوصیا ۔ علی ع ولی زوج خیر النسا

وہان پر دو نو نقرا ہون با احتشام ۔ ہر اک سمت ہونے لگے اہتمام

نجف مین ہو اک قبۂ ذیشان بنا ۔ ہون اوس قبے مین چار ارکان بنا

نجف اور بحرین میں ملکے دو | یمن میں ہوا ایک اک دینی میں جو
کیا غشہ میں دیکھتا ہوں عیان | وہ قید بلین وہ سب چراغان یہان
کر روشن کیا مثلِ شمس و قمر | ہر اک نے زمین آسمان سر بسر
پھر آئین وہان سیدِ کائنات | جنابِ محمدؐ علیہ الصلوٰۃ
مہاجر مین انصار مین وہ بشر | جو لائے تھے ایمان بدل آپ پر
وہ مومن ہوئے روبرو جو شہید | ہو خدمت مین حاضر وہ ہر اک سعید
کئی جائین پھر زندہ وہ سب شقی | جو حضرت پہ ایمان نہ لائی کبھی
جو کرتے تھے تکذیبِ قولِ نبی | جو کرتی تھے بہتان دیوانگی
جو کہتے تھے کاہن ہے ساحر ہے | جو ملعون کہتے تھے کافر ہے
جو لائے تھے ایمان بے طمع مال | جو کرتی تھے حضرت سے جنگ و جدل
سزا پا جلین آگ مین بے حیا | رہین تا ابد قہر مین مبتلا

پھر اکبار سب تا امامِ زمان
ائمہ ہوں پر رونق افزای جہان

مع یاورانِ ولایت شعار
مع کافرانِ عداوت شعار

سب احباب خوشحال مسرور ہوں
جو کافر ہیں مخذول مقہور ہوں

کہ جب ہووے قیامت کا ہنگامہ تیز
تو ہو اوس سے پہلے ہی یہ رستخیز

اوس آیت کی تاویل ہووے عیان
ہوا ترجمہ جسکا سابق بیان

مفضل نے پوچھا اوس آیت میں کیا
ہے فرعون و ہامان سے رمز خدا

کہا سمجھو اوس سے تم
ہے فرعون اول تو ہامان دوم

کہا یہ مفضل نے پھر یا امام
نبی و علی علیہ السلام

بھلا ہونگے ہمراہ شاہ غیور
کہا سب نے میں پر کرینگے عبور

یہانتک کہ جائیں سر کوہ قاف
کریں سیر ظلمات بے اختلاف

وہ سب طے کریں دشت و دریا تمام
کہ ہو عرصہ شش جہت ایک گام

جہان مین نہ باقی رہی کوئی جا — جہان پر نچائین پیپے اہتدا

مروج کرین ہر جگہ دین حق — یہان سے وہان تک بہ نظم و نسق

کہا شاہ دین نے وہ سامان نیک — لگا ہونیمین پھر تباہی ایک ایک

کہ گویا کہ ہم سب ائمہ تمام — کھڑے ہین قریب رسول انام

گلا کرتے ہین امت زشت کا — کہ بعد آپکے یا شفیع الورا

انہون نے اونہون نے ستایا ہمین — مصیبت مین ڈالا رولایا ہمین

ہر اکدن نئی ہم پہ بیداد کی — نئی اک جفا روز ایجاد کی

کبھی ہمکو فاقے پہ فاقہ دیا — کبھی بیخطر بند پانی کیا

کبھی بے سبب گالیان دین ہمین — صریحاً کبھی ہم پہ کین لعنتین

حرم سے نکالا بصد جور و قہر — پھرایا بذلت ہمین شہر شہر

ہمین کہتے تھے کاذب و مفتری — یہ کہتے تھے اعجاز کو ساحری

کبھی ہمپہ غیبت مین تجھے طعنہ زن / کبھی منہ پہ کرتو تجھے رد سخن

کیا ذبح گاہے بجور شدید / کیا زہر دیکے گاہے شہید

نیا رنج ہر دم دیا یا نبی / کبھی قید ہمکو کیا یا نبی

یہ سنکر بہت روئین خیر الانام / کہین میرے فرزند پوچھین مدام

ہوے مجھپہ بھی انسے ظلم و ستم / سہے ہمنے پہلے ہزارون ہی غم

یکایک وہین پھر جناب بتول / کہین باپ سے کیا کہون یا رسول

فدک جو دیا تھا مجھے آپنے / کیا غصب دونو نے کس جبر سے

وہ ہنستے رہے سنکے نالے میرے / کیا پر نہ ہرگز حوالے میرے

مجھے جو ہبہ نامہ جائے سند / دیا آپنے تھا برائے سند

وہ غاصب نے چھینا مرے ہاتھ سے / مہاجر کے انصار کے سامنے

کہ واقف ہین اسوقت کے خاص و عام / ہبہ نامہ پر دونے تھوکا تمام

کیا پارہ پارہ کیا چاک چاک ۔ تو ناچار مین دل جلی دردناک

دہان سے ندامت نے دی پدر ۔ گئی آپکی مرقدِ پاک پر

کہی سب یہہ جور و جفا آپ سے ۔ سر قبر گر کر وہ نالے کئے

کہ مرقد مین کی آپنے بھی بکا ۔ زمین ہلگئی آسمان ہلگیا

مگر وہ نہ پہنچے مری داد کو ۔ سنا بھی نہ بیکس کی فریاد کو

انھین دونون نے ملکے کیا ایکا ۔ سقیفے مین جاکر کیا شور و شر

منافق کئی ساتھ لیکر گئے ۔ کہ غصب خلافت کیے تھے مشورے

اذیت بہت میرے شوہر کو دی ۔ خلافت بزور ظلم سے چھین لی

طلب بعدہ پھر بیعت کیا ۔ تو حیدر نے انکار حضرت کیا

مری گھر کے دروازے پر شاہ دین ۔ لعینون نے پھر لکڑیان جمع کین

کہ تا آگ مین آپ کے اہلبیت ۔ جلین سب کے سب ذقبہ گھر سمیت

عجب مجکو وسوسہ ہو اضطرار — کہا ایک سے جب ہوئی بیقرار

خدا پر رسول خدا پر بھلا — یہ کیا ظلم ہے کچھ سمجھ تو ذرا

کہ آل پیمبر کو اے بے خبر — جلاتا ہے تو آگ میں بیخطر

یہ گھر ہے خدا کا پیمبر کا گھر — کہ ہے فخر کعبہ پہ سب گھر کا گھر

یہاں بے اجازت نہ آئے ملک — اسی آستان پر جھکا ہے فلک

ہمے تام اسی سیاست کرے — تو جسطرح چاہے ریاست کرے

یہ کہنے لگا سنکے وہ بیخبر — کہ خاموش ہو فاطمہ مجھسے ڈر

محمد کہاں ہیں جو لائیں ملک — کوئی امر یا نہی اب خلق تک

امان ہے اگر آکے باہر علی — کرے ہمسے بیعت وگرنہ ابھی

تراہم جلائیں گے گھر فاطمہ — خلیفہ ہیں ہم ہمسے ڈر فاطمہ

کہا میں نے اس ظلم پر اے الٰہ — گلا کرتی ہوں تجھسے ہنا گواہ

پیمبر جو تیرا جہان سے گیا ستانے لگے اور ہمکو سوا

یہ کافر ہوئے اوسکی امت مین سب ہمارے کئے غصب حق نے سب

یہ سنکر غضبناک ہو کر کہا نہ کر احمقانہ سخن فاطمہ

وہین تازیانے سے پھر آہ آہ مجھے اوسنے مارا خدا کی پناہ

جو کوڑا ستم کا پڑا ہاتھ پر مرا ہاتھ بس رہگیا ٹوٹکر

نہ اسپر بھی ہی ہر کیا اکتفا دیا اور اک صدمۂ جانگزا

جلا کر در خانہ پھر اے پدر گرایا مرے جسم کاہیدہ پر

بچانا نہ زنہار ممکن ہوا کہ ساقط شکم سے یہ محسن ہوا

مین پر رو کے فریاد کرتی رہی بہت آپکو یاد کرتی رہی

پکارا کی مین اے رسالت پناہ کہ لو دیکھو بیٹی کا حال تباہ

یہ صدمہ یہ جور و ستم الغیاث الم پر الم غم پہ غم الغیاث

یہ غم اور یہ جان شیریں مری ۔ خدایا بہت تلخ ہے زندگی

مصیبت کا مجھ پر ہوا خاتمہ ۔ وہ کہتا تھا کاذب ہے تو فاطمہ

مجھے تازیانے سے مارا کبھی ۔ کہوں اپنی روداد کیا ای نبی

غرض جب ہوئی میں بہت بیقرار ۔ ارادہ کیا پھر تو بے اختیار

کہ بس اپنے گیسو وہاں کھولدوں ۔ بہ پیش خدا استغاثہ کروں

یکایک یہ حالت مری دیکھکر ۔ علی ولی نے وہیں جلد تر

مجھے منع فرمایا اور یہ کہا ۔ کہ اب فاطمہ بس برائے خدا

ترا باپ ہے رحمۃ العالمین ۔ خدا کی قسم ہے تجھے اے حزین

کہ تو مقنعہ کو نہ زنہار کھول ۔ جہانتک کریں جبر ہرگز نہ بول

سر پاک کو دیکھ ہرگز یہاں ۔ نکرنا بلند اب سوئے آسمان

خدا کی قسم اے بتول حزین ۔ جو گیسو پریشان کرے تو کہیں

تو خاک و ہوا پر نہ کوئی رہے
چرندہ پرندہ نہ باقی رہے

یہ سنکر وہان سے پھری اپنے گھر
کری بسترِ مرگ پر تن ضجر

اذیت تھی یوماً فیوماً مزید
یہانتک کہ آخر ہوئے وہ شہید

کرین پھر شکایت جناب امیر
علیٌ علیٰ کلِّ شیءٍ قدیر

مین شبیر و شبر کو لیکر گیا
مہاجر کے انصار کے گھر گیا

خلافت کی جن جن سے میری لئے
مگر تھیں لین بیعتین آپ نے

لئے نصرتِ دینِ حق یا نبی
کمک مین نے چاہی خفی و جلی

کئے سب نے خود وعدہ ہاے سحر
دم صبح کوئی نہ آیا مگر

اب آگے کہانتک کرون مین گلے
دئے رنج پر رنج جو جو ملے

مطابق مرے حال سے ہی کمال
خبر مین جو آیا ہے ہارون کا حال

بہ تحقیق موسیٰ سے اوسنے کہا
کہ اے ابنِ مادر ترے قوم کا

کہانتک کروں شکوہ میں جان طلب ‏ کریں ہلکے سب نے مجھے بے سبب

دئے صدمون پر صدمے بس کیا ‏ کیا مجکو ہر طرح بے دست و پا

یہ نزدیک تھا مجکو اعدائے دین ‏ کریں قتل یا سید المرسلین

غرض مینے اب تک براہ خدا ‏ کیا صبر ہر طور اے مصطفے

وہ آزاریاں سب نے مجکو دئے ‏ کئی ظلم پر ظلم ایسے کئے

کہ امت کے ہاتھوں سے کوئی وصی ‏ نہ ایسا کبھی دق ہوا یا نبی

یہانتک کہ اکدن بجور شدید ‏ کیا ابن ملجم نے مجکو شہید

کہیں پھر یکایک جناب حسنؑ ‏ ذرا سنئے اب میرے رنج و محن

ہوئے قتل جسدم جناب پدر ‏ سنی ابن سفیان نے بھی یہ خبر

وہاں اوسکا سردار تھا جو زیاد ‏ چلا ڈیڑھ لاکھ آدمی سے زیاد

کہ تا کرکے کوفے میں ظلم کثیر ‏ مجھے میرے بھائی کو کرکے اسیر

کہ ہم ابن سفیان کی بیعت کریں ۔ وگرنہ وہیں تیغ کے منہ پڑیں

یہ سنکر میں مسجد میں فوراً گیا ۔ پئے مصلحت ایک خطبہ پڑھا

نصیحت بہت میں نے لوگوں کو کی ۔ مدد کیلئے سبکو ترغیب دی

کہا میں نے ہر ایک سے بار بار ۔ نہ مانا کسی نے مگر زینہار

کسی نے نہ مجکو دیا کچھ جواب ۔ تو ناچار مجبور ہو کر شتاب

یہ رو رو کے داور سے میں نے کہا ۔ کہ تو شاہدِ حال رہنا خدا

ڈرایا ترے قہر سے ذوالجلال ۔ لعینوں کو میں نے بحدِ کمال

تمامی اوامر نواہی تمام ۔ بہ تفصیل انکو سنایا مدام

نہ مانی مری بات انہوں نے مگر ۔ نہ میری اعانت پہ باندھی کمر

کہاں تک کروں صبر میں دل جلا ۔ گراں سب کو تو موردِ صد بلا

یہ کہہ سن کے منبر سے اترا وہاں ۔ مدینے کی جانب ہوا میں رواں

پھر آئے مرے پاس مل کے سب — کہا دیکھئے ہو گیا کیا غضب

کہ آمادۂ جور ہی بادشاہ — وہ کوفے مین پہنچی ہی اوسکی سپاہ

سر اہل اسلام اوتارے گئے — کہ بالکل زن و بچہ مارے گئے

نہ دیکھی خطا کچھ نہ دیکھا گناہ — تہ تیغ لا کر کیا ہی تباہ

خروج آپ بھی کیجئے شاد شاد — کہ ہم سب کے سب ہین شریک جہاد

کہا مین نے اون سب سے تم مین بھلا — کہان ہی مروت کہان ہی وفا

یقیناً یہ بیعت مری توڑ کر — ملو اوس سے تم مجھسے منہ موڑ کر

کرو تم مجھے مضطر و بیقرار — نہ کچھ بن پڑے مجھسے پایان کار

کرونگا سوا اسکے اوسدم مین کیا — کہ پیغام اوس سے کرون صلح کا

ہوا آخر الامر واقع یوہین — لگا اونکا بازار دنیا مین دین

اونھین یک بیک پھر جناب حسین — شہید جفا مالک خافقین

محاسن پہ ہو خون اطہر ملا — جلو میں وہ سب بسمل کربلا

ہوئے ہیں رفاقت میں جو جو شہید — بجور و جفائے یزید پلید

حبیب خدا سید بحر و بر — جو شبیر کو دیکھیں اس شکل پر

تو گھل گھل کے مانند ابر بہار — بہت روئیں دل کھولکر زار زار

کہ اہل سمٰوات و اہل زمین — کریں گریہ ہمراہ سلطان دین

جناب بتول حزین پھر وہان — اک ایسا کریں نالۂ جان ستان

کہ عالم ہو فی الفور زیر و زبر — قیامت کے آثار آئیں نظر

یمین نبی مین علی و حسن — تو زہرا یسار رسول زمن

جو استادہ ہون شافع عرصہ گاہ — وہان آئے شبیر روحی فداہ

پہنچ جائے جس وقت نزدیک تر — جناب رسول خدا دیکھکر

کرین خوب سینے سے لپٹا کے پیار — کہیں مین فدا تجھپہ یجان نثار

تری آنکھ روشن ہو اے نور عین ۔۔۔ مری آنکھ روشن ہو تجھسے حسین

ہوں شبیر کے حمزہ دہنی طرف ۔۔۔ تو بائین کو جعفر بعز و شرف

خدیجہ وہ بنت اسد فاطمہ ۔۔۔ جو لے آئین محسن کو ہو خاتمہ

وہ آیت پڑھی پھر جناب بتول ۔۔۔ کہ جسکا یہ مقصود ہی یہ حصول

وہ دن تمکو دیتے تھے جسکی خبر ۔۔۔ وہی آج سر پر ہے الحذر

زمانے میں جس جس نے کین نیکیان ۔۔۔ وہ ہین آج حاضر یہان شادمان

جنھون نے کئے کار بد بد ہین وہ ۔۔۔ پریشان اسوقت بیحد ہین وہ

یہی چاہتے ہین وہ مقہور آج ۔۔۔ کہ ہمسے ہو وہ کار بد دور آج

یہ فرما کے صادق علیہ الثنا ۔۔۔ بہت روئے نالے پہ نالہ کیا

کہ وہ آنکھ ہنستا نہو زینہار ۔۔۔ جو اس واقعے پر نہو اشکبار

مفضل نے رو کر کیا یہ کلام ۔۔۔ مفضل اب ارشاد ہو یا امام

کہ ہی اوسپہ رونے مین کتنا ثواب — کہا شہ نے شیعونکو ہی بیحساب

مفضل نے پوچھا کہ شاہِ ہدیٰ — یہہ فرمائے ہوگا پھر اور کیا

کہا شاہ نے اوٹھہ کے بنتِ نبی — خدا سے کہینگی الٰہی ابھی

وفا کو جو تھا مجھسے وعدہ کیا — کہ دے میرے اعدا کو یارب سزا

جو کرتے تھے جور و جفا روز و شب — جنہون نے لیا حق میرا بے سبب

جفاؤن سے ناحق ستایا مجھے — دیا رنج مارا رولایا مجھے

کیئے میرے فرزندونپر وہ ستم — رہے عمر بھر مبتلائے الم

یہ سن سنکے گریان ہون با صد ملال — ملک اوسپہ ہفت آسمان کے بحال

پھر اکبار بس حاملِ عرش سب — تڑپ جائنگے ہون جان بلب

اسیطرح سکانِ تحت الثریٰ — ہون اکبار مصروفِ آہ و بکا

یہ گویا ہوئے پھر امام انام — ہمارے وہ ظالم وہ قاتل تمام

وہ جو جو کہ راضی تھے اِس بات پر
کہ ہم پر کرین ظلم سنگین جگر

نہ اونمین سے اوس دن بچے ایک بھی
مگر قتل ہو الغرض نوبت وہی

مفضّل نے کی عرض مولا میرے
عقیدہ یہ بعضونکا ہی شیعون سے

کہ احباب و اعداء جملہ امام
نہ یون زندہ ہوکر کرینگے قیام

امامِ ہدیٰ نے دیا یہ جواب
نہ دیکھا اونہون نے میانِ کتاب

مراجدِ امجد رسولِ خدا
اوسیطرح ہم اہلبیتِ ہدا

حکایات رجعت بیان کر چکے
یہ سب رازِ مخفی عیان کر چکے

اونہون نے نہ کیا ہوگا ابتک سنا
یہ آیت میانِ کتابِ خدا

ولنذیقنهم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر

ہر آئینہ اونکو عذابِ صغیر
چکھائینگے غیر از عذابِ کبیر

مفضّل وہ رجعت ہی چھوٹا عذاب
بڑا ہی قیامت کا سارا عذاب

شہِ دین و دنیا نے دی پھر خبر
کہ شیعو نمین ایسے بھی ہین بے بصر

کئے ہین بصد خامکاری قصور
کئے معرفت مین ہماری قصور

وہ کہتے ہین رجعت کے معنی یہی
کہ دنیا و دین کی یہ شاہنشہی

ملیگی سراسر دوبارہ ہمین
کہ ابن حسن سلطنت پھر کرین

یہ ارشاد فرماکے شہ نے کہا
تعجب ہی نافہم سمجھے یہ کیا

کہ دنیا و دین کی یہ شاہنشہی
بھلا ہمسے کس شخص نے چھین لی

کہ وہ سلطنت تمکو پھیریگا پھر
بظاہر تو مخفی نہین ہی یہ سر

نبوت امامت خلافت مدام
ہماری ہی خاطر ہی صبح و شام

بہ تحقیق شیعہ ہمارے اگر
کرین فکر قران مین بیشتر

مفصل ہمارے فضایل مین سب
نہ پھر شک کرین وہ کبھی یکنفس

یزید سے تا یحذرون یکجا
مع ترجمہ جو رقم ہو چکا

پسے آلِ یعقوب اسکا نزول | ہوا ہی یہ بعدِ جنابِ رسول
مگر اس سے تاویل رجعت ہی سب | یہی شان مقصود آیت ہی سب
کہ ہامان و فرعون سے مدعا | ہین ثانی و اوّل جو اول کہا
امام ہمارے نے کیا پھر بیان | اوٹھے گا مرا جدِّ امجد وہان
جنابِ علی سیّد الساجدین | مع حضرت باقرِ علمِ دین
ستمگار جتنے ظلم جو کچھ کئے | کرین وہ رسولِ خدا سے گلے
کرینگے بیان غم کا سب ماجرا | کہینگے جو منصور نے ہی کیا
پھر اوٹھے گا موسیٰ کاظم وہان | کریگا وہ سب ظلمِ ہارون بیان
علی ابن موسی الرضا پھر اوٹھے | کہے ظلم مامون نے جو جو کئے
کرے اوٹھ کے بس پھر محمد تقی | شکایت جو مامون مردود کی
علی نقی بعد اونکے اوٹھے | بنِ معتصم کے کرے سب گلے

یکایک حسن عسکری پھر وہان — اوٹھے معتمد کا شکایت کنان

بس اوٹھے کا پھر خاتم الاولیا — مع جامۂ سید الانبیا

احد مین ہوا سرخ جو مثل گل — جراحات دندان و جبہے گل

ملائک کا ہو گرد پیش ازدہام — رہین وہ سراپا فداے امام

رسولِ خدا سے کہے وہ وصی — کیئے گو بیان آپ نے یا نبی

خلائق سے اکثر مرے وصف سب — علامت نسب نام کنیت لقب

مگر امت بد نے یا مصطفےٰ — کیا رد و انکار با صد جفا

شب و روز میری اطاعت نہ کی — مرے حق مین کہتے تھے سب وہ شقی

نہین وہ تولد ہوا اب تلک — نہوگا کبھی تا بقاے فلک

کہا بعضون نے گو وہ پیدا ہوا — مگر ایک مدت ہوئی مرگیا

یقیناً وہ دنیا مین ہوتا اگر — تو غائب نہ رہتا کبھی اسقدر

براہ خدا صبر میں نے کیا	سنیں اونکی سب باتیں یا مصطفےٰ
دیا اب مجھے حق نے حکم ظہور	یہ فرمائیں سنکر رسول غیور

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّءُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ

کہیں پھر خدا نے مدد کی تری	کہ اب نصرت و فتح ظاہر ہوئی
خدائے جہاں کا یہ فرمان عام	ہوا خلق میں سب پہ ظاہر تمام

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

پڑھیں بعدہ پھر رسول زمان	اس آیت کو یوں خرم و شادمان

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ

وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا وَيَنْصُرَكَ

اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيزًا

مفضل نے کی عرض مولا مرے
رسولِ خدا سے گنہ کیا ہوے

جو ارشاد کرتا ہی رب العلا
مقدم مؤخر بجل سب کیا

جنابِ امامِ ہدیٰ نے کہا
یہ کی تھی رسولِ خدا نے دعا

جو حیدر کے شیعہ تھے نیکو شعار
جو ہین میرے فرزندون کے دوستدار

گناہان مستقبل و ماضیے
قیامت تلک جو اونھون نے کیا

وہ سب میری گردن پہ رکھ یا الٰہ
نہ دینا اونھین کچھ سزاے گناہ

جو بگڑے سے گئے حشر مین وہ ضعیف
مین ہو جاؤنگا انبیا مین خفیف

یہ سن سنکے شیعونکی ساری خطا
دھری بر سرِ اشرف الانبیا

کہ یعنی پئے خاطرِ شاہ دین — کیے عفو گویا ہوئے ہی نہین

مفضل یہ سُن کے روتا ہوا — شہ دین سے اسطرح گویا ہوا

کہ گویا یہ ہم سب پہ لطفِ خدا — خصوصًا ہی فضل و کرم آپ کا

کہ ہم سب گنہگار بخشے گئے — تو حضرت یہ ارشاد فرما ہوئے

سناؤن مفضل مفصّل تجھے — یہ ہی بات مخصوص ہے تیرے لیے

ہون خالص تر مثل شیعہ جو اور — وہ سب اسمین داخل ہین بے فکر و غور

مگر یہ حدیث اے مفضل کبھی — نہ اور نسے تو کہنا مفصّل کبھی

جو نا معتمد اور بے باک ہین — گناہون کے کرنے مین چالاک ہین

جو رہتے تھے مصروفِ لہو و طرب — گنہ کیلئے ڈھونڈھتے ہین سبب

اگر یہ فضائل سنین وہ فضول — تو ترکِ عبادت کرین وہ جہول

مگر اے مفضل یہ سُن لے ذرا — نہ پہنچے گا ہمسے انھین فائدہ

کہ فرما چکا صاف ربّ غنی ‎ ‎ ‎ ‎ شفاعت نہین کرتے ہر اک کی

مگر جو پسندیدہ ہووے کلام ‎ ‎ ‎ ‎ باخلاص و اصلاح و تقوے تمام

یہان غور شفیقونکا دامن ہے چاک ‎ ‎ ‎ ‎ خشیت سے خالق کے ہین غمناک

یہ بولے مفضل سے پھر شاہ دین ‎ ‎ ‎ ‎ پڑھینگے یہ آیہ شہِ مرسلین

لِیُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ

مفضل نے کی عرض پھر یا امام ‎ ‎ ‎ ‎ مگر سارے دینون پہ خیر الانام

زمانہ مین غالب ہوئے کیا نہین ‎ ‎ ‎ ‎ ہوئے شاہ ارشاد فرما نہین

کہ غالب اگر سب پہ ہوتے نبی ‎ ‎ ‎ ‎ تو ادیان باطل نہ رہتے کبھی

نہ رہتا یہود و نصارا کا دین ‎ ‎ ‎ ‎ مجوس اور یہ فرقہ ضالین

وہ شاہِ جہان خاتم الاوصیا ‎ ‎ ‎ ‎ مع حضرتِ سید الانبیا

ہون رونق فزاے جہان شاد کام ‎ ‎ ‎ ‎ عمل ہوگا اس آیہ پر لا کلام

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ
كُلُّهُ لِلَّهِ

کہا شہ نے پھر وہ امام ہدا | جو کوفے کی جانب ہے رونق فزا

تو برسائے خلاقِ ارض و سما | بشکل ملخ آسمان سے طلا

کہ جسطرح عالم مین ہے رب غنی | ہے برسا چکا پھر ایوب بھی

جواہر زر و سیم شاہِ انام | زمین سے نکلوا کے بانٹین تمام

کہا پھر مفضل نے دے اب خبر | کہ شیعہ کا شیعہ ہو مقروض اگر

اوسیطرح مرجائے وہ ذمہ وار | رہا ذمہ داری مین انجام کار

کہا شاہِ دین نے نہین بیخبر | بھلا رہتے تھے ہم کہین بیخبر

یقیناً مرا خاتم الاوصیا | کرے اولاً بعد رجعت ندا

کہ آے جو عالم مین قرض خواہ | کسی میرے شیعہ کا بے اشتباہ

جو آئے وہان پاسے دام دام | ہو ایک دانہ یا ایک خرمن تمام

سنو آج گنجینہ داران راز | کلید دہان کھولے قفل دہان

بفیضِ جسگر بند مشکلکشا | بہارِ جوانانِ باغِ جنان

سر اسیمِ تا خاتمِ اہلبیت | پئے دوستان چھیڑ دون داستان

باسناد معتد بنِ بابویہ | کہ یعنی محمد بنِ بابویہ

روایت مین لایا ہی وہ نیکذات | جنابِ محمد نقی سے یہ بات

بیان اپنے آباے اطہار کا | بیان اسطرح پر یہان ہی کیا

کہ فرما چکے ہین جنابِ حسین | مین اکدن حضورِ شہِ مشرقین

گیا اور دیکھا زبس شادمان | اُبی بن کعب آچکا ہی وہان

مجھے دیکھکر سید الانبیا | لگے کہنے خوش آمدی مرحبا

تعالے اللہ اوجِ زمان و زمین | تعالے اللہ اوجِ مکان و مکین

یہ سنکر بن کعب گویا ہوا
جہان مین سوا آپکے مین فدا

کوئی زینت آسمان و زمین
کہان اور ہی سید المرسلین

رسول اللہ ارشاد فرما ہوئے
قسم اوس خدا کی کہ جسنے مجھے

خلائق پہ دنیا مین بھیجا بحق
دیا اپنے سب مرسلون پر سبق

زمین سے زیادہ یہ افلاک پر
بڑے رتبہ رکھتا ہی لخت جگر

لکھا عرش اعلےٰ کے دہنی طرف
چراغ ہدے ابن شاہ نجف

ہی خاتم کا میرے نگینہ یہی
ہی امن و امان کا سفینہ یہی

یہی خضر ہی پیشواے انام
نہین سستی و ضعف کا اسمین نام

یقین کر بن کعب بالراس و عین
ہی بیمثل و مانند میرا حسین

یہ کوہ گران ہی بہ عز و بحلم
یہ بحر روان ہی بہ فخر و بعلم

کہ صلب مبارک سے اسکے یہان
کیا نطفہ پاک حق نے عیان

دعائین کی اوسکو وہ تلقین کین | کہ عالم مین آگاہ کوئی نہین

کریگا خلائق مین کوئی دعا | نہ ساتھ اون دعاؤن کے صبح و مسا

مگر یہ کہ اللہ اوس بندہ کا | یقیناً کرے حشر روز جزا

اسی نور عین پیمبر کے ساتھ | اسی پور زہرا و حیدر کے ساتھ

شفیع اوسکا ہر طرح ہوگا حسین | کہ ہی وہ غلام اور آقا حسین

کرے دور اندوہ و غم سب خدا | کرے مشکل آسان کرے قرض ادا

ہر اک راہ دنیا و دین کھولدے | کرے اوسکے دشمن پہ غالب اوسے

نہ عیبون کے پردے کرے چاک چاک | فضیحت سے تا یہ رہے صاف پاک

یہ سنکر بن کعب نے عرض کی | ہو ارشاد ہی وہ دعا کونسی

پیمبر نے فرمایا بعد نماز | تو جسطرح بیٹھا ہی پڑھ با نیاز

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِکَلِمَاتِکَ مَعَاقِدَ عِزٍّ مِنْکَ

وَسُكَّانِ سَمٰوَاتِكَ وَاَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ اِنْ

تَسْتَجِيْبَ لِيْ فَقَدْ رَهِقَنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا

فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

وَاَنْ تَجْعَلَ لِيْ مِنْ عُسْرِيْ يُسْرًا

باخلاص تو جب پڑھے یہ دعا
ہر اک کام آسان کر دے خدا

شہادت وہ تلقین کریگا تجھے
کہ تجھپر درِ علم و عرفان کھلے

بنِ کعب نے پھر کہا مین فدا
تبا نطفۂ پاک کا ماجرا

مرے مثل ہی وہ کہا شاہ نے
علانیہ ظاہر ہون اوس نطفہ سے

علوم و معارف خدا کے ہوں وا
اگر اوسکا تابع ہو عبدِ خدا

کہ بنجائین سب دین و دنیا کے کام
رہین تا ابد شادمان صبح و شام

مگر اوسکا منکر جو ہو مردود ہون
گرے چاہِ ذلت مین وہ سرنگون

بن کعب نے عرض کی مین فدا | بھلا اوسکا کیا نام ہی کیا دعا
کہا شہ نے ہی نام اوسکا علی | ندا اوسکی یہ ہی خفی و جلی

یَا دَائِمُ یَا دَیمُومُ یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ یَا کَاشِفَ الْغَمِّ وَیَا فَارِجَ الْهَمِّ وَیَا بَاعِثَ الرُّسُلِ وَیَا صَادِقَ الْوَعْدِ

پڑھے یہ دعا جو کوئی خوش نہاد | وہ ساتھ اوسکے محشور ہو دلشاد
بن کعب نے پھر کہا یا نبی | خلف کون ہی کون اوسکا وصی
کہا ہی وصی و خلف بیگمان | ہی مختار ارث زمین و زمان
کرے حکم حق پر جو ہر روز و شب | بتاویل و تفسیر احکام رب
محمد ہی نام اوسکا باقر لقب | ہمیشہ ملک آسمانون کے سب
شب و روز جب مانگتے ہین دعا | یہ کرتے ہین خالق سے وہ التجا

اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ لِیْ عِنْدَکَ رِضْوَانٌ وَوُدٌّ فَاغْفِرْ لِیْ وَلِمَنْ تَبِعَنِیْ مِنْ اِخْوَانِیْ وَشِیْعَتِیْ وَطَیِّبْ مَا فِیْ صُلْبِیْ

کرے دوسرا جب کہ اسپر عمل
پڑھے اسطرح شیعتی کے بدل

شِیْعَۃِ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ

یہ کہتے ہین احمد کہ اکدن مجھے
خبر حق سے دی آکے جبریل نے

کہ اوس صلب اطہر مین یا مصطفیٰ
جو نطفہ خدا نے مرتب کیا

ہے اوس نطفۂ طیب نیک کا
بڑا مرتبہ پیش رب ہدا

اوسیکا خدا نے بعز و وقار
دیا پیش خود نام جعفر قرار

کہ مھدی و ہادی بنایا اوسے
رضاوَن پہ راضی بنایا اوسے

کہ ہے پیش خداوند جلّ وعلا
یہی ہے کتابون مین اوسکی دعا

يَا دَانَ غَيْرَ مُتَوَانٍ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِجْعَلْ
لِشِيْعَتِيْ مِنَ النَّارِ وَقَاءً وَلَهُمْ عِنْدِكَ رِضَى
وَاغْفِرْ ذُنُوْبَهُمْ وَيَسِّرْ اُمُوْرَهُمْ وَاقْضِ
دُيُوْنَهُمْ وَاسْتُرْ عَوْرَاتِهِمْ وَهَبْ لَهُمُ
الْكَبَائِرَ الَّتِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ يَا مَنْ لَا يَخَافُ
الضَّيْمَ وَلَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اِجْعَلْ لِّيْ
مِنْ كُلِّ غَمٍّ فَرَجًا

پڑھے اس دعا کو جو کوئی مدام	تو ہو حشر اوسکا بروز قیام
مع جعفر ابن محمد مرد	سوئے جنت عدن رہ نورد
ہوا نطفہ پاک اوس سے عیاں	مسمّے بموسیٰ کاظم یہاں
انّی نے کہا یا رسول احمدا	خبر ایک کی دیگا کیا دوسرا

کہا شہ نے مجکو بروے زمین | خبر دے گئے اونکی روح الامین
کہا پھر یہ ارشاد فرمائے | دعا اوسکی بھی ہوگی تبلائے
سوائے دعا ہاے جد و پدر | کہا شہ نے ہان یہ ہی اے باخبر

یَا خَالِقَ الْخَلْقِ وَیَا بَاسِطَ الرِّزْقِ وَفَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی وَبَارِیَ النَّسَمِ وَمُحْیِیَ الْمَوْتٰی وَمُمِیْتَ الْاَحْیَاءِ وَدَائِمَ الثَّبَاتِ اِفْعَلْ لِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ

جو کوئی پڑھے اِس دعا کو مدام | تو حاجات اوسکے روا ہون تمام
قیامت مین تھامے خدا اوسکی ہاتھ | کرے حشر موسیٰ بن جعفر کے ساتھ
پھر اک صلب مین نطفہ پیدا کیا | علی نام رکھکر ہویدا کیا
یہ ہی خاص مروی علی کی دعا | کہ یعنی یہی ہے اوسیکی دعا

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِی الْهُدٰی وَثَبِّتْنِیْ عَلَیْهِ وَ

اَحْشُرْنِیْ عَلَیْہِ اٰمِنًا اٰمِنَ مَنْ لَا خَوْفَ عَلَیْہِ وَلَا حُزْنَ وَلَا جَزَعَ اِنَّکَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ

خوشا صلب میں اوسکے پیدا کیا	کہ نطفہ مبارک خدا نے دیا
محمد کیا نام زد پھر اوسے	کہ تا مومنوں کی شفاعت کرے
وہی وارثِ علم و حلمِ خدا	دلیلِ خدا شمعِ راہِ ہدیٰ
خدا کیلئے مصطفےٰ کے لیئے	بوقتِ ولادت گواہی وہ دے
خدا سے دعا میں وہ شاہِ انام	یہی عرض کرتا ہی ہر صبح و شام

یَا مَنْ لَا شَبِیْہَ لَہٗ وَلَا مِثَالَ اَنْتَ اللہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا خَالِقَ اِلَّا اَنْتَ تُغْنِی الْمَخْلُوْقِیْنَ وَتُبْقٰی اَنْتَ حَلُمْتَ عَمَّنْ عَصَاکَ وَفِی الْمَغْفِرَۃِ رِضَاکَ

باخلاص جو اِس دعا کو پڑھے
وہ مولا شفاعت کو اوسکی بڑھے

خدا نے دیا صلب مین اوسکے بھی
نکوکار نطفہ مبارک زکی

علی نام رکھا پھر اوس شاہ کا
بلطف و بعز و بمہر و عطا

کیئے اپنے سب علم اوسپر عیان
نرکھا کوئی راز اوس سے نہان

خفی و جلی پیش پروردگار
یہی ہی دعا اوسکی لیل و نہار

یَا نُوْرُ یَا بُرْھَانُ یَا مُنِیْرُ یَا مُبِیْنُ یَا رَبِّ اکْفِنِیْ
شَرَّ الشُّرُوْرِ وَ اٰفَاتِ الدُّھُوْرِ وَ اَسْئَلُكَ النَّجَاةَ
یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ

پڑھے اِس دعا کو جو باصد حضور
علی نقی بے تامل ضرور

شفاعت کرے خلد مین لیکے جاے
ہر ایک رنج و آفت سے اسکو بچاے

دیا صلب مین اوسکے حق نے قرار
وہ ایک نطفہ پاک عالی وقار

کہ رکھا پھر اوسکا حسن حق نے نام | بصد خوبی و عزت و احترام
یہان اوسکو اپنا کیا جانشین | کیا مومنون کا شفیع و معین
خداوند عالم سے باصد نیاز | دعا مین یہ کہتا ہی وہ سرفراز

يَا عَزِيْزُ الْعِزِّ فِيْ عِزَّةٍ مَا اَعَزَّ عَزِيْزُ الْعِزِّ
يَا عَزِيْزُ اَعِزَّنِيْ بِعِزِّكَ فِيْ عِزَّةٍ يَا عَزِيْزُ
اَعِزَّنِيْ بِعِزِّكَ وَاَيِّدْنِيْ بِنَصْرِكَ وَابْعُدْ عَنِّيْ
هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَادْفَعْ عَنِّيْ بِدَفْعِكَ
وَامْنَعْ عَنِّيْ بِمَنِيْعِكَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ خِيَارِ خَلْقِكَ
يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا فَرْدُ يَا صَمَدُ

اگر کوئی مومن پڑھے یہ دعا | کرے حشر ساتھہ اوسکے اوسکا خدا
کرے سر دہر ایک گنہگار کو | بچائے جہنم سے بیچارے کو

دیا صلب مین حق نے اوسکے اوسے ‌ ‌ ‌ وہ پاکیزہ نطفہ کہ جسکے لیئے

علانیہ ہر طرح روزِ الست ‌ ‌ ‌ کیا جبکہ بندونکا سب بند و بست

لیا عہد میثاق سب سے وہان ‌ ‌ ‌ اطاعت کرین تاکہ سب انس و جان

لیا مان جسنے یہ عہدِ خدا ‌ ‌ ‌ ہوا مومن و زاہد و پارسا

جو منکر ہوا اوس سے کافر ہوا ‌ ‌ ‌ جو کافر ہوا اوس سے منکر ہوا

وہ ہی باعثِ خلقِ لیل و نہار ‌ ‌ ‌ پسندیدہ و خاص پروردگار

وہ ہی زاہد و متقی کا امام ‌ ‌ ‌ جو غمگین تھے مومن کرے شادکام

زمانہ مین اپنی عدالت کے ساتھ ‌ ‌ ‌ کرے حکم برحق امامت کے ساتھ

کریگا وہ تصدیق اللہ کی ‌ ‌ ‌ کریگا خدا اوسکی تصدیق بھی

کہیگا جو وہ وہ کریگا خدا ‌ ‌ ‌ کریگا خروج اور جنگ و وغا

محلِ خروجِ امامِ زمان ‌ ‌ ‌ ہی مکہ حریمِ خدائے جہان

علامات ظاہر ہوں پہلے تمام — تو پھر ہو ظہورِ امامِ انام

خزانے میں اوس شاہ کے بیشمار — وہ کیا ہیں کہ انبوہ مردان کار

شجاعان جنگ آوران دلیر — غلامانِ شیرِ خدا رشکِ شیر

بڑھے صاحبِ شوکت و شان قدر — مساوی بر اعدادِ مردانِ بدر

کہ تھے سیصد و سیزدہ شخص سب — جری صف شکن سرفگن حق طلب

سواری کے گھوڑے نہایت نفیس — جو لاکھوں میں چیدہ ہزار و نمیں بیس

وہ جھمنا وہ اوڑنا کہ جیسے غزال — وہ شیروں کی آنکھیں وہ پریوں کی بال

رہے ہمرہِ سیدِ نیک نام — مزین بمہر اک صحیفہ تمام

کہ اسماء و اعدادِ اصحاب سب — صفات و وطن اور کنیت نسب

وہ دفتر کا دفتر ہو بر واقعی — صحیح اور ہو سر بسر واقعی

کریں سب کے سب ہر طرح اہتمام — اطاعت میں آقا کے ہر صبح و شام

رہین جان و دل سے وہ مصروفِ کار | رہین سعی و کوشش مین لیل و نہار

بن کعب نے عرض کی ای حضور | بیان کیجئے اب نشانِ ظہور

کہا مصطفٰے نے سن اوسکا بیان | نشان ایک ہی وہ ہی اوسکا نشان

کہ وقتِ خروجِ امامِ زمان | اوٹھے کھلکے خود صورتِ کہکشان

علم کو عطا کردے خالق زبان | کہے اے امام زمین و زمان

یہی ہی یہی وقت وقتِ ظہور | خروج آپ اب کیجئے ای حضور

کہ ظاہر ہو تا سب پہ شانِ خدا | تہِ تیغ ہون دشمنانِ خدا

علامت ہی ایک اور بھی دوسری | کہ قبضہ مین وہ تیغ ہی قہر کی

یہ جوہر ہی اوسمین دمِ انتقام | تڑپکر کھنچے خود جدا ہو نیام

ندا یون کرے مین فدا ای حضور | ذرا جلد فرمائیے اب ظہور

نہین دیر جائز برائے مراد | کہ سر پر ہی ہنگام جنگ و جہاد

یہ سنکر جو نکلین امامِ زمان | کرین قتل اعدا کو پائین جہان
جہانتک جہان مین ہین اعدائے دین | کرین قتل جن جن کے سبکو وہین
حدودِ الٰہی وہ جاری کرین | کہ جاری سب احکام باری کرین
غرض جبکہ ظاہر ہو سلطانِ دین | ہو جبریل استادہ دستِ یمین
ہو میکال بائین طرف پر کھڑا | یہ فرمایا احمد نے تمنے سنا
یہ سب ایکدن ہوگا ظاہر تمام | یہ سب تم پہ کھل جائیگا کلام
ہر اک طرح جب میرے سب کار و بار | ہین تفویضِ خلاقِ لیل و نہار
زہے بخت عبدِ خدائے جہان | ملے اوس سے جو خود باخلاص جان
دل و دست ہی اوسکا جو خوش نہاد | امامت کا قائل ہو با اعتقاد
زمانہ مین وہ ہین ہی اوسیکے لیئے | بہشتِ برین ہی اوسیکے لیئے
ہلاکت سے اور آفتون سے خدا | بچائیگا شیعونکو بس دیکھنا

کہ ہین وہ مقرِ خدا و رسول
امامت کو دل سے کیا ہی قبول

خدا روزِ محشر بہشتون کے در
کرے اونپہ وا تا کرین سب گذر

زمین پر فلک پر تجھے دون خبر
آئمہ ہین مانندِ مشک و قمر

نہ خوشبو ہو جس مشک کی کم کبھی
نہ زائل ہو جس چاند کی روشنی

بنِ کعب گویا ہوا اسطرح
کہ حق انکا مداح ہی کسطرح

کہا شہ نے اک اک صحیفہ تمام
کیا حق نے نازل پئے ہر امام

مزین بمہر و بمہر و عطا
کہ ہی نام ہر مہر مین ایک کا

کہ ہر ایک صحیفہ مین ہر ایک کے
سب اوصاف و احکام ہین سب لکھے

سنو بزم آرا سے سر خفی
قریبِ ظہورِ امامِ زمان

جو واقع ہو فی الواقعی وہ لکھون
شنیدہ کرون مثل دیدہ بیان

ہون بعضے علامات بھی با لضرور
لکھون مین پئے خاطرِ دوستان

بن بابویہ محمد بہ نام | مع شیخ طوسی عالی مقام
علی ابن موسیٰ سے راوی ہوئے | یہ فرماتے ہین شہ کہ شیعہ مرے
بہت خاص وہ ہین کہ غم کھائینگے | بہت دین حق سے نکل جائینگے
یہ احوال واقع ہوا وسدم تمام | حسن عسکری علیہ السّلام
کرے دار فانی سے جب انتقال | ہو غائب ادھر حجت ذوالجلال
امامِ زمان جب چھپے یک بیک | پریشان ہوں سب انس سما تا سمک
تب ہجر سے شیعونکے دل جلین | سراسیمہ ہون ہاتھ غم سے ملین
قریب آئے جسدم زمانِ ظہور | رجب کے مہینے مین با صد سرور
فلک سے صدا آئے یہ تین بار | یہ پہلی صدا ہی سنین ہوشیار

اَلَا لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظَّالِمِینَ

کہ یعنی ہی البتہ ثابت ہوئی | ستمگار و نپر لعنت ایزدی

سنین پھر صدائے دوم مین وہان | اوسیطرح اِس بات کو سب عیان

آزِفَتِ الآزِفَۃُ

کہ یعنی وہ نزدیکتر اب ہوا | جسے یاد کرتے تھے سب بارہا
صدائے سوم پھر کرے فتح باب | یہ دیکھین بہ پیش رخ آفتاب
کہ شکل مجسم ہی اک آشکار | بشر ہون ہراسان و حیران کار

هٰذَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ قَدْ کَرَّ فِیْ هِلَاكِ الظَّالِمِیْنَ

کہ بس ہی یہی سید مومنان | پھر آیا ہی اسواسطے اب یہان
کرے تا ابھی ظالمون کو تمام | یہ سن سنکے ہون مومنین شادکام
کرے آرزو مردہ ہاے زمین | کہ ای کاش ہم زندہ ہوتے کہین
غرض مومنون سے خداے جہان | کرے دور بغض و غم دشمنان
روایات ہی معتبر بیشتر | کہ روزِ خروجِ شہِ بحر و بر

کرے اول روز یون اک ندا ملک آسمان سے بحکم خدا

کہ حق ہی عیان صاف حیدر کے ساتھ تو پھر شیعان مطہر کے ساتھ

مگر آخر روز با اضطراب پکاریگا شیطان خانہ خراب

کہ عثمان و احباب عثمان پر خدا کی طرف سے ہی حق منحصر

ضعیفان و بدبخت و بد اعتقاد پڑین شک و شبہ مین وہ کج نہاد

یہ سنتے ہی اوسکے ہوا خواہ ہون بہک جائین پھر جائین گمراہ ہون

مگر فی الحقیقت جو ہین باخبر حدیثین جنھین یاد ہین بیشتر

جنھین میل ارباب عصمت سے ہی ولا خاندان رسالت سے ہے

اونھین ہووےگا معلوم فی الواقعی کہ شیطان سے ہی یہ صدا دوسری

رہین سب وہ ایمان پہ کامل وفا بدل اہلبیت نبی پر فدا

یہ وارد ہوئی ہے خبر معتبر امام زمان ہادی بحر و بر

دہم روز شنبہ بماہِ عزا
کرے سنگ اسود کو وہ تکیہ گاہ
جو اوّل پئے بیعتِ شاہِ دین
کہ نازل ہو بس شکل مرغ سفید
پھر اک پاؤن کعبہ پہ تو دوسرا
فصاحت سے پھر وہ ندا یہ کرے

بروے زمین ہے جو رونق فزا
بہ پشتِ مبارک وہ عالم پناہ
کرے قصد ہی جبرئیل امین
وہ بیعت کری کھولے قدرت کے بھید
ہو بیت المقدس پر رکھکر کھڑا
تمامی خلائق دم اونکا بھرے

أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ

کہ یعنی ہوا ظاہر امرِ خدا
پتا ہی روایت مین اس حال کا
برائے تنبہ بامرِ خدا
کہ گھر گھر جو سوتے ہون بیدار ہون

طلب مین نہ جلدی کرو مطلقا
کہ نام و نسب قائمِ آل کا
بیان کر کے جبرئیل دی وہ ندا
جو بیٹھے ہون استادہ یکبار ہون

کھڑے ہوں جہاں اسقدر خوف کھائیں
کہ بیساختہ سہم کر بیٹھ جائیں

علامات میں یہ بھی ہی اک نشان
کہ مولا ہوں دنیا میں ظاہر جوان

جو دیکھے گا سو سے شہنشاہِ دین
کہیگا چہل سالہ ہیں یا نہیں

رہی اکطرح پر شہِ شش جہات
ہمیشہ جوان تا بروزِ وفات

حدیثوں میں وارد ہی اے ذی شعور
کہ ہیں پانچ چیزیں نشانِ ظہور

نشانِ اولین آسمان کی صدا
نکلنا ہی سفیان کا دوسرا

علامت یہ ہی تیسری بالیقین
کہ افواج سفیان کو نگلے زمین

ہی قتل حسینی نسب چار مین
بس کو فع یا بیش کعبہ کہیں

یمن سے خروج یمانی جوان
علامات سے پانچوان ہی نشان

ہو جبکہ دم ظہورِ امامِ مبین
چلیں سیصد و سیزدہ مومنین [۳۱۳]

کہ ہوں بعض بستر سے گم وقت شب
سحر کو نمایاں ہوں مکہ میں سب

تو بعضے سوار ابرش ابر پر | علانیہ حاضر ہوں وقت سحر

وہ تلواریں پھر سیصد و سیزدہ | کریں ہر سر اسم تقسیم شہ

جو نازل ہوئے ہوں فلک سے تمام | کہ ہر اک کا حلیہ نسب اور نام

ہر اک پر مع اصل نام پدر | لکھا ہو بخط قضا و قدر

حدیثوں سے ظاہر ہوا یہ کلام | کہ پندرہویں تاریخ ماہ صیام

نمایاں ہو سورج گہن چرخ پر | مہینے کے آخر خسوف قمر

قواعد سے تنجیم کے ہی خلاف | ہی برعکس عادت کی یہ صاف صاف

تہ خاک پھر ہو گی فوج شفقی | وہ روداد ساری بیاں ہو چکی

پھر اک روز سورج میان فلک | ٹھہر جائیگا اوسط عصر تک

ہو مغرب سے اک دن طلوع آفتاب | پھر اک ذو ذنب ہو نمایاں شتاب

نکلکر وہ مشرق میں ایسا ہو خم | کہ دونوں سرے ہوں قریب بہم

ظہور آسمان پر ہو سرخی کا پھر
ہو آفاق گردون پہ وہ منتشر

پھر اک آگ مشرق سے ہو کر بلند
رہے تیس یا ساٹھ دن سربلند

ممالک پہ غالب ہوں اکثر عرب
کریں مردم مصر ظلم و تعب

کریں قتل اپنے شہنشاہ کو
خراب اور برباد پھر شام ہو

خلافت میں پڑجائیں سو سو خلاف
علم ہوں علم تیں پھر مصاف

بنی قیس کا پھر عرب کا علم
رہے داخل مصر با صد ستم

بنی کندہ کے ہوں علم پھر رواں
عرب سے خراسان کو ناگہاں

تو پھر ساٹھہ کاذب یہاں ہوں عیاں
نبوت کا دعوے کرے ناگہاں

علمہائے آلِ ابو طالب آئین
وہ بارہ امامت کے سب طالب آئین

تو پھر شہر بغداد میں چاشتگاہ
نمایاں عجب ایک ہو باد سیاہ

ترقی ہو پھر زلزلہ کی وہاں
کہ ہوں شہر کے شہر زیر زمین

پڑین قحط و طاعون سے تھلکے — فوائد نہ ہاتھ آئین اموال کے

زراعت تہ و بالا ہون سب خراب — ہر اک پہ کھلجائے وحشت کا باب

سہے اس قدر تلخ کامی عراق — بلا کا ہو مورد تمامی عراق

عجم مین بھی برہم ہون و طائفے — کرین جنگ باہم بہت خون بہے

تو پھر اہل بدعت مین کچھ بد سلوک — وہان مسخ ہون شکل میمون و خوک

عجائب غرائب برائے ظہور — علامات ہین اور بہر سرور

کہ اکثر میان کتاب بحار — کیا مجلسی نے بیان ہشیار

سنو شیر میدان جنگ آوری — سر و تن فدائے امام زمان

امام زمان خاتم الاوصیا — بظاہر ہون بے رونق فراجہان

علامات رجعت ہین پیش نظر — مبارک ہو احباب جان بازیان

جناب محمد بن بابویہ — مع شیخ جعفر بن قولویہ

ہی ابن ابراہیم نعمانی ایک
محمد ہی نام اور راوی ہی نیک

ہی ارشاد صادق کہ گویا یہان
ہم اب دیکھتے ہین بچشم عیان

کہ قائم ہمارا علیہ السلام
پہنکر نبی کی زرہ وہ امام

پھر اک اسپ اشہبی پہ ہوکر سوار
ہو پیشانی اوس اسپ کی قشقہ دار

نجف مین اس انداز و اعجاز سے
خراماں وہ ہوگا کہ ہر شہر کے

سب اشخاص اسطرح دیکھین اوسے
کہ خود اپنے شہرون مین ہون دیکھتے

امام زمانہ کرے پھر علم
جناب رسول خدا کا علم

کہ جھڑا اوسکی ہو عرش کا ایک عمود
سراپا بیاری رب ودود

کرے جس جماعت پہ اوسکو بلند
ہلاکت مین پڑجائین وہ خود پسند

جو اوندک تکان سکتے ہین جناب
تو جرأت کا شیعو نپہ ہو فتح یاب

زبر دست پامرد ہون مومنین
صلابت مین دل قطعہ آہنین

ہر اک مرد مومن کو رب ہدے ‏ — کریگا چہل کس کی قوت عطا

تہ خاک جو مومنین ہین نہان ‏ — کرے ہین خبر سے او نہین شادمان

مقابر مین وہ جا بجا آیا کرین ‏ — ظہور مبارک کا چرچا کرین

یکایک پے نصرت و فتح شہ ‏ — ہون نازل ملک سیصد و سیزدہ

ملائک مین بعضے وہ ہونگے مگر ‏ — جو کشتی مین تھے نوح کے ہمسفر

ہون ہمراہ بعضے رفیق خلیل ‏ — کہ جو نار نمرود مین تھے کفیل

وہ ہمراہیان کلیم خدا ‏ — کہ جسوقت دریا ہوا تھا جدا

رفیق مسیحا بھی ہون کچھ ملک ‏ — گئے تھے جو ہمراہ سوئے فلک

ملک پھر وہ نازل ہون اربع ہزار ‏ — کہ جنکا لقب ہی علامات دار

ہزار اور آئین جو زیر فلک ‏ — تو پھر سیصد و سیزدہ ملک

جو حاضر ہوئے بدر مین ایکدن ‏ — پے نصرت سید انس و جن

پھر آئین ملک اور اربع ہزار
محرّم کی دسوین کو جو بیقرار

پئے حضرتِ سیّدِ تشنہ کام
دل و جانِ زہرا علیہ السّلام

کہا آکے یون اے شہِ کربلا
کرین قتل اعدا کو ہم مطلقا

نہ راضی ہوا پر وہ سلطانِ دین
کہا فضلِ حق سے مین عاجز نہین

غرض سب پراگندہ مو نوحہ گر
مجاور رہین وہ مرقدِ پاک پر

مصائب پہ حضرت کے لیل و نہار
حزین سب کے سب رہتے ہین اشکبار

ترقی ہی اک نالہ و آہ کو
قیامت تلک روئینگے شاہ کو

ملک ایک اونمین ہی عالیمقام
وہ سردار ہی سب کا منصور نام

زیارت کو زوّار جاتے ہین جب
ملائک وہ لینے کو آتے ہین سب

جو رخصت ہو زوّار وہ شاہ سے
ملک سب ہین پہنچانے جاتے اوسے

جو بیمار ہو جاے وہ مردِ دین
عیادت کو اوسکی یہ جائین وہین

وہ دنیا سے کرتا ہی جسدم قضا / نماز اوسپہ کرتے ہین یہ سب ادا

تہِ دل سے دیکر دعائین اوسے / یہ سب توبہ کرتے ہین اوسکے لیئے

غرض ہین نہین پر یہ سب گوار / امامِ زمانہ کا ہے انتظار

کہ ظاہر ہو جسدم امامِ انام / تو آجائین یہ سب اوسکی کام

کرینگے غضبناک ہوکر جہاد / نکالینگے سب کے بلا کے عناد

وہ لائینگے اک اک یہ قہرِ خدا / اعادی کو دینگے سزائے جفا

روایت یہ آئی ہی ذی اعتبار / سکندر کو حق نے دیا اختیار

جو ہین ابر صعب اور ابر ذلول / کرے ایک کو انمین سے وہ قبول

دوم ابر کو جو کہ ہی بے صدا / قبول اوسنے اپنے لیئے کرلیا

امانت رہا صعب با رعد و برق / پئے خدمتِ سیدِ غرب و شرق

ہو جسوقت ظاہر شہِ نامدار / اوسی ابر پر ہوئیگا ایک سوار

کرے سیر پھر شاہِ دنیا و دین
یہ ساتون فلک اور ساتون زمین

ہوائین ہر اک قسم کی بیشتر
ہون تسخیر شاہنشہِ بحر و بر

نبی و علی کا وصی آخیر
جوان شکل مین ہین توسن مین ہین پیر

وہ طاقت و قوت ہو نامِ خدا
کہ گاہے اگر وہ امامِ ہدا

درختِ کلان کو تکان ایک دے
او کھڑ کر وہین بیخ وہ گر پڑے

جبل مین جو حضرت کرین اک صدا
تو ہو پھٹکے پتھر سے پتھر جدا

خدیوِ جہان مالک بند و بست
تمامی کرے سیرِ بالا و پست

کرے کوہ و صحرا و دریا کی سیر
ہو محکوم ہر وقت دنیا کی سیر

نہ باقی رہے کوئی ایسا مقام
نہ جاسے جہان وہ امامِ انام

وہ برپا کرے دین حق ہر کہین
او گل دے ہر اک گنج و معدن زمین

جدہر رخ کرے شاہ گیتی پناہ
دلونپر ادہر تا بیک ماہ راہ

عجب طرح کا رعب چھانے لگے
لعینونکو اندوہ کھانے لگے

وہ پہچان لے دیکھکر اک نظر
کہ مومن یہ ہے یہ منافق بشر

نکوکار یہ ہے یہ بدکار ہے
یہ ہے بخطا یہہ گنہگار ہے

ہر اک شخص پر شاہ عالم پناہ
ہر اک حکم جاری کرے بے گواہ

سلیمان و داؤد کی طرح سے
کرے اصل احوال پر فیصلے

جہان جائے سلطان جن و بشر
رہے سایۂ ابر بالائے سر

ہون اوس ابر سے صدائین بلند
سنین ساری مخلوق یہ وعظ و پند

کہ مہدی و آلِ محمد ہے یہ
خدا کی عدالت کا مقصد ہے یہ

کرین دور کا قصد جب شاہِ دین
سمٹ جائے اکبار روئے زمین

کہ حضرت مع لشکر اک آن مین
مسافات عالم وہین طے کرین

خرامان ہون جب وہ امامِ ہدا
تو احمد کے مانند نامِ خدا

سراسر ہو پرنور روئے زمین ۔ نہ چشم فلک دیکھے سایہ کہین

برآمد ہو مکّے سے جب وہ جناب ۔ کرے یہ ندا اک منادی شتاب

کہ ہمراہ اپنے براے سفر ۔ نہ لے توشہ و آب کوئی بشر

جو مشہور ہے سنگ موسی بنام ۔ جسے چاہتے ہونگے سب خاص و عام

کہ ہے بار اک اونٹ کا وہ حجر ۔ رہے ساتھ شہ کے میان سفر

جہان ہو مقام امام زمان ۔ بارشاد ہو نصب پتھر وہان

تو بارہ روان چشمے ہون سنگ سے ۔ زمین پر بہین وہ عجب ڈہنگ سے

جو ان چشمونکا پانی پیتا رہے ۔ تو نہار بھوکا نہ پیاسا رہے

نجف مین جو پہنچین امام زمان ۔ وہین رونق افزا ہین بیگمان

روان ہو اوسی سنگ سے شیر و آب ۔ ہون سیراب اوس وہ سب بیحساب

روایات مین یون ہی ہین لکھ گئے ۔ کہ آوے طعام و علف سنگ سے

بافراط پیدا ہو شام و سحر　　کریں نوش سب مردم و جانور

عصا ہوگا موسی کا حضرت کے پاس　　کہ جسوقت چاہین شہِ حق شناس

تو ثعبان بنکر کرے لب جو وا　　لبون مین ہو چالیس گز فاصلہ

نگل جاوے ہر چیز کو بے تعب　　بایمائے سلطانِ ملکِ عرب

وہ پیراہن خاص باغِ جنان　　ہو زیب تنِ سیدِ انس و جان

کہ جبریل اعانت کو جب آئے تھے　　براہیم کے واسطے لائے تھے

پہنکر جسے بچ گئے آگ سے　　جلے تھے جو نمرود کی آگ سے

وہی جامہ یوسف کے تھا زیب بر　　ہوا جس سے خوشبو دماغِ پدر

جو کوریکا باعث ہوا جبر پور　　اوسی جامہ سے آیا آنکھون مین نور

سلیمان کی خاتم ہون پہنے امام　　ہون ساتھ انبیا کے تبرک تمام

اگر کوئی کافر چھپے بھاگ کر　　بہ پشتِ حجر یا بہ پشتِ شجر

باآواز گویا ہون سنگ و درخت
چھپا ہی مرے پیچھے وہ خفتہ بخت

فدا تجھپہ ہم اے امام زمان
اسے قتل کر آ یہان ہی نہان

یہانتک تو دنیامین ہو انتظام
نہ باقی رہے کچھہ بھی کفر و ظلام

جو شیعون کے سر پر پھیرے دست شاہ
خدا اونکو دے عزت و عقل و جاہ

قوی کر دے شیعونمین ہر فرد کو
ہو چالیس کی قوت اک مرد کو

ارادہ کرین جب سوئے کوہسار
اوکھاڑین بن و بیخ سے ایکبار

درندے پرندے چرندے تمام
اطاعت کرین شاہ کی صبح و شام

جو اصحاب و انصار شاہ زمان
زمین پر قدم اپنا رکھین جہان

کرے ناز سب پر وہانکی زمین
فلک عرش کا آسمان کی زمین

ہر اک دہشت و بیم رب انام
کرے دور اونکے دلوں سے تمام

کرے دشمنون کے دلون مین مکین
مرین خوف سے اشقیاء لعین

کریں دشمنوں کو جو شیعہ ہلاک
ملیں زیر پا سب کو مانند خاک

خدا اونکو دے ایسے کچھ چشم و گوش
کہ جب جاگتے ہوں با عقل و ہوش

خود آنکھوں سے شہ کی زیارت کریں
طلاقت سماعت اشارت کریں

غم و غصہ و سستی و درد و بلا
ہو شہ کی بدولت سب انکے جدا

زمین آسمان کی ہے طیبات سب
ترقی کریں خوب ہر روز و شب

نہ برسا خلافت کے جو غضب
وہ باران رحمت برستا رہے

دل آپس میں ہوں شکل آئینہ صاف
کدورت سے ہر ایک ہو سینہ صاف

درندے بھی ہوں رام با یکدگر
نہ پہونچائیں ہرگز کسی کو ضرر

عراق و عجم سے اگر تا بہ شام
کرے کوئی عورت سفر صبح و شام

مع زیور و زینت و مال و زر
چلی جائے محفوظ وہ راہ بھر

درندوں کی ایذا نہ چوروں کا ڈر
نہ رہزن کا کھٹکا نہ رہ کا خطر

بنی شیبہ مشہور ہین جنکا نام
امینانِ مفتاحِ بیت الحرام

بحکم شہنشاہ گیتی پناہ
کٹین ہاتھ اونکے بلا اشتباہ

وہ لٹکا دے جائین پھر کعبے سے
منادی ہر اک سو ندائین کرے

یہ کعبے کی کرتے ہین چوریان
ہو آگاہ مخلوقِ ربِ جہان

ہر اک زادۂ قاتلانِ حسین
ہو کشتہ بحکمِ شہِ مشرقین

کہ آبا و اجداد سے بدگہر
رضامند تھے سب وہ اِس قتل پر

کسی کار بد پر جو راضی ہوا
تو وہ کام گویا خود اوسنے کیا

امامِ زمان شاہِ دنیا و دین
کرین زندہ پھر عائشہ کو وہین

پئے ماریہ اور بہر بتول
و ام براہیم و بنتِ رسول

امامِ زمان اوس سے لین انتقام
وہ جور و جفا یاد آئین تمام

ندے پھر جو دنیا مین کعبے کی زکوۃ
کرین قتل اوسکو شہِ کائنات

یہ روشن ہو عالم مین نور جناب
کسی کو نہین حاجتِ آفتاب

ہر اک شیعہ کی عمر ہو اسقدر
کہ ہون اک ہزار اوس سے پیدا پسر

وہ مسجد کہ ہون سب در اوسکے ہزار
بنا پشت کوفہ پہ باصد وقار

کرے پشت قبرِ شہِ کربلا
وہ اک نہر جاری امامِ ہدا

کہ ملجاسے نہر نجف سے وہ نہر
خلائق ہو عذب اللسان شہر شہر

وہان جا بجا پھر امام زمان
بنائین گے پل اور پن چکیان

ہے ارشاد باقر علیہ السلام
کہ گویا ہون مین دیکھتا وہ مقام

کہ زنبیل گندم کی اک پیرزال
لئے اپنے سر پر چلی بے ملال

سوے کربلا جانب نہر جاے
کہ تا بے کرایہ دے پیس لاے

عیال اپنی لیکر امامِ زمان
رہین مسجد سہلہ مین شادمان

جو کہنہ امارت ہے وہ پائین امام
گرا کر اوسے پھر بنائین امام

یہ روشن ہو عالم میں نورِ جناب
کسی کو نہیں حاجتِ آفتاب

ہر اک شیعہ کی عمر ہو اسقدر
کہ ہوں اک ہزار اوس سے پیدا پسر

وہ مسجد کہ ہوں سب در اوسکے ہزار
بنا پشت کوفہ پہ باصد وقار

کرے پشت قبرِ شہِ کربلا
وہ اک نہر جاری امامِ ہدا

کہ ملجاے نہر نجف سے وہ نہر
خلائق ہو عذب اللسان شہر شہر

وہاں جا بجا پھر امامِ زمان
بنائیں گے پل اور پن چکیاں

ہے ارشاد باقر علیہ السلام
کہ گویا ہو ہمیں دیکھتا وہ مقام

کہ زنبیل گندم کی اک پیر زال
لئے اپنے سر پر چلی بے ملال

سوے کربلا جانب نہر جاے
کہ تا بے کرایہ دے پیس لائے

عیال اپنی لیکر امامِ زمان
رہیں مسجد سہلہ میں شادمان

جو کہنہ امارت تھے وہ پائیں امام
گرا کر اوسے پھر بنائیں امام

کرین بدعتین محو مولا تمام | کرین سنتین شاہ برپا تمام
نہ شیعو نعین مفلس ہو کوئی کہین | غنی ہون تونگر ہون سب مومنین
برائے تصدق برائے زکوٰۃ | پنائین گدا گو پھرین شش جہات
کرین ملتین لاکھ اہل کتاب | نہ جزیہ پہ راضی ہون ہرگز جناب
نہ جبتک مسلمان ہو ہر بشر | نہ راضی ہون شاہنشہ بحر و بر
کرین ہر کسیکو نصیحت جناب | ولیکن نہ مانے جو خانہ خراب
کرین بے تامل ہین قتل اوسے | نہ کافر نہ منکر نہ مرتد بچے
وہ قرآنِ مکتوبِ دستِ علی | کہ جسمین منافق کو تکرار تھی
امامِ زمان شاہ دنیا و دین | کرین اوسکو ظاہر پئے مومنین
علی ولی دستِ ربِ انام | امیرِ دو عالم علیہ السلام
یہ ارشاد فرما ہوئے صاف صاف | کہین گو یا ہم اب دیکھتے بخلاف

که کوفے کی مسجد مین سب شیعون نے — ہر اک سمت ہین خیمے برپا کیے

ہر اک کو اوسی تازہ قران کا — بہم درس دیتے ہین اب برملا

جنابِ امامِ زمان شاہِ دین — روانہ کرینگے جو حاکم کہین

بالطاف اوس سے یہ فرمائینگے — کہ تیرے کفِ دست تیرے لیے

بلاشبہہ رکھتی ہی حکمِ کتاب — تجھے امر و نہی و خطا و صواب

اگر کچھہ نہ انمین سے مفہوم ہو — ہتیلی جو دیکھے تو معلوم ہو

کہ تو چاہتا ہی جو حکمِ خدا — بتفصیل بالکل ہوا اوسمین لکھا

روانہ کرین صاحب الامر فوج — سوے کشورِ روم جب موج موج

لبِ نہر لشکر کا ہو جب گذر — لکھے پاؤنپر اپنے کچھہ ہر بشر

چلی راہ پانی پہ مثلِ زمین — جو دیکھین یہ احوال رومی کہین

تو فی الفور ہون ملکے سب برآ — کہین جسکا لشکر یہ ہی وہ شاہ

بھلا ہوگا کس درجہ ذی الاقتدار — عدو اوس سے لازم نہین زینہار

جو باہم یہ سب مشورے کر چکین — تو دروازۂ شہر کو کھولدین

وہ سب فوج ہو داخلِ شہر جب — اطاعت کرین شاہ کی سب کے سب

ہون جب حاضر بارگاہِ امام — کرین اسطرح پر ادا سے سلام

اَلسَّلامُ عَلَیکَ یا بَقِیۃَ اللہِ

ہون پھر بعدہ چار چشمے روان — بہم مسجد کوفہ سے ناگہان

ہو روغن کا اک شیر کا دوسرا — اک آب طہور اور ایک آب کا

کرین جب قیام آکے شاہ زمان — اوسی مسجد کوفہ مین شادمان

تو لشکر کو بھیجو آئینگے شام کو — امیہ کی اولاد تا قتل ہو

یہ سنتے ہی سب بھاگین ہو کر تنگ — امان کے لیئے سوے ملکِ فرنگ

فرنگی نہ دین مطلقا اونکو راہ — کہین سب کبھی ہم نہ دینگے پناہ

جہانتک کہ تم ملے گروہِ فضول
نہ دینِ نصاریٰ کروگے قبول

یہ سنتے ہی باتین وہ سب بے ادب
چلیپا کو گردن مین لٹکائین سب

جو ہون داخلِ شہر گم کردہ راہ
یقین ہو کہ ہاتھہ آئے شاید پناہ

مگر پہنچی جسدم سپاہِ امام
نصاریٰ کی بھی صبح ہوجانشام

پکارا اوٹھین سب صلح کرتے ہین ہم
امان چاہتے ہین بربِّ حرم

کرین شاہ کے اہلِ لشکر سوال
حوالے کرو ہمکو بے قیل و قال

ہمارے گنہگار بھاگے ہوئے
جو ہین سب امیہ کی اولاد سے

غرض اونکو فوراً کرین دستگیر
تہِ تیغ ہوجائین آخر شریر

خلائق کا جسطرح پر انتظام
کیا تھا شہِ انبیا نے مدام

کہ پچھلی کسی کی نہ بکھی سنی
خطا جاہلیت کی سب بخشدی

مگر تازہ احکام جاری کیے
سب آداب اسلام جاری کیے

اسیطرح صاحب الامر بھی
کریں انتظام جہان واقعی

نہ چھپائیں کسی کی خطا و قصور
ہوئے ہون جو مردم بپیش از ظہور

سنو دل لگا کر مری آرزو
فدا و نثارِ امامِ زمان ؑ

ہمیشہ تھا جس عہد کا انتظار
مبارک ہو وہ دور دورِ جہان

جو واقع ہو رجعت مین دیکھین سنین
بنامِ خدا چشمِ دل گوش جان

جو ہین شیخ راوندی قطبِ دین
مع بعض دیگر رواتِ امین

کہ کہتے ہین باقرؑ سے مروی ہوا
کہ پیش از شہادت شہِ کربلا

ہوئے اپنے اصحاب سے حرف زن
مرے جد جناب رسولِ زمن

ہوئے مجھسے گویا کہ اہلِ نفاق
جو لیجائین تمکو سوے عراق

بہم جس جگہ با سداد و صفا
ملاقی ہوے انبیا اوصیا

وہ جس سرزمین کا عمورا ہے نام
جہان ہمرہان ہادیان تشنہ کام

مصیبت مین ہو تو شہید جفا — مگر تیرے اصحاب کو مطلقا

وہان درد آہن نہ پہنچے کبھی — بلا فاصلہ پھر یہ آیت پڑھی

قُلنا یا نارُ کُونی بَرداً وّ سلاماً علی ابراہیم ہ

کہا پھر بحکمِ خداے جلیل — بجھے جسطرح آگ بہرِ خلیل

یونہین آتشِ زخمِ حربِ نبرد — ہو تجھپر مع یار و اصحاب سرد

یہ گویا ہوئے پھر شہِ کربلا — ہمین جب کرین قتل اہل جفا

او سیدم تو واللہ ہم بیہراس — پہنچ جائین اپنے پیمبر کے پاس

جہانتک خدا چاہے شام و سحر — وہانتک وہین ہم ہین جلوہ گر

ہو جسکے لئے شق یہ سطحِ زمین — قیامت سے اول وہ ہو نگے ہمین

کہ آئینگے دنیا مین پھر بیگمان — ہمراہِ حیدرؑ وہان شادمان

یکایک مع سرورِ نامدار — امام زمانؑ قائم ذی وقار

فلک سے وہ نازل ہوئے اوسدن ملک ۔ زمین پر نہ آئے ہون او سوقت تک

سرافیل و میکال و جبریل بھی ۔ ملایک کی لے لیکے فوجین کئی

بحکم خداوند لیل و نہار ۔ مجھی پر ہون نازل بصد افتخار

وہین پھر جناب رسول خدا ۔ ہون نازل مع زمرۂ اوصیا

لیکر اسپ ابلق ہون وہ رہنما ۔ کہ جن پر ہوا ہو نہ کوئی سوا

سوار اونپہ ہو ہو کے آئین یہان ۔ وہان پھر جناب رسول زمان

نشان کو تکان دیکے تیغ و نشان ۔ کرین خود سپرد امام زمان

زمین اسکے مابعد ہم سب یہان ۔ جہان تک ہے منظور رب جہان

ہون کوفہ کی مسجد سے پھر لاجواب ۔ عیان چشمۂ روغن و شیر و آب

پسر عرب سید الاوصیا ۔ مجھے دیکے شمشیر خیر الورا

روانہ کرین خرم و شادمان ۔ ہوئے شرق و غرب زمین جہان

یہان تک کرون قتل بالمطلقا | نہ باقی رہین دشمنانِ خدا
جلادون مین اصنام روی زمین | کرے تا نہ پھر شرک کوئی کہین
یہانتک کہ جب ہند مین ہو گذر | کرون فتح ہر شہر مین سربسر
بفرمودۂ حضرتِ ذوالجلال | پھر اوٹھکر ہمہ یوشع و دانیال
چلے جائین پیشِ جنابِ امیر | علیؑ ولی دستِ ربِّ قدیر
کرین عرض ای سید الاوصیا | کہا جو خدا و نبی نے کیا
یہ سن سنکے ہفتاد مردِ جری | کرین ساتھ اونکے علیؑ ولی
کہ بصرہ مین جا کر وہ عالیمقام | کرین قتل فوجین وہانکی تمام
روانہ کرین شاہ پھر بہر جنگ | عساکر بسوے بلادِ فرنگ
کہ ہر شہر و قریہ کو وہ خیر خواہ | کرین فتح کرکے برابر تباہ
کرون قتل مین جانور وہ تمام | کہ جن جنکا ہے گوشت کہانا حرام

نہ باقی رہے تا بروے زمین | ورلے حلال اور طیب کہین
تمامی مذاہب کے اشخاص پر | کرون عرض اسلام مین سربسر
پہ ہے ختم حجت پھر انجام کار | یقتل و یا سلام دون اختیار
مسلمان ہوا جو بشر بچگیا | وگرنہ وہین قتل مین لے گیا
نہ ایسا ہو دنیا مین شیعہ کہین | کہ خرم نہو وہ بروے زمین
خدا اک فرشتے کو نازل کرے | کہ ہاتھ اپنا وہ اوسکے منہ پر دہرے
کرے پاک شفقت سی گرد و غبار | دکھاوے اوسے پھر جنان کی بہار
وہ بتلاوے مکان اوسکے پیراستہ | وہ اوسکے لئے حورین آراستہ
نہ باقی رہے کوئی کور و علیل | مگر یہ کہ فی الفور رب جلیل
ہماری بدولت اوسے دے شفا | فلک سے ہے پڑنے مین پھر خدا
عطیات نازل کرے بیشمار | ہو اس درجہ پر اک شجر باردار

زمستان کے پھل شیعہ گرما مین کہان ... جو گرما کے پھل ہون زمستا مین یان

یہہ ارشاد فرما ہی رب علا ... یہ قران مین ہی صاف وارد ہوا

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰیٓ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ

کہ یعنی جو مومن ہون اہل بلاد ... بہ زہد و بتقوی و صدق و سداد

عطیات مین اونپہ نازل کرون ... زمین آسمانکی شرف اونکو دون

مگر کی جو تکذیب پیغمبران ... تو نازل عذاب اونپہ ہو بیگمان

ہوئے صرف ارشاد پھر مرتضا ... کہ تحقیق شیعونکو رب علا

عطا وہ کرامت وہ عزت کریگے ... کوئی شے نہ پوشیدہ ہو جنسے

کہین اپنی نسوان سے سب واقعی ... اونہون نے جو مخفی کیا ہو کبھی

حدیثو نمین ہی معتبر یہ خبر ... کہ زندہ ہو رجعت مین جنسے بشر

کرے جو قدم رنجہ شش جہات
وہ ہمہ شاہ تشنہ لبان فرات

یہانتک کہ سلطنت میں بسر
کہ بال اُنہ ونکے پڑیں تقدیر

پڑیں آکے آنکھوں پہ مثل حجاب
کہ جیسے کرن میں ہے خود آفتاب

روایت میں تفسیر آئے کی
ہے اس طرح وارد ہوئی وقعی

ثم رددنا لکم الکرۃ علیہم

کہ شاہ شہیدان علیہ السلام
جو ہوں رونق افروز با احتشام

ہوں جملہ شہیدان پر وز نبرد
رکاب سعادت میں ہنقاد م

کہ خود طلا کا رسر پہ دھرے
ہر اک جان و دل سے رفاقت کرے

روایت میں یوں بھی ہے وارد ہوا
کہ ستر نبی جو با مر خدا

رفاقت میں موسی کی تھے شاد کام
جلو دار سبط نبی ہوں تمام

کہیں ہر بشر سے جہاں میں یہی
یہی ہیں حسین علی ولی

سنو گوش دل سے اطعنا کہو — ہوا خواہ دجال و شیطان نہو

سنین جب یہ ارشاد حق مومنین — ہو شبیر کی معرفت مین یقین

خدیو جہان قبلۂ الاصفیا — امامِ زمان خاتم الاوصیا

جہان سے جہان کو ہون جو نقی فزا — تو ابنِ علی تشنۂ کربلا

کرین فکر تجہیز و تکفین کی — کرین دفن پڑھکر نماز آپ ہی

نہ غسل و نماز اور لاے بجا — امامون پہ غیر از امامِ ہدے

روایت مین مروی معی ہی یہ بات — شہِ کربلا خسروِ کائنات

کرین سلطنت مین سو نو برس — پسِ فوتِ مہدی قدسی نفس

مگر مدت عمر ہو جب تمام — تو ساقیِ کوثر علیہ السلام

زمانے مین پھر ہو کی رونق فزا — کرین بادشاہی بحکم خدا

یہ صادق سے ہی طرفہ گفت و شنید — جو سائل ہوا آکے عجلی برید

که خالق نے قرآن مین یا امام · لیا صادق الوعد کسکا ہے نام

سماعیل ہے کیا وہ ابنِ خلیل · کہا شہ نے اوس سے نہین اے جلیل

سماعیل بیٹا ہے حزقیل کا · نبوت پہ دنیا مین مبعوث تھا

مگر قوم نے اوسکی تکذیب کی · بانواع تہدید تعذیب کی

اذیت رسانی نہ چھوڑی کبھی · سر و رو کا کھینچا تھا شب پوست بھی

کیا حق نے اوسدم غضب قوم پہ · ملک ایک بھیجا برائے خبر

فرشتے نے آکر کہا اے نبی · بحکم خدا تجھسے ہون ملتجی

اگر تو کہے تو تری قوم پر · ہو قہرِ خداوندِ جن و بشر

مین اکدم مین احوال کر دون تباہ · معذب ہون یہ سب کرین تو نگاہ

سمی ذبیحِ خدا نے کہا · عذاب ان سے لینے مجھے فائدہ

نہین میری حاجت یہ ہے مطلقا · ہوئی وحی خالق کہ حاجت بتا

جو حاجت ہو کہہ مجھسے اے خیر خواہ | کہا پھر حزقیل نے یا الٰہ
مجھے بھی مع تشنۂ کربلا | زمانے مین پھر لا تو بر ملا
کہ مین انتقام اپنے اعدا سے لون | سزا انکو جسطرح چاہون دون
بیان جب وہ یہہ مدعا کر چکا | تو رب ہری نے مقدر کیا
کہ رجعت مین ہو ہمرکاب حسین | زمانے مین حزقیل کا نور عین
روایت مین ہے یہ بھی وارد ہوا | دم رجعت خسرو کربلا
برابر تہ خاک سے ایکبار | ہوا خواہ اونکے بہتر ہزار

سن اے سوز غم گوش دل سے ذرا | جلا شمع کے مثل ہر استخوان
سہون کب تلک سوزش احتراق | کہ اب شربت دید ہو نوش جان
ہوا صبح رجعت کا تارا نمود | کٹی رات کام آئین بیداریان

حسن ابن فرزند جمہور نے | لکھا واحدہ مین یہ اخبار سے

کہ کہتا ہی عاصم کا پور سعید — حدیثونکا راوی مسمی حمید

کہ باقر یہ ارشاد فرما ہوے — مرے جد امجد یداللہ نے

یہی خطبہ اک روز انشا کیا — کہ یکتا ہی خلاق ارض و سما

خداوند عالم نے پہلے پہل — کیا تھا تکلم جو روز ازل

ہوا نور وہ پھر اوسی نور سے — محمد کو پیدا کیا پھر مجھے

اوسی نور سے پھر بہ ارشاد رب — ہوئی خلق ذریت پاک سب

پھر اکبار بعد اوسکے اللہ نے — تکلم کیا دوسرے طور سے

سراپا وہ روح مطہر ہوا — اوسی نور مین اوسکو ساکن کیا

مع روح اوس نور کو اکبار — دیا پھر ہمارے بدن مین قرار

ہماری ہی خاطر ہی سب کائنات — ہی سارے جہان مین ہماری ہی ذات

ہمین سے برائی خواص و عوام — خلایق پہ کی اوسنے حجت تمام

نہ خورشید و ماہ شب افروز تھا
نہ یہ شب کہیں تھی نہ یہ روز تھا

نہ عالم میں کوئی کہیں ذی حیات
نہ فکرِ معیشت نہ ذکرِ حیات

کہ تھا نورِ سبز اک ہمارا مقام
ہمیشہ خدا کی عبادت سے کام

ہمیں شغل تسبیح و تحمید تھا
کہ کثرت میں بھی رنگ توحید تھا

یہ احوال تھا واقعی پیش از ان
کہ پیدا ہو مخلوق ربِ جہان

اس آیت کو دیکھیں سنیں سامعین
بچشمِ بصیرت بگوشِ یقین

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ

یہ ہے ترجمہ ظاہری لفظ کا
کہ خالق سے تھا وعدۂ انبیا

کیا تھا یہی عہد پیمان بدل
کہ سب ہم پہ لائیں وہ ایمان بدل

ہماری مدد اور یاری کئین — تہ دل سے نصرت ہماری کرین

حبیبِ خدا پر جو ایمان لائین — مری واسطے اپنی جانین لڑائین

یہ ارشاد فرما کے گویا ہوا — علی ابنِ عمِ رسولِ خدا

یہ تحقیق مجھسے بھی اللہ نے — اسیطرح تھے عہد و پیمان کئے

کہ شاہنشہِ انبیا کا مدام — رہون مین مددگار ہر صبح و شام

مرا حال ہی سب پہ آئینہ سب — رہا عمر بھر وقف رنج و تعب

جہان مین رسولِ خدا کے لئے — شہِ انبیا مصطفےٰ کے لئے

مددگار رہتا تھا لیل و نہار — جہادون مین تھا دمبدم جان نثار

غرض ہر طرح مین نے عہدِ خدا — رہا زندہ جب تک کیا سب وفا

مگر انبیا نے جو گاہے مری — اعانت نکی یہ سبب تھا قوی

کہ میری امامت سے وہ پیشتر — زمانے سے سب کر گئے تھے سفر

پر آئیگا دنیا مین جلد اب وہ دور
کہ وہ انبیائے خدا سب بفور

وصی پیمبر کی یاری کرین
جہادونمین خود جان نثاری کرین

یہ مشرق سے مغرب تلک سب جہان
درے قبضہ مین آئیگا بے گمان

پھر آدم سے تا سید الانبیا
نبی زندہ ہون سب بحکم خدا

جہاد آکے میری جلو مین کرین
شب و روز دم دوستی کا بھرین

بہت جلد کفار عالم تمام
تہ تیغ بران ہون بس لاکلام

تعجب نہین ہی کسیطرح سے
کہ مردونکو خالق جو زندہ کرے

کرین تلبیہ کی صدائین بلند
کہین فوج فوج آکے سب ہوشمند

لبیک لبیک یا داعی اللہ

حضور یمین ہم سب حاضر ہین حضور
بجا لائین جو حکم ہو بے قصور

یہ مردان دین سب گئے جب بہجوم
تو ہو کوچے کوچے مین فہ کی دھوم

غضبناک شمشیر بران بدوش
گلے تک تھا بحر شجاعت کا جوش

تہِ تیغ ہون ظالمین جابرین
تہ تیغ ہون اولین آخرین

وفا کر دین عدہ جو حق نے لیا
جو اس آئے مین ہیے اونے کیا

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ
لَیُمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ
مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا

کہ خالق نے خود اونسے پیمان کیا
جنہوں نے کہ منظور ایمان کیا

کہ البتہ روے زمین پر اونھین
مقرر ہم اپنا خلیفہ کرین

کہ جسطرح اون لوگون سے پیشتر
خلیفہ مقرر کئے خلق پر

کرین دور دین اونسے ہر خوف و ڈر
عبادت کرین تا مری بیخطر

یہ ارشاد فرماتے ہوئے پھر علی
مکرر ہوئی دنیا مین رجعت مری

مین زندہ ہون پھر زندہ ہونگا بعد
ہویدا ہے جس طرح سونے کے بعد

مین ہون صاحب رجعت بیشمار
مین ہون صاحب صولت و اختیار

مین ہون مالک دولت بیحساب
مین ہون آہنی قلعۂ فتح باب

مین ہون بندۂ خانہ زاد خدا
مین ہون ابن عم رسول خدا

مین ہون معدن علم پروردگار
امین خدا خازن راز دار

حجاب خدا و ہمہ بالا و پست
صراط اور میزان کا ہون بندوبست

کلام حق اسماے حسنی مین ہون
کہ امثال و آیات علیا مین ہون

مین ہون صاحب ہر سقر ہر بہشت
کہ ہر اہل کو دونگا مین کوثر بہشت

جو نا اہل اہل جہنم ملین
جہنم مین داخل کرونگا مین انھین

ہے تزویج اہل جنان میرے ہاتھ
جسے چاہونگا مین بیاہ دون جسکے ساتھ

قیامت کے دن حشر ہو جب عیان
ہے میری طرف بازگشتِ جہان

حساب اونکا ہے منحصر مجھپہ سب
گذر ہو نہ اعراف تک بے طلب

بلا شبہہ مین آخرِ روزِ گار
بفرمانِ خلاق لیل و نہار

وہی دابۃ ہون بروی زمین
کہ ناطق ہے جسپر کتابِ مبین

ظہور آخر کار جب ہو مرا
کلیمؑ و سلیماںؑ خاتم عصا

مین رکھون سراسر بروی جبین
نہ کوئی بچے کافر و مرد دین

منقش یہ مومن کے ماتھے پہ ہو
کہ مومن بحق ہے یہ مردنکو

اسیطرح کافر کے ماتھے پہ بھی
منقش ہو کافر بحق ہے یہی

غرض مومنونکا ہون مین بادشاہ
زبانِ سخن گو ہون بے اشتباہ

مین ہون خاتمِ اوصیاے رسلؐ
مصیبت مین مشکل کشاے رسل

مین وارث رسولانِ اطہر کا ہون
خلیفہ خداوند اکبر کا ہون

خدانے مجھی کو کیا ہی عطا | خلایق کا سب علم مرگ و بلا
مجھے ہر طرحکے یہ سب علم ہین | کہ مخلوق پہ تا کرون حکم مین
یہ حکم ہے میرے خدانے کیا | یہ رعد اور برق ابر یہ صاعقا
یہ سب تیرگی سب صفائی جہان | یہ سب بحر سب کوہ سب آندھیان
یہ ماہ اور یہ انجم و آفتاب | اب آگے بتاؤن مین کسکا حساب
جو کچھ چاہے آغاز و انجام سے | مفصل ہر اک شخص وہ پوچھ لے
حدیثو نمین صادق سے ہی یہ لکھا | کہا حق سے شیطان نے یا خدا
تو کر چین سے مجھکو مہلت عطا | کہ مہلت ہو تا روز رجعت عطا
کہا گو کہ فاحش ہی تیری خطا | مگر ہمنے کی تجکو مہلت عطا
کہ آدم سے تا وقت معلوم سب | نمایان ہون شیطان پر رنج و تعب
کہا شہ سے راوی نے پھر واقعی | کہ ہے رجعت آخری کیا یہی

برائے جنابِ علیؑ ولی
کئی رجعتیں ہیں کہا شاہ نے
جہاں میں دم رجعتِ ہر امام
پئے نصرت و یاریِ کار و بار
بلا شبہہ لا ریب رجعت کریں
نکوکار و بدکار جو ہیں بشر
خلایق پہ غالب رہیں مومنین
جو مومن ہیں وہ کافروں سے تمام
بوقتِ معین بحکمِ الٰہ
ہوں رونق فزائے زمین و زمان
ہو شیطان بھی لیکے اپنی سپاہ

وہاں اور بھی رجعتیں ہیں کئی
جنابِ علیؑ ولی کے لئے
پئے اہتمام و پئے انتظام
جنابِ علیؑ ولی بار بار
یہاں ہر زمانے میں ہر عہد میں
حضوری میں حاضر ہوں شام و سحر
خداوندِ عالم ہوا ان کا معین
بانواع و اقسام لیں انتقام
علی ولی باتمامی سپاہ
بصد صولت و شوکت و عز و شان
بناچار ہو حاضر عرصہ گاہ

جو ہے قرب کوفے کے صحرا تمام
کنارِ فرات اوسکا ہے جا نام

وہین ہوے ملاقات انجام کار
وہان ہو وہ ہنگامۂ کارزار

کہ محشر تک اسطرح کا معرکہ
نہ گاہے کہین ہوگا واقع ہوا

لڑائی کو گویا ہون مین دیکھتا
کہ پسپا ہوا لشکرِ مرتضے

پس پشت سو سو قدم ہٹ گئے
قدم بعضونکے نہر مین جا پڑے

خداوندِ جبّار و قہار جب
کرے نازل ابرِ سراپا غضب

کہ اوس مین ہون ملایک تمام
فلک تک بصد کثرت و ازدحام

ہون پھر حضرتِ سید الانبیا
مع حمزۂ نورِ رونق فزا

جو حضرت کو ابلیس دیکھے وہان
ہٹے پیچھے جی چھوڑ کر ناگہان

کہین اوسکے لشکر کے سب لشکری
چلے تم کہان چھوڑ کر افسری

کہ اسلام پر اب تو پائی ظفر
مظفر ہے منصور ہے کیا ہے ڈر

یہ سنکر کہے گا لعین بے حیا — کہ جس شے کو مومنین یہان دیکھتا
بھلا دیکھتے ہو اوسے تم کہان — عقابِ خدا سے نہین ابامان
میان دو کتفِ لعین پر ہین — رسولِ خدا صلعم سید المرسلین
وہ نیزہ لگائین کہ اک دو ارمین — معِ فوج داخل ہو وہ نار مین
زمانے مین پھر شرک و بدعت نہو — کہین شغلِ غیر عبادت نہو
زمین پس علی صاحب ملک و مال — کہ گذرین چہل الف و چار الف سال
ہون ایک اک ہزار ابنِ شیعہ سے — مگر ہر برس ایک ہو ایک سے
نمایان ہون دو باغ سبز و عجیب — کہ اک مسجد کوفہ کے ہو قریب
کیا حق نے قرآن مین اوسکا بیان — یہ تشدید پنجم ہے مدہامتان
جہانتک کہ چاہے خدا سے سمیع — وہان تک ہون وہ باغ دونون وسیع
ہے اکثر احادیث مین یہ خبر — اس آیت کی تفسیر مین معتبر

وَلَئِن مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ

کہ پیدا ہوا خلق مین جو کوئی — ہے اک قتل اک مرگ اوسکی لکھی

اگر پیشِ رجعت یہ جنمین موا — تو رجعت مین ہو تیغ سے جا بجا

اگر قتل وہ پیش رجعت ہوا — تو رجعت مین بے قتل مر جائیگا

احادیث مین معتبر معتبر — اس آیت کی تفسیر مین بیشتر

يَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّن يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا

کہ جسدن ہر امت سے وہ مدعی — جو کرتے ہین تکذیب آیات کی

کئے جائین محشور سب رو سیاہ — ہے مقصود رجعت کلام آلہ

نہین تو قیامت مین خلق خدا — بلا قید محشور ہو مطلقا

ہے ارشاد صادق علیہ السلام — کہ قران مین اپنے رب انام

پئے ناصبی بہر اہل خلاف — یہ ارشاد فرما ہوا صاف صاف

فان له معیشة ضنکا

که رجعت مین کھائینگے ہر صبح و شام
یہی فضلۂ آدمی سب تمام

احادیث معراج مین بعض جا
پیمبر سے ارشاد حق نے کیا

یہ میرا علی ہے جو زوجِ بتول
ہے وہ دابۂ ارض کا یا رسول

اماماںِ دین مین سے یہان
کرون سب کے بعد اوسکا مین فیض جان

روایت ہے اخبار مین معتبر
کہ رجعت مین زندہ ہون جو جو بشر

ہوئی جتنی عمر اونکی پہلے یہان
دو چندان ہو رجعت مین عمر روان

کہ گویا ہوے پھر امام ہدے
کہ سلطان دنیا و دین مرتضے

جو رجعت کرین بادشہ کربلا
سبا عدا تہِ تیغ ہون برملا

امیہ کی اولاد سر تا بپا
معِ آل سفیانی بے حیا

یہان ہو غرض جو جو ملعون بڑے
علی ولی انتقام اونسے لین

کرے زندہ پھر رب لیل و نہار ۔ اہالی کوفہ سے وہ سی ہزار

جو یاور تھے انصار بھی شاہ کے ۔ ہمیشہ مددگار تھے شاہ کے

تمامی قبائل مین ستر ہزار ۔ جلاے پھر اکبار پروردگار

ہو صفین مین زندہ سفیان کا پور ۔ معاون بھی ہون اوسکے زندہ ضرور

جہان تھی ملاقات باہم ہوئی ۔ اوسی جا ملاقات ہو اوکی بھی

تو شاہ نجف سید الاوصیا ۔ وہین پور سفیان کو با اشقیا

کرین قتل با صد عذاب و تعب ۔ مگر زندہ ہون پھر لعین سب کے سب

تو ہمراہ فرعون فرعونیان ۔ علی ولی سرور انس و جان

باقسام و انواع ایذا اونھین ۔ سراسر برابر معذب کرین

غرض آئینگے پھر جناب امیر ۔ یہان با جناب بشیر و نذیر

ضرور انبیا سب کرینگے ظہور ۔ بفرط تمنا و شوق حضور

کرین سید الانبیا خود عطا | علیؑ ولی کو پھر اپنا لوا
علی پھر شہنشاہ ہون خلق مین | نبی سارے عمال حیدر بنین
باطراف و اکناف عالم تمام | حسنؑ سے محمدؑ تلک ہر امام
رہین شاد و خرسند زیر علم | مع زمرۂ انبیا سب بہم
نہ ہر دم کسی سے کہین پھر ڈرین | بدون تقیہ عبادت کرین
محمدؐ پہ ہو لطف و ظل آلہ | تمام اہل عالم کے ہون بادشاہ
کہ دنیا کے سب مبتدا منتہا | ہو ما تحت فرمان خیر الورا
یہان تک وہ وعدہ بھی پورا ہو وفا | جو قران مین کرتا ہے رب علا
کہ ہر دین پر اوسکو غالب کرے | اوسیگا ہر اک دین جو ددم بھرے
روایت مین کرتے ہین ان ادنیا | کہ قرب ظہور امام زمانؑ
جمادی اخری مین بس یک بیک | رجب مین بھی بعد اوسکی دس دن تلک

جو بارانِ رحمت برستا ہے ۔ وہ خود برق کی مثل ہنستا ہے

سحابِ کرم کی وہ دریا دلی ۔ ہو مخلوق نے بھی دیکھی سنی

نیا گوشت مردونکے اوگنے لگے ۔ کہ سب زندہ ہو ہو کی ہوں اوٹھ کھڑے

مجھے اب وہ آتے ہین گو یا نظر ۔ کہ ہین جھارتے خاک بالاے سر

حدیث اور اسطرح وارد ہوئی ۔ کہ رجعت ہو جب صاحب الامر کی

تو ہو پشت کوفہ سے رونق فزا ۔ مع سبع عشرین امام ہدا

اوٹھے ہوں وہ سب قبر سے مردِ رہ ۔ کہ موسائی اونمین ہین سب پندرہ

ہوں سات اونمین اصحابِ کہفِ رقیم ۔ وصی ایک موسی کا مرد کریم

ہو یوشع بن نون و سلمان ہو ایک ۔ پھر اک بودجانہ جو ہے مرد نیک

ہین مقداد پھر مالک اشتر ہین پھر ۔ یہ ہین سب کے سب یار اور منتصر

کہ ہین جانبِ مہدیِ رہنما ۔ ہوں عمال و حکام شہر و قری

ہے منقول ظاہر ہوں جب حضور
تو مرقد میں ہر شیعہ کی با لضرور

ملک ایک آکر کہے یہ پیام
کہ ظاہر ہوا آج تیرا امام

اگر کہہ تو میں زندہ کردوں تجھے
کہ تو اپنے آقا سے جا کر ملے

وگرنہ نعما سے پروردگار
رہیں شاد رہ تا بدار القرار

ہے ارشاد صادق علیہ الثنا
کہ رجعت کرینگے جو خیر الورا

تو عالم میں با رحمت و مکرمت
کرے نصف لک سال وہ سلطنت

علی پھر کریں سلطنت آکے بس
ہے چل و چار الف انکو گزریں برس

کہیں آکے راوی نے شہ سے کہا
اس آیت کا فرمائیے مدعا

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ

کہ قرآن تجھپر جو واجب کیا
تو دنیا میں پھر لائیگا تجھکو لیا

کہا شہ نے واللہ دنیا کبھی
نہوگی نہوگی کبھی منقضی

کہ جبتک نہ آکر نجف مین کبھی　　ملاقی ہون باہم علی و نبی

وہان ایسی مسجد کرینگے بنا　　کہ بارہ ہزار اوسکے در ہونگے وا

کیا ابنِ طاؤس نے یہ مقال　　کہ دنیا کی کل عمر ہے لاکھ سال

ہے اسکے لئے سال عشرین ہزار　　تو اسّی ہزار آل پر کر شمار

ہے منقول صادق سے یہ خبر　　ہے اک واقعہ میرے پیشِ نظر

کہ مین دیکھتا ہون عجب تخت زر　　پھر اک قبہ یاقوت کا تخت پر

جواہر جڑے اوسمین ہین بیشمار　　ہین اطراف کے قبے نوّے ہزار

ہر اک نور اخضر کا قبہ ہے صاف　　ضیا اوسکی ہے قاف سے تا بقاف

سرِ تخت یون ہے رونق افزا حسینؑ　　شہِ کربلا سیدِ مشرقین

زمین ادب شوق سے چوم کر　　کرین مومنین ہر طرف سے گذر

بجا لائین تسلیم جب بے ریا　　تو آئے خدا کی طرف سے ندا

کہ اے میرے احباب خیر المآل — جو چاہو کرو آج مجھ سے سوال

زمانے مین تم سب تھے فی الواقعی — بہت کھینچے آزار ایذا سبھی

رہے تم شب و روز وقف بلا — سہے صد و رنج و غم و بلا

مگر آج وہ روز ہے دیکھیے — کہ دنیا و عقبیٰ کی حاجات ہے

جو مطلوب ہو بے تردد کہو — نہیں ہاتھ روکو نہ تم چپ رہو

بہشت بریں ہے طعام و شراب — پھر اون سبکو آیا کرے بے حساب

یہی عام شیعوں کے مذہب مین بات — اسی پر ہے اجماع جملہ ثقات

کہ پیش از قیامِ قیامت یہان — بہنگام عہدِ امامِ زمان

سعیدِ جہان صالح و پارسا — شقیِ جہان طالح و بے حیا

یہ زندہ کئے جائین دونون گروہ — جہان مین یہ پھر آئین دونون گروہ

مگر زندہ ہون عمدۂ صالحین — کہ ہو بایاب امامانِ دین

حضوری سے حضرت کی ہون کامیاب — ملین بعض اعمال کے بھی ثواب

جو مومن بدترین جہان ہین ہمہ سب — ہمیشہ رہین مبتلائے تعب

جو رہتے ہے گوارہ نہ تھی انکو گاہ — سپے اہلبیت رسالت پناہ

مضاعف وہ رتبے کرینگے نگاہ — ائمہ کی سب دولت و عز و جاہ

کرین نیک بندے طلب انتقام — سراسیمہ ہوجائین ملعون تمام

سوا انکے سب بندگان خدا — رہین قبر مین تا بروز جزا

کہ آیا ہے اکثر احادیث مین — وہی بندے مخصوص رجعت کرین

جنھین محض ایمان حاصل ہوا — ہون یا کفر مین جو رہے مبتلا

سوا انکے محشر تلک سب بشر — معطل رہین اپنے احوال پر

کہ ہے عالمون نے ہمارے کہا — یہ دعوے جو رجعت پر اجماع کا

تو شیعون پہ باہم بسر و علن — مخالف برابر رہے طعن زن

جوابات شافی سنے بیشتر — نہ رجعت کے قابل ہوئے بیخبر

نجاشی جو عالم ہے اوسنے یہ حال — لکھا ہے میانِ کتابِ رجال

ہے نعمان جو مشہور آفاق مین — کیا خدمتِ مومن الطاق مین

کہا دلگی سے یہ نعمان نے — عقیدے جو رجعت پہ ہین آپکے

تو رجعت کا اب عذر کرتے ہین ہم — ہمین دیجئے قرض پانصد درم

کہا اوس سے مومن نے دے ضامنی — کہ تو ہوگا رجعت کے دن آدمی

مجھے ہے یقین جب وہان آئیگا — تو آتے ہی تو مسخ ہو جائیگا

ولیکن نہ سمجھے تناسخ کہین — کوئی شخص اسکو برے وزین

پڑے روح جب جسم مین اور کے — کہا کرتے ہین سب تناسخ اوسے

مگر روح جب جسم اصلی مین آئے — بقہر خدا اور صورت وہ پائے

تناسخ کی کب اوسپہ تعریف ہے — کہ یہ مسخ کی ساری توصیف ہے

غرض اوٹھ گیا بعد قطع کلام ہے ارشادِ صادق علیہ السلام

کہ رجعت پہ ایمان نہ لائے اگر تو ہم سے نہیں ہے کبھی وہ بشر

نہ سمجھے جو وہ متعہ کو خود حلال کرے رد و انکار مین قیل و قال

مترجم کو منظور ہے اختصار جو تفصیل چاہو تو دیکھو بحار

سنو حاضرین بساطِ سخن شمارندۂ جادہ داستان

کہ آخر ہوا دورۂ آخرین کوئی دم غم ہجر ہے میہمان

مبارک خدا نے دکھایا وہ دن کہ مرتا تھا جسکے لئے اک جہان

صدوق ایکجا لکھتے ہین یہ خبر کہ صادقؑ سے منقول ہے معتبر

خلایق پر اک وقت وہ آئیگا امامِ زمان جسمین چھپ جائیگا

خوشا حال اونکا جو اوس وقت مین ہماری ولایت پہ قایم رہین

پئے اہلبیتِ رسولِ خدا رہین بندۂ فرمان بر و با صفا

کہ یہ کم سے کم اجر اونکا یہی ‌ سنین ایک آواز وہ غیب کی

ہو تم سب مرے بندونمین اہلِ دین ‌ مری راز پنہان پہ لائے یقین

مری غیب پر تمنے تصدیق کی ‌ ہوا اب میری جانب سے تمکو خوشی

مبارک ہو تمکو ثواب جزیل ‌ بہ تحقیق تم سب بلا قال و قیل

ہو میرے غلام اور میری کنیز ‌ نہایت ہی رکھتا ہون تمکو عزیز

عبادات بالکل کرون مستجاب ‌ کرون مین تمھین عفو کامیاب

تمھین بخشدونمین بروز جزا ‌ رضامند ہون تمسے بے انتہا

جہان مین جو ہم پانی برساتے ہین ‌ بلا ذن سے انسان بچ جاتے ہین

تمھارا ہی باعث ہے یہ سر بسر ‌ زمانے مین تم سب نہوتے اگر

بہ تحقیق بی شبہہ و بے حساب ‌ ابھی اونپہ ہم بھیجتے اک عذاب

یہ راوی نے سنکر کہا اے حضور ‌ کہ اس عہد مین کیا عمل ہے ضرور

تو فرمایا رکھنا زبان کو نگاہ ۔ نکلنا نہ خود گھر سے شام و پگاہ

زرارہ سے مروی ہے یہ ایک جا ۔ کہ اکبار حضرت سے مین نے کہا

یہ تحقیق آخر تمھارا امام ۔ نگاہو سے غائب ہو پیش از قیام

کہا کیون کہا قتل کے خوف سے ۔ بحکم خداوند عالم چھپے

جو دیکھا کرین شیعہ راہ آپ کی ۔ تو ہو بعض کو شک ولایت مین بھی

امامت کا انکار بعضے کرین ۔ علانیہ گفتار بعضے کرین

کہ ابتک وہ پیدا ہوا ہی نہین ۔ ابھی بطن مادر مین ہی بالیقین

کہین بعضے اوسکا کہان ہی وجود ۔ نہین ہمکو معلوم کچھ ماند و بود

کہینگے کہین بعضے بعضے بشر ۔ کہ دو سال پیش از وفات پدر

یہ مشہور ہی تھا وہ پیدا ہوا ۔ خداوند عالم نے خود شیعو نکا

کیا اوسکی غیبت مین بس امتحان ۔ دلیلون نے کھوئے ضلالت مین جان

زرارہ نے سنکر کہا مین فدا ‏— اگر اوس زمانے تلک بچ گیا
کرون کیا عمل کچھ تو فرمایئے ‏— کہا اس دعا کی تلاوت رہے

اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ نَفْسَکَ فَاِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِیْ نَفْسَکَ لَمْ اَعْرِفْ نَبِیَّکَ اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ رَسُوْلَکَ فَاِنَّکَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِیْ رَسُوْلَکَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَکَ اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ حُجَّتَکَ فَاِنَّکَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِیْ حُجَّتَکَ ضَلَلْتُ عَنْ دِیْنِیْ

حدیث اور بھی معتبر ہے یہ یونہین ‏— کہ فرماتے ہین سید الساجدین
محمد مراد خاتم الاوصیا ‏— کریگا جو غیبت بحکم خدا
بہت ہوگا غیبت کی مدتکو طول ‏— مگر اوس زمانے مین جو ذی العقول
امامت پہ اوسکی کرین اعتقاد ‏— رہین منتظر اوسکے مسرور و شاد
کرین رات دن انتظار ظہور ‏— رہین یاد اس دن وقت کا ظہور

وہ ہین ہر زمانیکے لوگونسے نیک
ہی نیکونسے بھی نیک وہ ایک ایک

خدانے اونھین معرفت اپنی دی
کیا عقل ہین فہم ہین منتہی

تہ غیبت کو غیبت سمجھتے ہین وہ
اوسے مثل رویت سمجھتے ہین وہ

کہ ذی قدر و ذی منزلت ہین وہ لوگ
بڑے نیک و با معرفت ہین وہ لوگ

ہین اونکے لئے عزتین مرتبے
بلا شبہ ہانندا اون لوگون کے

علانیہ جو پیش روے نبیؐ
جہادون ہین مصروف ہر گھڑی تھے

ہمیشہ بشمشیر و تیر و سنان
جو تھے ناصر سیّد مرسلان

ہماری خوشی کے ہین سب پابند
ہمارے وہ شیعہ ہین اخلاص مند

احادیث مین ہی یہ وارد ہوا
جو ہین مخلص خاتم الاوصیا

جنھین ہی بہت انتظار ظہور
جنھین ہی شب و روز شوق حضور

مشابہ ہین اون سب سے وہ حق شناس
جو زیر علم ہونگے حضرت کے پاس

وہ سب لوگ اون سب کے مانند ہین — جو حضرت کے خیمے مین خرسند ہین

وہ ہین بلکہ اونسے مشابہ تمام — جو راہِ خدا مین بہر صبح و شام

جہاد و نپہ مر مر کے لڑتے رہے — قدم کی عوض دم اوکھڑتے رہے

یہ صادق سی منقول ہی سب سنین — کہ وہ وقت آتا ہے جسمین تمہین

یکایک بڑے اشتبہ پیش آئیگا — امامِ زمان تجھہ سے چھپ جائیگا

نہ چھٹکارا پائین کبھی خاص و عام — مگر جو پڑھین یہ دعا صبح و شام

کہ مشہور ہی یہ دعای غریق — یہی ہی جہان مین امان کا طریق

یا اللّٰہ یا رحمٰن یا رحیم یا مقلّب القلوب ثبّت قلبی علی دینک

علی ابن طاؤس نے ایک جا — ہی مصباح زائر مین ایسا لکھا

کہ ارشادِ صادق علیہ السلام — یہ منقول ہی جب کرے التزام

پڑھے اس دعا کو جو کوئی بشر — بلا ناغہ چالیس دن ہر سحر

تو بہر جناب امامِ زمان | ہو منجملۂ ناصر و یاوران

اگر فوت ہوگا وہ پیش از ظہور | تو بے شبہ اوسکو خدائے غفور

زمانہ مین حضرت کے زندہ کرے | پھر اوسکو شریکِ احبا کرے

حضوری مین حاضر رہے خانہ زاد | سراپا جلودار وقتِ جہاد

ہزار اجر کامل اوسے دے خدا | سراسر پئے حرف حرفِ دعا

مٹا دے سرِ حرف فوراً اِک آہ | ہزار اوسکے نامے سے نامی گناہ

کرو حفظ اے خاصگانِ خدا | وہ یہ ہے دعا دیکھو شانِ خدا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِيْمِ وَرَبَّ الْكُرْسِيِّ
الرَّفِيْعِ وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ
وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ وَ
مُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَرَبَّ الْمَلٰٓئِكَةِ

الْمُقَرَّبِيْنَ وَالْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

اَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ

الْمُنِيْرِ وَمُلْكِكَ الْقَدِيْمِ يَاحَیُّ يَاقَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ

بِاسْمِكَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ بِهِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرَضُوْنَ

وَبِاسْمِكَ الَّذِیْ يَصْلُحُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَ

الْاٰخِرُوْنَ يَاحَیُّ قَبْلَ كُلِّ حَیٍّ وَّيَاحَیُّ

بَعْدَ كُلِّ حَیٍّ يَاحَیُّ حِيْنَ لَاحَیَّ يَامُحْيِیَ

الْمَوْتٰی وَمُمِيْتَ الْاَحْيَآءِ يَاحَیُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْاِمَامَ الْهَادِیَ الْمَهْدِیَّ

الْقَآئِمَ بِاَمْرِكَ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰی

اٰبَآئِهِ الطَّاهِرِيْنَ عَنْ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ

وَ الْمُؤْمِنَاتِ فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا

سَهْلِهَا وَ جَبَلِهَا وَ بَرِّهَا وَ بَحْرِهَا وَ عَنِّیْ

وَ عَنْ وَالِدَیَّ مِنَ الصَّلَوَاتِ وَ التَّحِیَّاتِ

زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ وَ مِدَادِ کَلِمَاتِهٖ وَ

مَا اَحْصَاهُ عِلْمُهٗ وَ اَحَاطَ بِهٖ کِتَابُهٗ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُجَدِّدُ لَهٗ فِیْ صَبِیْحَةِ یَوْمِیْ

هٰذَا وَ مَا عِشْتُ مِنْ اَیَّامِیْ عَهْدًا وَّ عَقْدًا وَّ

بَیْعَةً لَّهٗ فِیْ عُنُقِیْ لَا اَحُوْلُ عَنْهَا وَ لَا اَزُوْلُ اَبَدًا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَنْصَارِهٖ وَ اَعْوَانِهٖ وَ

الذَّابِّیْنَ عَنْهُ وَ الْمُسَارِعِیْنَ اِلَیْهِ فِیْ قَضَآءِ

حَوَآئِجِهٖ وَ الْمُمْتَثِلِیْنَ لِاَوَامِرِهٖ وَ الْمُحَامِیْنَ

عَنْهُ وَالسَّابِقِيْنَ اِلٰى اِرَادَتِهٖ وَالْمُسْتَشْهَدِيْنَ

بَيْنَ يَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ

الْمَوْتُ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ عَلٰى عِبَادِكَ حَتْمًا

فَاَخْرِجْنِيْ مِنْ قَبْرِيْ مُؤْتَزِرًا كَفَنِيْ شَاهِرًا

سَيْفِيْ مُجَرِّدًا قَنَاتِيْ مُلَبِّيًا دَعْوَةَ الدَّاعِيْ

فِي الْحَاضِرِ وَالْبَادِيْ اَللّٰهُمَّ اَرِنِي الطَّلْعَةَ

الرَّشِيْدَةَ وَالْغُرَّةَ الْحَمِيْدَةَ وَاكْحُلْ نَاظِرِيْ

بِنَظْرَةٍ مِّنِّيْ اِلَيْهِ وَعَجِّلْ فَرَجَهُ وَسَهِّلْ

مَخْرَجَهُ وَاَوْسِعْ مَنْهَجَهُ وَاسْلُكْ بِيْ

مَحَجَّتَهُ وَاَنْفِذْ اَمْرَهُ وَاشْدُدْ اَزْرَهُ وَاعْمُرِ

اَللّٰهُمَّ بِهٖ بِلَادَكَ وَاَحْيِ بِهٖ عِبَادَكَ

فَاِنَّكَ قُلْتَ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ ظَهَرَ الْفَسَادُ

فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ فَاَظْهِرِ اللّٰهُمَّ

لَنَا وَلِيَّكَ وَ ابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ الْمُسَمّٰى بِاسْمِ

رَسُوْلِكَ حَتّٰى لَا يَظْفَرَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبَاطِلِ

اِلَّا مَزَّقَهٗ وَ يُحِقَّ الْحَقَّ وَ يُحَقِّقَهٗ وَ

اجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مَفْزَعًا لِّمَظْلُوْمِ عِبَادِكَ

وَ نَاصِرًا لِّمَنْ لَا يَجِدُ لَهٗ نَاصِرًا غَيْرَكَ وَ

مُجَدِّدًا لِّمَا عُطِّلَ مِنْ اَحْكَامِ كِتَابِكَ

وَ مُشَيِّدًا لِّمَا وَرَدَ مِنْ اَعْلَامِ دِيْنِكَ وَ سُنَنِ

نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ اجْعَلْهُ

اللّٰهُمَّ مِمَّنْ حَصَّنْتَهٗ مِنْ بَاْسِ الْمُعْتَدِيْنَ

وَ سِرِّ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ

بِسِرُوْبِیَّتِہٖ وَ مَنْ تَبِعَہٗ عَلٰی دَعْوَتِہٖ وَ ارْحَمْ

اسْتِکَانَتَنَا بَعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اکْشِفْ ھٰذِہِ

الْغُمَّۃَ عَنِ الْاُمَّۃِ بِحُضُوْرِہٖ وَ عَجِّلْ لَنَا

ظُھُوْرَہٗ اِنَّھُمْ یَرَوْنَہٗ بَعِیْدًا وَ نَرٰہُ قَرِیْبًا

بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

بلا وقفہ دست یمین تین بار		تو سیدھی طرف ران پر اپنی مار
ہر اک مرتبہ کہہ بہ تصدیق دل		عبارت یہ ہر ضرب کے متصل

اَلْعَجَلُ اَلْعَجَلُ یَا مَوْلَایَ یَا صَاحِبَ

الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْکَ اَنَا مُنْتَظِرُکَ

اِلَیْکَ حَتّٰی یُمَکِّنَنِیَ اللہُ مِنْ رُؤْیَتِکَ

وَ سَعَادَتِكَ وَ يُمْنِكَ يَا مَوْلَایَ اَلْعَجَلُ اَلْعَجَلُ السَّاعَةَ

بصدق و صفا از رہ اضطرار	پڑھے اس عبارت کو پھر بار بار

يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَلْغَوْثُ اَلْغَوْثُ اَدْرِكْنِيْ بِحَقِّكَ وَ بِحَقِّ آبَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ وَ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْخَيِّرِيْنَ الْفَاضِلِيْنَ وَ سَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ طَلْعَتَهٗ وَ بَهْجَتَهٗ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

مبارک ہوں اے دل یہ جانبازیاں	ہوا تو رفیق امام زمان
مع الخیر ہو خاتمہ یا خدا	کہ چودہ حدیثیں اثر لکھ چکا

اثر حسب حکمِ جنابِ اخی ۔ ہے نام اونکا سید وزیر علی

پئے ہدیۂ زمرۂ شیعیان ۔ لکھوں مستفادِ وحیدِ زمان

نسب موسوی مفتنیِ نامور ۔ وطن شوستر لکھنو ہی مقر

علمدار فوجِ حدیث و کلام ۔ شہیرِ جہان میر عباس نام

کہ لکھتے ہین وہ قدوۂ راستان ۔ یہ حالِ جنابِ امامِ زمان

وہ ہین نثر مین یعنی روایت نگار ۔ کہ اسطرح پر ہی حدیثِ بحار

سنین حاصلِ ترجمۂ مومنین ۔ زوائد سے طالب کو مطلب نہین

کہ فضل بن یحییٰ جو ہی نامور ۔ روایت یہ کرتا ہی وہ باخبر

کہ تھی سالِ ہجریِ میرِ عرب ۔ دو صد شصت و نہ زمانے مین جب ٢٦٩

وہ تھا گیارھوان روز شوال کا ۔ جو حلّی مین ہم سب سے گویا ہوا

علی زینِ دین افتخارِ زمان ۔ ہین فاضل شیخِ مازندران

که اکبار مین پیش ازین چند سال — پئے شغلِ تحصیلِ علم و کمال

ہوا وارد و ساکنِ ملکِ شام — رہا درس مین بیشتر اہتمام

مدرس مرا شیخ عبدالرحیم — جو تھا دل سے میرا محبِ صمیم

ہوا عازمِ اندلس اکبار — مگر ہمسفر مین رہا سایہ وار

ہوا ایک قریہ مین آخر گذر — رہا شہر مذکور نزدیک تر

کہ عارض ہوئی تپ مجھے ناگہان — مدرس ہوا اندلس کو روان

وہ تپ بعد سہ روز زائل ہوئی — مجھے تابِ رفتار حاصل ہوئی

طبیعت جو ٹھہری نہ ٹھہرا وہان — ہوا قطرہ زن ہو اگے روان

نظر قافلہ تازہ اک آگیا — یہ سب اہلِ بربر مین ظاہر ہوا

وہان سے جزیرہ بھی شیعونکا تھا — بہت متصل اور کم فاصلا

زبس تھا جو مین مبتلائے فراق — یہ سنتے ہی غالب ہوا اشتیاق

جو آنے لگی مجھکو الفت کی بو ‏ — ‏ ہوئی شکلِ بادِ سحر جستجو

مرا بلبلِ دل چہکنے لگا ‏ — ‏ کہا ایک نے مژدۂ جانفزا

کہ پچیس دن جب چلا جائیگا ‏ — ‏ جزیرہ وہ شیعونکا تو پائیگا

ملا ہمصفیرونکا جسدم سراغ ‏ — ‏ وہین مین خرامان ہوا باغ باغ

چڑھا نشۂ بادۂ بوئے گل ‏ — ‏ چلا شکل بادِ صبا سوئے گل

مسافت ہوئی قطع پامان کار ‏ — ‏ لبِ بحر آیا نظر اک حصار

خوش اسلوب و خوش قطع سرتا بسر ‏ — ‏ نہ برج ایسے دیکھے نہ دیوار و در

بڑی اونچی اونچی بڑی پائدار ‏ — ‏ بروجِ فلک کا یہان کیا شمار

غرض شادمان خرم و شادکام ‏ — ‏ گیا شہر پر مین بنے مقام

جو آئی ہر اک سوسے بوے ولا ‏ — ‏ پھرا خوب سی سیر کوسے ولا

ہوا مسجدِ شہر مین جب گذر ‏ — ‏ کیا شکر اک گوشہ مین بیٹھ کر

دمِ ظہر پھر صورتِ شیعیان | مؤذن نے دی آکے اوسمین اذان

اذان دیچکا جب وہ عالیمقام | دعا کی براے ظہورِ امام

جو بیٹھا تھا اپنی جگہہ مین خموش | بس اوٹھا دلِ زار سے اک خروش

ہوا ضبط دشوار دم چڑھگیا | ہوا شغلِ آہ و بکا بڑھگیا

جو مین خوب جی کھولکر رولیا | غبارِ الم دلسے کچھہ دھولیا

نمازی سب اکبار باصد نیاز | ہوئے آکے مصروف وقفِ نماز

بجالاے سب واجب و مستحب | بطورِ امامیہ وہ حق طلب

وضو سے جو فارغ ہوئے مومنین | برابر صفین منعقد ہوگئین

ہوئین جب صفین منعقد جابجا | اونھین سے یکایک پھر اک شخص اوٹھا

ہوا مقتدا باشکوہِ تمام | عجب مقتدی تھے عجائب امام

عیان رخسے اک نور ربّ الہدیٰ | ملائک حشم قبلۂ اتقیا

ہوئی جب نماز جماعت تمام | پھر واجب و مستحب تا سلام

پڑھی سب نے تعقیب مانگی دعا | وہ سب سجدہ شکر لائے بجا

مخاطب ہوے مجھ سے پھر ناگہان | کہا کر مفصل حقیقت بیان

کہ تو کون ہی تیرا مذہب ہی کیا | پڑھی کیون نہ تو نے نمازِ خدا

بتفصیل مین نے کہا اپنا حال | ہی اسطرح مذہب مین کی قیل و قال

خدا ایک ہی اور کیا مین کہون | تمھارے پیمبر کی امت مین ہون

یہ کہنے لگے مجھسے سب واہ واہ | ہوا ابھی اگر اسطرح تو گواہ

براے خدا و شہ مرسلین | تو ہوگا تجھے فائدہ غیر ازین

کہ دنیا مین بچ جائیگا قتل سے | بہت یون مسلمان ہین نام کے

مگر ہان گواہی جو دیگا تیری | بلا فاصلہ بعد احمد نبی

بلا شبہ و بیگمان بیحجاب | تو ہو داخل خلد ای کامیاب

کہا مین نے سنکر کہو تو یہی | گواہی وہ ہے کون سی تیسری
امامِ جماعت نے ہنسکر شتاب | دیا بات کا میری ایسا جواب
یہ اقرار کر توبہ تصدیقِ دل | زبان سے بلا وقفہ اب متصل
کہ اوّل جناب علیؑ ولی | بلا ریب ہین جانشینِ نبی
بترتیب بعد اونکے گیارہ امام | خلایق کے ہین رہنما لا کلام
وہ ہین واجب الطاعت و احترام | بحکم خدا مثلِ خیر الانام
سنا جب یہ مین نے بہت خوش ہوا | کیا شکرِ خالق کہا مرحبا
ہے میرا بھی دل سے عقیدہ یہی | سمجھنا نہ ہرگز مجھے اجنبی
باخلاص پیش آئے وہ سب کی سب | پھر اک سمت مسجد مین باصد طرب
مکان ایک رہنے کو ہمکو دیا | وہان جمع ہونے لگے اتقیا
تکلف ہوا ہر طرف سب تمام | نہوتا تھا مجھسے جدا پھر امام

بہت دن وہاں کا نظارہ کیا　　بخوبی ہر اک شے سے واقف ہوا

نہ دیکھا زراعت کا کچھہ اشتغال　　کیا آخرِ کار اک دن سوال

کہ یہ راز ہوتا نہیں مجھپہ فاش　　خورش کیا تمھاری ہے کیا ہے معاش

کہا اک جزیرہ کہ خضرا ہے نام　　دوم بحر ابیض ہے اور اک مقام

کہ ہے جلوہ افروز ساکن وہاں　　سب اولادِ پاکِ امام زمان

اوسے جا سے دو بار ہر سال مین　　پہنچتا ہے قوت معین ہمین

کہ اکبار ہے آچکا پیشتر　　پھر اکبار آئیگا غلہ ادھر

کہا اب کب آئیگا بے اشتباہ　　کہا جب گذر جائینگے چار ماہ

یہ سنکر ہوا بندہ وقفِ دعا　　کہ آئے کہین جلد وہ قافلا

گذرا تھا چالیسواں دن ابھی　　کہ دلکو تمنا ہوئی سیر کی

جو اکبار کی سوے مغرب نگاہ　　کہ تھی قافلہ کی ادھی [illegible]

جو تکنے لگا میں یہ وہ انتظار ‏ ‏ ہوئی دور سے ایک شے آشکار

کہا آشناؤں سے یہہ کون شے ‏ ‏ سر سطح دریا نمودار ہے

ہوئے دیکھکر سب کے سب شادمان ‏ ‏ کہا شکر ہے آئیں وہ کشتیان

ابھی تھے اسی ذکر میں ہم وہیں ‏ ‏ کہ ساحل پہ سب کشتیان آگئیں

جو آگے تھی اک سب سے کشتی بڑی ‏ ‏ تو کچھہ اور پیچھے تھیں چھوٹی بڑی

یہ پایے وہ تھیں سات سب کشتیان ‏ ‏ کہ دریا میں تھے ہفت قلزم روان

بڑی وہ جو کشتی تھی ماہ منیر ‏ ‏ ہوا اوس سے رونق فزا مرد پیر

گیا تا بمسجد وہ عالیمقام ‏ ‏ کیا پڑھ کے ظہرین مجھکو سلام

یہ پوچھا دیا میں نے حسبدم جواب ‏ ‏ کہ ہے تیرا کیا نام بتلا شتاب

کہا پھر مگر ہے مجھے یہ گمان ‏ ‏ کہ ہو نام تیرا علی الجوان

کہا نام ہاں ہاں یہی ہے مرا ‏ ‏ کہا نام کیا ہے ترے باپ کا

کہا اے علی بالیقین لاکلام — وہ مشہور ہے سب میں فاضل نام

کہا سچ کہا آپ نے واقعی — یہی ہے مرے باپ کا نام بھی

مفصل اب ارشاد فرمائیے — سفر میں کہیں آپ بھی ساتھ تھے

کہا میں کہیں ساتھ تیرے نہ تھا — کہا کہیئے پھر از برائے خدا

حقیقت کھلی آپ پر کسطرح — شناسا ہوئے بے خبر کسطرح

کہا تیرا سب حال اے حق طلب — یہ شکل و شمائل یہ نام و نسب

سراپا ہوا مجھپہ پہلے عیاں — نہیں مطلقاً احتیاج بیاں

بفضل خدا تجھکو اب شاد کام — وہاں بھیجوں جسکا خضر ہے نام

غرض بعد ایک ہفتہ پھر شاد شاد — چلا اوسکے ہمراہ میں بامراد

کہ وہ شیخ ہمنام خیر الوریٰ — مرا راہ خضرا میں اک خضر تھا

چلے پندرہ دن جو لیل و نہار — ملا آب دریا سفید ایکبار

وہی شیخ کرنے لگا یہ کلام — اسی بحر کا بحر ابیض ہے نام

وہ خضرا جزیرہ ہے وہ دیکھ تو — جسے آب دریا نے ہے چارسو

احاطہ کیا ہے بصد آب و تاب — جو ہے صورتِ خرمنِ آفتاب

ہوا سیر دریا سے جس دم فراغ — اوتر آئے مرکب سے ہم باغ باغ

عجب شہر دیکھا عجائب بنا — جدھر رخ کیا باب حیرت کھلا

ہوا محو بخت رسا ہے کہین — نرکنے دیا شوق نے پر کہین

ہوئے داخلِ شہر جب بیقرار — برابر ملے سات پہلے حصار

نظر آئے ہر سو شجر سایہ دار — ہر اک شاخِ بالیدہ پر برگ و بار

ہر اک سمت نہرین لبالب رواں — خیابان خیابان چمن بندیان

جما ہے چلن خوب رنگِ بہار — لب جو ہوا سرو سے ہمکنار

ہر اک جا جو محو تماشا ہوا — تکلف نظر آیا بازار کا

نہین اسمین ہرگز محلِ خلاف — عمارات سب سنگ مرمر سے صاف

سب اوس شہر کے طفل و پیر و جوان — ملائک شیم انتخاب جہان

تقدس مین یکتائے آفاق سب — سراسر سراپا مین اخلاق سب

مسافر نوازی مین ہر فرد بیش — امیر و جلیل و شریف و رئیس

ہر اک رخ سے نور خدا جلوہ گر — ضیا و صفا رشکِ شمس و قمر

وہ سب نور چشم نبی و علی — خجستہ سیر نیکخو تھے سبھی

خرامان تھے مانند بادِ سحر — ہمین مسجدِ جامع آئی نظر

جو مسجد مین پہنچے ہم شادمان — نظر آیا اک مجمع شیعیان

کھلا پھر کہ ہے صدر مین جلوہ گر — وہ عالی مناقب وہ عالی گہر

وہ صاحب شرف سید محترم — وہ رشکِ سلیمان وہ قدسی خدم

سنا شمسِ دینِ محمد ہے نام — وہ ہے نائب و آلِ آخر امام

ملقب بعالم سرِ سروران — بحکم امامِ زمان حکمران

کہ تھا پانچ پشتونکا بیفاصلہ — امامِ زمان تک اوسے فاصلہ

ہمیشہ وہ احکام کرتا بیان — بہ نقلِ حدیثِ امامِ زمان

اوسے مشغلہ درس کا وعظ کا — مسائل کا مذکور صبح و مسا

یکایک جو مین اوسکے آگے گیا — کہا خیر مقدم خوشا مرحبا

مجھے پاس اپنے بلطف و کرم — بٹھایا کہا کہ سفر کے الم

منازل مین تو نے جو دیکھے تعب — یہان ہوگئے مجھپہ آئینہ سب

جو تجھپر گذرتی تھی شام و سحر — پہنچتی تھی مجھکو مفصل خبر

غرض مجھپہ کیا کیا نوازش کی — جگہ مجھکو پہلوے مسجد مین دی

مجھے بیطلب ایک خادم دیا — طلب خوانِ نعمت بہر دن کیا

غرض ہژدہ روز ہر صبح و شام — رہا موردِ لطف مین شاد کام

کہا کیجئے مجھکو آکر شتاب — برائے خدا و رسالت مآب

کہ اس جمعہ کو آئیے واقعی — جماعت میں واجب کی نیت جو کی

مگر گیا جناب امامِ زمان — امامِ زمان سید انس و جان

امامِ زمان خسروِ نیکذات — امامِ زمان قبلۂ شش جہات

امامِ زمان مرکزِ بازگشت — امامِ زمان دلبرِ پنج و ہشت

امامِ زمان سیفِ ربِ جلیل — امامِ زمان قبلۂ جبرئیل

امامِ زمان مفخرِ انبیا — امامِ زمان خاتم الاوصیا

امامِ زمان داورِ داوران — امامِ زمان یاورِ یاوران

امامِ زمان شاہِ بالا و پست — امامِ زمان مرکزِ بند و بست

امامِ زمان حجتِ ربِ قوی — امامِ زمان سرِ کارِ خفی

امامِ زمان خسروِ کائنات — علیہ الثنا و علیہ الصلوٰۃ

جماعت مین حاضر تھا فرمائے | کہ واجب کی نیت کا عقد دکھائے
فدا اوس پہ مین سب سے خاندان | دکھاے وہ دن جلد رب جہان
رہا عمر بھر جسکا امیدوار | یہانتک کیا رات دن انتظار
سیاہی سفیدی مین کھو کر گئی | کٹی رات ساری سحر ہو گئی
ہوا اور مجبور تراب فقیر | تو پہنچا دے یارب بحق الضمیر
دعاؤن مین تیری جو کچھ ہی اثر | تو پہنچیگا بیشک وہان اے اثر
غرض اوس نے سنکر کیا یہ بیان | نہ تجھے رونق افزا امام زمان
مگر نائب خاص اوس شاہ کا | مین حاضر ہون بندہ ہون درگاہ کا
کہا آپ ہین باریاب حضور | کہا اے علی اب ہی یہ بات دور
نہ کانون سے مین نے تکلم سنا | نہ آنکھون سے صورت کو دیکھا ذرا
مگر میرے والد بصد احترام | سنا کرتے تھے خود کلام امام

مرے جدِ امجد ملایک جناب — حضوری مین بھی ہوتے بار یاب

یہ کہہ سن کے سید بمہر و وفا — وہان سے مجھے ساتھ لیکر اٹھا

طبیعت ہوئی مائلِ سیرِ باغ — نہ آیا نظر پھر مجھے غیر باغ

چمن مین صبا گل کھلانے لگی — ہوا ہمکو جنت کی آنے لگی

عجب صحبتین تھین عجب وہ مکان — فداے گل و بلبل بوستان

دکھانے لگی صورتین جوے آب — بنا صفحۂ خاک آئینہ تاب

شجر ہر طرف بیشتر باردار — بہی سیب و انگور و امرود و نار

حلاوت مین انگور رشکِ عسل — انارون مین نایاب ایک ایک پھل

نہ آنکھون نے دیکھے میان جہان — وہ ہر قسم کے میوے کھاے وہان

نثار جوارِ امامِ زمان — کہ دنیا مین کی سیرِ باغِ جنان

وہ دن مجھکو خالق نے دکھلا دیا — کہ مرتی ہے جسدن یہ خلقِ خدا

جب اک باغ سی سوے باغ دگر | عنا دل روش تھا ہمارا گذر
نظر آیا اک مرد صاحب جمال | صلاح و تقدس مین صاحب کمال
کہ دو چادرین صاف پشمین کی | خرامان تھا خود اور وہ متقی
ہوا راہ مین ہمسے جب دو چار | سلام اک کیا پھر کیا سایہ وار
عجب صاحب حسن تھا خوش لقا | کہ مین ہو گیا محوِ صنعِ خدا
کیا بڑھ کے سید سے آخر سوال | یہ تھا کون مردِ ملائک خصال
کہا تو نگر دیکھتا ہو وہ کوہ | کہا مینے ہان لے سراپا شکوہ
کہا اوسطِ کوہ مین ایجوان | زمین پاک و پاکیزہ ہی اک مکان
شجر اوسمین ہی ایک بالیدہ سر | ہی اک چشمہ جاری بزیرِ شجر
ہی گنبد بھی اک اوسمین تعمیر خشت | سراپا یہ از قبہ ہاے بہشت
شب و روز یہ مرد نیکو سیر | ہمیشہ معِ یک رفیقِ دگر

ہے خادم اوسی قبۂ پاک کا ۔ بفرمودۂ خاتم الاوصیا

کہ مین بھی بہر صبح جمعہ یہان ۔ زیارت برائے امام زمان

جو پڑھتا ہون بعد از دو رکعت نماز ۔ بآداب شائستہ و با نیاز

مجھے ایک کاغذ ہے ملتا وہین ۔ کہ اوسمین مطالب مرا یا یقین

ضروری سب احکام لیل و نہار ۔ بہم مومنین مین جو ہون کاروبار

لکھا حقہ صورت فیصلہ ۔ رقم جزو و کل مسئلہ مسئلہ

عمل وسی پہ کرتا ہون مین دیکھکر ۔ بحکم امام زمان بیخطر

مناسب ہے اب تجھکو بھی ایکدن ۔ کہ جا تو برائے زیارت وہان

اوسی قبے کے پاس پہنچا مگر ۔ زیارت پئے خسرو بحر و بر

یہ سنکر چلا جب جزیرہ کو وہ پیر ۔ ہوا قبۂ پاک تک بس گذر

ملے دونون وہ خادمان امام ۔ کیا ایک نے بڑھ کے سبقت سلام

کہا دوسرے سے مگر یہی — سنو یہ مسافر نہین اجنبی

تکلف نکر اس سے اے حق شناس — اسے مین نے دیکھا تھا سید کے پاس

کہا اوس نے بھی یہ بصدق و صفا — ادہر آئی آئی مرحبا

غرض رفتہ رفتہ ہوا ارتباط — رہین صحبتین بڑہ گیا اختلاط

مرے واسطے نان و انگور لائے — بہر رہ محبت وہ مجھکو کھلائے

جو وہ ماحضر سب تناول کیا — اوسی چشمے سے جا کے پانی لیا

پڑہین پھر وضو کرکے دو رکعتین — باصرار کین اسطرح منتین

امام زمان تک چلو اب شتاب — زیارت کرون ہمرہ کے مین باریاب

کہا غیر ممکن ہے اے ذی شعور — کہ لیجائین تجھکو ہم اونکے حضور

اجازت نہین یہ بھی آٹھو پہر — کہ پہنچائین جا کر کسی کی خبر

یہ سنکر کیا التماس دعا — چلا شہر کو اونسے رخصت ہوا

گیا اتفاقاً محمد کے گھر
وہی جو کہ دریا میں تھا ہمسفر

کیا منکشف اوس نے سب ماجرا
کہا سنکے تجھکو بھی نام خدا

یہ رتبہ ملا رہنمائی ہوئی
وہاں تک تیری بھی سائی ہوئی

وگرنہ بجز سیدِ نامور
ہوا کب یہانتک کسی کا گذر

غرض میں جو پھر پیش سید گیا
کہ پندرہویں تھی یہ وہ آدینہ تھا

کہیں اک طرف سے اوٹھا غلغلا
تعجب سے میں نے کہا کیا ہوا

کہا سنکے سید نے باصد طرب
یہ ہیں میرے لشکر کے سردار سب

کہ ہر جمعۂ اوسطِ ماہ میں
دعا کرتے ہیں منتظر راہ میں

یہ تعجیل ہونا ظہورِ امام
کہ ہے انتظارِ حضورِ امام

ادھر تھا میں انھیں دیکھنے کو گیا
جو آیا تو سید یہ گویا ہوا

کیا تو نے سردار ونکا کچھ حساب
کہا میں نے ہرگز نہیں اے جناب

کہا شب سیمہ مین فرزانِ دین — ہمارے مددگار ناصر معین

کہ ہین سیزدہ اور باقی ابھی — خدا جلد وہ دن دکھائے کبھی

کہا مین نے فرمائیے بالضرور — کہ حضرت کا کس وقت ہوگا ظہور

کہا اے برادر یہ ہے سرِ خدا — خدا کے سوا کس پہ حالی ہوا

مگر ہین علامات رجعت کئی — احادیث مین ہین علامت کئی

بمنت کیا مین نے پھر التماس — کہ اے میرے آقا مری حق شناس

بس اے میرے سید مرے قدردان — مجھے رہنے دے اب مجاور یہان

سمجھکر شکستہ دل و ناتوان — سمجھ کر غبارِ رہ کاروان

مسافر سمجھکر مجھے پر تعب — سمجھکر مجھے فاقہ کش تشنہ لب

سمجھکر مجھے اشتگای خیرخواہ — پڑا رہنے دے زیرِ دامانِ شاہ

سمجھکر مجھے نقش پا سایہ وار — پڑا رہنے دے زیرِ دیوارِ یار

سمجھکر سگ کوی مہر و وفا / پڑا رہنے دے گلیو مین جا بجا

سمجھکر مجھے اپنے در کا فقیر / پڑا رہنے دے تکیے مین لے امیر

کہا سُنکے سید نے تو غم نہ کہا / کہ ہم تیرے غمخوار ہین باوفا

سفر مین ہر کب ہے ترا دل ملول / دیا عرصۂ ہجر کو خوب طول

زیادہ نہین لے برادر روا / جو تو خانماں سے رہے اب جدا

کہ تو ہے غریب اور صاحب عیال / نہین خانہ بردوش افسردہ حال

ہوا حکم شاہ زمان پیش ازین / کہ رخصت کرون تجھکو بس اے حزین

مناسب نہین اسمین گا ہے خلاف / مجھے اور تجھکو بہم بیخلاف

مناسب نہین اس مین تاخیر اب / ہے انکار اسمین خلاف ادب

کہا مین نے میر ہے تو ہین ہوش کم / یہ ممکن ہے تمسے کہ بار دوم

مکرر کرو عرض یہ پیش امام / کہ ہو حکم تجھکو پر اپنے قیام

کہا اوسنے ممکن نہین یہ محال | نہین پھر گذارش کی مجکو مجال

کہا خیر اجازت تو ہو اسقدر | کہ دیدہ شنیدہ بیانکی خبر

کرون اپنے احباب مین بیان | کہا بے تردد مگر ایجوان

نہ کہنا فلان ع فلان امر تو | سوا اوسکے جو چاہے کر گفتگو

بمنت کیا مینے پھر التماس | کہ ای قدردان میرای حقشناس

بھلا عمر بھر مین کبھی یہ غلام | مشرف بھی ہوگا بدید امام

کہا یہ بھی مشکل ہی ممکن نہین | مگر اے علی سن بگوش یقین

کہ ہر مومن پاک جو پاک کار | امام الولامر کو تین بار

بلا ریب دیکھتا بالیقین | شناسا مگر اوس سے ہوتا نہین

کہا مینے کہئے تو ہے وجہ کیا | کہ ہون بندۂ سید الاوصیا

مگر اب تلک شہ کو دیکھا نہین | غلامان خالص مین مین کیا نہین

کہا تو نے دیکھا ہی دو بار ابھی | پھر اکبار ہوگا مشرف کبھی
گیا بار اوّل جو تو نے سفر | ترا جانب سامرہ تھا گذر
ہوا تھا کہین قافلے سے جدا | گذر نہر پے آب پر تھا ترا
کہ اوسوقت اک راکب نیزدار | ملا اسپ اشہب پہ تجھکو سوار
وہ تھے حضرت خاتم الاوصیا | تجھے منتشر دیکھکر دی صدا
کہ کچھ خوف اب تو نکر زینہار | وہ کرتی ہین نیر درخت انتظار
تمہے سب رفیقان راہ مراد | تو جا اونسے ملحق ہوا باد شاد
کہا مین نے ہی راست یہ ماجرا | وہان تھا یونہین مجھپہ واقع ہوا
کہا پھر کہ بار دوم غور کر | جب اوستاد کے ساتھ تھا ہمسفر
ہوا مصر کی راہ مین تو جدا | یکایک کہین قافلہ بچ گیا
ہوا خود سے جب تو بہت بیقرار | سوا ایک پیدا ہوا نیزہ دار

جو تھا اوسکی رانون تلے اهوا ۔ وہ زانو سفید اور تھا قشقہ دار

وہ شاہِ زمان تھا کہا تو نہ ڈر ۔ کہ اک قریہ ہی جانبِ راست پر

وہان بیخطر جا کے شب باش ہو ۔ کر آگاہ مذہب سے ہر ایک کو

مفصل کر احوال اپنا بیان ۔ کہ ہاتھہ آئیگا قافلے کا نشان

کہا مین نے ہان ہی یہی ماجرا ۔ یہ فرمانا بھی آپکا ہے بجا

مگر مجھسے اب کیجئے یہ بیان ۔ ہمارے جنابِ امامِ زمان

کبھی حجِ کعبہ کو بھی جاتے ہین ۔ زیارت مشاہد کی فرماتے ہین

کہا وسعتِ راہِ دنیا تمام ۔ ہر اک مردِ مومن کی ہی ایک گام

چلی پھر یہ پیش امام ہدا ۔ یہ دنیا ہی کیا اور وسعت ہی کیا

کہ حج و زیارت کی خاطر مدام ۔ ہر سال ونق فرامین امام

یہ مکہ مدینہ یہ طوس و عراق ۔ ہو سیرِ سمی سوار براق

پھر اکجا سے ہو کر مشرف یہاں
کیا کرتے ہیں عود امام زماں

غرض شب یہ کھ سن کے مجھسے کہا
کہ تا خیر اب ہے یہاں نا روا

علی حسب حکم امام زمن
روانہ ہو تو جلد سوے وطن

دئے پانچ درہم مجھے پھر عطا
کہ ہر اک درم پر یہی سکہ تھا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی
اللہ م ح م د ابن الحسن المہدی قائم بامر اللہ

کہ رکھتا ہوں پھر تبرک بدم
اونہیں اپنے ہمراہ میں صبح و شام

مجھے ایک کشتی پہ کر کے سوار
دئے گندم و جو پئے خرج بار

نجے صنن جو کھا زیبے بی
ملیں مجھ کو یکصد مجھے اشرفی

ارادہ یہی جبتلک زندہ ہوں
خدا چاہے جا کر نجف میں رہوں

سمند قلم ہی سبک رو اخیر
ہوئی قطع رہ تا مقام دو اخر

پتا ملک یا کوئے دلدار کا — یہ دنیا ہے اک گام مردِ خدا

دوری تکی نہین اب گوارا مجھے — جدائی کے غمزون نے مارا مجھے

کہ یہ بعد اس قرب پر یا نصیب — کجا گل کا جلوا کجا عندلیب

الٰہی مدد کیا کرون کیا کرون — باین حالِ بد کیا کرون کیا کرون

الٰہی بحقِ امامِ زمان — ذرا سن لے اپنے اثر کی فغان

الٰہی سلام و پیامِ فقیر — پہنچ جائے پیشِ بشیر و نذیر

حضورِ جنابِ بتولِ غمین — ستمدیدہ و غمکش و دل حزین

حضور علیِ ولی بوتراب — کیا جسنے احمد کی بستر پہ خواب

بسبطین شاہنشہِ مرسلین — بہارِ جوانانِ خلد برین

تو پھر خدمتِ سید الساجدین — جنابِ امامِ زمان تک یونہین

الٰہی شب و روز یہ التجا — یہ تفصیل پہنچا مین تیرے فدا

ہوئی مثنوی ختم وقت سحر	موثر ہوئے نالہائے اثر
شگفتہ وہ دل یہ ہوا کا ہبوب	ملا موقع عرض و معروض خوب
بحمد خداوند کون و مکان	بشکر عطایا ہو رطب اللسان
جو ہے لوح محفوظ یہ مثنوی	تو ہے سر غیب اسکی تاریخ بھی

خدایا رہیں مومنین کامیاب
یہ محزون و مہجور بھی ہو مثاب

تمت بالخیر



سنہ ۱۳ ہجری



تاریخ تصنیف این مثنوی از نوعی ایجی المعی محقق خبیر دقیق بصیر
الحری بالتسامی مع لا المرحوم السید غلام حسین البلگرامی المتخلص بالقدر

چھوٹے ماموں مرے فیروز علی — فکر سے کر گئے امدادِ قلم
شعر لکھنے کو لگایا جو شگاف — کھل گئی خاطرِ ناشادِ قلم
لوحِ محفوظ لکھی صل علی — اس قلمرو میں ملی دادِ قلم
کیا حدیثوں کو بنایا تصویر — حبذا صنعتِ بہزادِ قلم
مثنوی ہے کہ خدا کی قدرت — دیکھئے زورِ خدا دادِ قلم
نغمۂ بلبل معنی — لفظ ہیں قمری شمشادِ قلم
نہ ہوئی خلق کبھی ایسی کتاب — جب سے قایم ہوئی بنیادِ قلم
یاد کر کے وہ مضمیں سر دھنتا ہے — یہ صریریں ہیں کہ فریادِ قلم
جو کہا سال کا لکھنا اے قدر — لوحِ محفوظ ہے ایجادِ قلم

۱۲۹۱ھ

تاریخ تصنیف این مثنوی از نتایج افکار سید سند عالم مستند
زبدة العارفین عمدة المحققین فصیح اللسان بلیغ البیان
جناب مولانا زین العابدین ملا ر الله سجال محاسنه
فی العالمین نبیرهٔ عالیجناب مستغنی عن الالقاب
افقه الناس مفتی مولانا سید عباس شوستری
لکهنوی اعلی الله مقامه فی دار الکرامة

از آن شاعر نازک خیالی	یقین مهر حق گو باد ملحوظ
نوشتا این نامه کی ازو	طبیعت شود بسیار محظوظ

قلم سال ختامش کرده تحریر
چسان پاکیزه آمد لوح محفوظ
١٢٨٤



